رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۲۸۲

نومبر سنہ ۱۹۳۹ء

اشاعت خاص

نصاب طب جدید کی دوسری کتاب

کتاب الصدمات

مصنفہ عالیجناب شفاء الملک حکیم آغاجی صاحب

عالیجناب سراج الاطباء حکیم مختار احمد صاحب ممتاز

ملنے کا پتہ

دفتر طب جدید میو روڈ لاہور

قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ

نصاب طب جدید

کی

دوسری کتاب

کتاب الصدمات

مصنفہ

عالیجناب سراج الاطباء حکیم مختار احمد صاحب جانشین حضرت موجد طب جدید

و

صدر آل انڈیا انجمن خادم الحکمت مصنف متعدد کتب طبیہ و مدیر رسالہ طب جدید

جسے

ادارہ طب جدید لاہور نے نومبر ۱۹۳۹ء میں دفتر طب جدید

میو روڈ لاہور سے شائع کیا

قیمت فی جلد …

(تعلیمی پرنٹنگ پریس، لاہور بیرون شیرانوالہ گیٹ میں حکیم مختار احمد صاحب پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر دفتر رسالہ طب جدید میو روڈ لاہور سے شائع کیا)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیباچہ

میں اپنے مالکِ حقیقی و حکیم مطلق کا نام لے کر اس کتاب کو شروع کرتا ہوں جس کی رضا اور ارادہ سے ہی تمام کام سرانجام پاتے ہیں۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي۔ العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان۔ جاننا چاہیئے کہ دنیا میں علم دو طرح کے ہیں۔ ایک دینی یعنی روحانی علم دوسرے بدنی علم۔

خالقِ حقیقی نے اس جہان کی تمام موجودات کو دو چیزوں کا مجموعہ تخلیق کیا ہے۔ ایک روح اور ایک جسم۔ پس ایک علم وہ ہے جس کا تعلق ہمارے روح سے ہے۔ اور دوسرے کا تعلق جسم کے ساتھ ہے۔ اسی طرح دُنیا میں امراض بھی دو قسم کے ہی پیدا ہوتے ہیں ایک روحانی امراض ہیں اور دوسرے جسمی امراض۔ پس خالقِ حقیقی نے ان ہر دو اقسام امراض کے دفعیہ یا روک تھام کے لیئے معالج بھی دو قسم کے ہی پیدا کیئے ہیں۔

روحانی علم جاننے والے حکیم کہلاتے ہیں۔ اور بدنی علم جاننے والے طبیب کہلاتے ہیں۔ روحانی علم کو مذہب اور بدنی علم کو علم طب کہا جاتا ہے۔ دُنیا کی پیدائش سے لے کر آج تک یہ دونوں علم ضرورت زمانہ اور تمدن کے لحاظ سے مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ لیکن ان ہر دو قسم کے معالجوں کے مقاصد میں کبھی تبدیلی نہیں ہوئی جس طرح ایک روحانی معالج خواہ وہ کسی طریق یا مذہب کا پابند ہو اسکے مدنظر یہی بات ہوتی ہے۔ کہ دُنیا کو ایسی راہ پر چلایا جائے۔ کہ جس پر چل کر وہ اپنے مالک حقیقی کی رضا حاصل کرتے ہوئے پیدائش کی اصل غرض کو پورا کر سکیں۔ اور روحانی

امراض کی دنیا میں پیدائش نہ ہو۔ اور روحانی مریض امراض سے نجات پائیں۔ اسی طرح بدنی معالج کا بھی خواہ وہ کسی طریق طب کا عامل ہو۔ یہی کام اور خواہش ہوتی ہے۔ کہ دنیا میں ایسے طریق اور علاج رائج کئے جائیں۔ کہ لوگ بدنی امراض سے محفوظ رہیں۔ اور جو کسی مرض میں گرفتار ہیں۔ وہ اس سے نجات حاصل کر سکیں۔

پس علم طب سے مراد وہ علم ہے۔ کہ جس میں بدن انسان کے متعلق بحث ہو۔ اور اس کی مدد سے ہم بدنی امراض سے محفوظ رہ سکیں اور پیدا شدہ امراض کو دور کر سکیں۔ چونکہ تمام مقاصد انسانی کا لب لباب بقاء صحت و ازالہ مرض ہے۔ اسلئے یہ بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ ہمیں پیدائش امراض اور طریق علاج کے متعلق صحیح علم ہو۔ پس وہ صحیح علم اس دور میں صرف طب جدید مشرقی ہی پیش کرتی ہے۔ ہندوستان میں جس طرح قوموں مذہب اور طرز معاشرت میں اختلاف بین پایا جاتا ہے۔ اسی طرح حصول صحت کے ذرائع بھی اس ملک میں مختلف ہیں۔ لیکن طب جدید ایسا عالمگیر اور آسان علم طب پیش کرتی ہے۔ جس میں کسی قسم کی پیچیدگیاں نہیں۔ اور اس کا عامل یقین کی راہ پر چلتا ہوا ہر قسم کے امراض کا مداوا نہایت خوش اسلوبی سے کر سکتا ہے۔ اس کا طریق تشخیص اور طریق علاج ایسا مکمل اور آسان ہے۔ کہ کسی دوسرے طریق علاج میں اس کی مثال نہیں ملتی مجھے اس جگہ کسی طریق طب کے نقائص بیان کرنیکی ضرورت نہیں بلکہ صرف طب جدید کی حقیقت کو واضح کرنا مطلوب ہے۔ تاکہ عاملان طب جدید صحیح راہ عمل پر گامزن ہو کر مخلوق خدا کی بھلائی اور بہتری کا موجب بن سکیں۔

طب جدید کی وجہ تسمیہ:۔ اس طریق طب کو ہم طب جدید مشرقی کے نام سے اسلئے موسوم کرتے ہیں۔ کہ حضرت موجد طب جدید استاذالاطباء حکیم احمدالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے خذ ما صفا ودع ما کدر کے زریں اصل کے مطابق تمام مروجہ طبوں پر نظر کرتے ہوئے ان کی کمزوریوں اور اغلاط کو بے نقاب کر کے ایک نیا دستور العمل

تجویز فرمایا۔ اور وہ تمام صحیح اصول جو الگ الگ تمام طبوں میں پائے جاتے تھے۔ اس طب میں سب کو جمع کر دیا۔ چونکہ تمام مروجہ طبوں کو تطبیق دے کر نئے سرے سے ایک ایسی طب کی بنیاد ڈالی گئی۔ جس کے اصول تمام طبوں پر حاوی ہیں۔ اور دنیا کی کوئی طب نہیں جو ان کے ماتحت نہ آتی ہو۔ اسلئے اسکو طب جدید مشرقی عالمگیر کہا جاتا ہے۔ اب ذیل میں طب جدید مشرقی کے اصول بیان کئے جاتے ہیں۔

امراض کی حقیقت

صحت:۔ جب تمام اعضاء انسانی اپنے اپنے مفوضہ کاموں کو صحیح طور پر سر انجام دیتے ہوں۔ تو اس حالت کا نام صحت ہے۔

مرض:۔ جب بعض اعضاء کے بعض افعال میں مستقل طور پر بے اعتدالی واقع ہو۔ تو اس حالت کو مرض کا نام دیا جاتا ہے۔

موت:۔ جب تمام اعضاء اپنے اپنے فرائض منصبی کو بکلی چھوڑ دیں۔ تو اسے موت کے نام سے پکارا جائے گا۔

پس جاننا چاہئے۔ کہ تغیر افعال الاعضاء ہی ایک ایسا سبب ہے۔ جس سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اسکے علاوہ کوئی سبب نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔ یہی ایک صحیح سبب ہے جس سے امراض ظہور پذیر ہو سکتے ہیں۔ اور یہ ایک ایسا اصول ہے۔ جس پر باقی طریق علاج بھی باوجود دیگر سخت اصولی اختلافات کے ضرور متفق ہیں۔ دنیا کی کوئی بھی طب ایسی نہیں جو افعال الاعضا کے اعتدال کو مرض کے نام سے تعبیر کر سکے۔ اور افعال الاعضاء کے تغیر کو حالت صحت کہہ سکے۔ ہر ایک طب بالاتفاق ایسے شخص کو تندرست ماننے پر مجبور ہے۔ جس کے تمام اعضاء جسم اپنے مفوضہ افعال کو اعتدال سے بجالاتے ہوں۔ اور جس شخص کے بعض اعضاء طبعی اعتدال کو چھوڑ کر افراط یا تفریط کی طرف

مائل ہو چکے ہوں۔ اسکو مریض تسلیم کرنے کے سوا کسی طب کو چارہ نہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حقیقت میں تمام امراض کا سبب صرف ایک ہی ہے۔ اور وہ افعال الاعضاء کا حالت اعتدال سے متغیر اور متبدل ہو جانا ہی ہے۔

پس طب جدید میں امراض کی تشخیص افعال الاعضاء کی علامات سے کی جائے گی اور ہر مرض میں افعال الاعضاء پر اقتدار اندازی سے علاج کیا جائے گا۔ اس میں اختلاف امزجہ اور اقسام اخلاط معتدلہ وغیر معتدلہ کا کوئی جھگڑا نہیں اور نہ ہی امراض کی پیچ در پیچ طویل فہرستوں کے یاد کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی وجہ سے طب جدید میں علاج بجائے ظن کے یقین کی بناء پر کیا جاتا ہے۔ اور تشخیص امراض میں غلطیاں سرزد نہیں ہوتیں۔

تغیّر افعال الاعضاء کا سبب

جب یہ معلوم ہو گیا کہ امراض کی پیدائش کا اصل سبب تغیّر افعال الاعضاء ہی ہو سکتا ہے۔ تو اب ہمارے لئے یہ جاننا بھی ضروری ہے۔ کہ افعال الاعضاء میں تغیّر کیوں اور کس طرح واقع ہوتا ہے۔

معلوم ہونا چاہئے کہ متقدمین کے خیال کے مطابق کہ اخلاط یا مواد فاسدہ سبب محرکہ ہیں صحیح نہیں۔ کیونکہ محرک کا وجود مرض سے پہلے ہونا ضروری ہے۔ نہ کہ بعد میں پیدا ہو۔ کیونکہ جب تک تمام اعضاء بدنی اپنے اپنے افعال میں اعتدال پر ہوں گے۔ تو نہ کوئی خلط اپنی طبعی حالت سے بدل سکتی ہے۔ اور نہ کسی قسم کا فاسد مادہ بدن میں پیدا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اخلاط اور مواد کی پیدائش اعضاء کے ذمہ ہے۔ اور جب تک اعضاء اپنی صحیح رفتار پر ہونگے۔ اخلاط اور مواد بھی اصلی اور صحیح حالت میں پیدا ہوں گے۔ یہ ناممکن بات ہے کہ اعضاء اپنی صحیح رفتار پر جا رہے ہوں۔ اور بدن میں اخلاط غیر طبعی پیدا ہو رہی ہوں۔ بلکہ سب سے پہلے اعضاء کے افعال میں فرق آئے گا۔ اور پھر مواد وغیرہ پیدا

ہونگے۔ مثلاً ایک شخص کو جو کہ بالکل تندرست تھا۔ یکایک بخار ہو گیا ہے۔ اب اس میں کئی قسم کی علامات ظاہر ہونگی۔ جیسے قارورہ کا رنگین ہونا۔ پیاس کا بڑھ جانا۔ چہرہ کے رنگ میں انقلاب۔ قبض ہو جانا۔ اورام وغیرہ کا پیدا ہونا۔ کھانسی میں بلغم کا اخراج وغیرہ کئی قسم کی علامات ہیں۔ جو بعد میں ظاہر ہونگی۔ اسی طرح دیگر امراض کا حال ہے۔ کہ ان کے پیدا ہونے کے بعد بعض علامات ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ جن کو کسی نہ کسی خلط کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مواد بھی کسی نہ کسی مرض کے ظہور کے بعد یعنی اعضاء کے غیر طبعی افعال کے نتیجہ میں پیدا ہو کر ہی محسوس و معلوم ہوا کرتے ہیں۔ پس یہ دونوں چیزیں یعنی مواد فاسدہ اور ناطبعی اخلاط کسی صورت میں بھی محرک افعال الاعضاء نہیں قرار دیئے جا سکتے۔ بلکہ تغیر افعال الاعضاء کے نتیجہ میں ان کو رکھا جا سکتا ہے۔

پس جاننا چاہیئے کہ تمام بیرونی موثرات (خارجی اشیاء۔ سردی۔ گرمی۔ سمیات۔ اکل و شرب اور موسمی تغیرات وغیرہ) اپنی اپنی تاثیرات مخصوصہ کے باعث بعض اعضاء پر اثر انداز ہو کر اور ان کے افعال میں تغیر پیدا کر کے مرض کو پیدا کرتی ہیں۔ اور یہ صرف محرک کہلائینگی اصل باعث مرض افعال الاعضاء کا تغیر ہی ہوگا۔ ان بیرونی محرکات کے اثر کو خواہ اعضاء قبول کر کے مرض پیدا کر دیں اور خواہ انکی تحریک کو قبول نہ کر کے مرض سے محفوظ رہیں۔

طبیعت مدبرہ بدن

پیدائش امراض میں طب جدید مشرقی کا ایک اہم انکشاف طبیعت مدبرہ بدن کے متعلق ہے۔ یعنی قوت حیات (طبیعت مدبرہ بدن) بدن انسان میں ایک ایسی قوت ہے۔ جو تمام اعضاء بدنی کے افعال کا مبداء اور مخزن ہے۔ سوائے اسکے اعضاء انسانی میں خود بخود یہ طاقت نہیں کہ قسم قسم کے افعال صادر ہو سکیں۔ یہی ایک چیز ہے۔ جو تمام جسم پر حکمران اور ناظم کے طور پر تمام کام کرتی ہے۔ اس کے اشارہ کے سوا کوئی عضو کسی فعل کو سرانجام نہیں دے سکتا۔ جسم انسانی میں بڑے بڑے نظام دو ہیں۔ ایک نظام دموی

اور دوسرا نظام اعصابی، اور ان کی مالک یعنی حکمران قوتِ حیات ہے۔ جسمی حس و حرکت کا کام نظام عصبی سے اور تربیت جسم کا کام نظام دموی (خون) سے لیتی ہے اور جسم کے تمام اعضاء اسی ایک طاقت کے ذریعہ اپنے افعال ظاہر کرتے ہیں۔

پس جب مؤثرات خارجی کسی ذریعہ سے (اکل و شرب یا بذریعہ تنفس) اندرون بدن داخل ہو کر کسی عضو پر اپنا مخصوص اثر ڈالتے ہیں۔ تو اس وقت قوتِ حیات جو کہ جسم کی نگران ہے آگاہ ہو کر فوراً اس مؤثرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے کسی عضو کے فعل کو کم و بیش کرتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ بیرونی مؤثرات کا اثر براہِ راست کسی اعضاء پر نہیں ہوتا۔ بلکہ قوتِ حیات (طبیعت مدبرہ بدن) پر ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ بات مشاہدہ اور تجربات سے ثابت ہے۔ کہ اگر کسی جسم میں قوتِ حیات نہ رہے تو پھر کوئی بیرونی مؤثر اس کے کسی عضو کو تحریک نہیں دے سکتا۔ مثال کے طور پر اگر کسی مردہ شخص کے منہ میں کوئی دوا ڈال دیجائے۔ یا معدہ میں پہنچا دیجائے۔ تو خواہ وہ دوا کیسی ہی قوی الاثر کیوں نہ ہو مردہ جسم پر کچھ اثر نہیں کرے گی۔ کیونکہ اس میں اثر قبول کرنے والی چیز موجود نہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بیرونی مؤثرات کا اثر قوت حیات پر ہی ہوتا ہے اور پھر قوت حیات اپنی مرضی سے اعضاء پر مؤثر ہو کر ان کے افعال کو متغیر کرتی ہے

صحت اور مرض کی کیفیت

پس معلوم ہوا کہ جب افعال الاعضاء کا تغیر ضرورت کے مطابق ہوتا ہے۔ تو ایسے تغیر کو صحت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور جب وہ تغیر ضرورت سے کم یا زیادہ ہو جاتا ہے جس سے غیر طبعی افعال ظاہر ہونے لگتے ہیں تو ایسی حالت کو مرض کہا جاتا ہے چونکہ قوتِ حیات ایسی نہیں۔ کہ ہر وقت بیرونی مؤثرات کا مقابلہ سوچ سمجھ کر صحیح طریق پر ہی کرے۔ بلکہ بسا اوقات اس سے غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ اور اعضاء میں ضرورت اور اندازہ سے زیادہ تغیر پیدا کر دیتی ہے۔ اسلئے اکثر قوتِ حیات کی غلطی اور بے جا تدبیر کے نتیجہ

ہیں یہی مرض پیدا ہوا کرتا ہے۔ چونکہ انسان پر ہمیشہ مختلف مؤثرات اثر انداز ہوتی رہتی ہیں۔ اور قوتِ حیات بھی ان کے مقابلہ میں ہمیشہ بعض تدابیر اختیار کرتی رہتی ہے چنانچہ جب ان کے مقابل اسکی تدابیر صحیح واقع ہوتی ہیں تو انسان کی صحت قائم رہتی بلکہ بڑھتی ہے۔ لیکن جب بھی اسکی تدابیر میں غلطی واقع ہو جاتی ہے۔ تو انسان بیمار ہو جاتا ہے۔

لیکن قوتِ حیات کی غلط تدابیر کبھی تو غلط احساس کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اور کبھی مجبوری کی وجہ سے اس سے سرزد ہوتی ہیں اور وہ مجبوری ان مخالف موثرہ اسباب کی کثرت یا طاقت در ہونے کے باعث ہوتی ہے۔ اور یہ خاص خاص حالتوں سے ہی متعلق ہے۔ مثلاً سخت سردی لگنا یا سخت گرمی یا چند زہریں وغیرہ۔ مگر یہ امراض حادثات اور صدمات کے ضمن میں ہی آئیں گے۔ اسلئے میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس طب جدید کی دوسری کتاب میں صدمات یعنی حادثات کا ہی ذکر کروں۔ پس یاد رکھنا چاہئے۔ کہ امراض کی حقیقت قوت مدبرہ بدن یعنی قوت حیات کا خصوصیت کے ساتھ بعض اعضاء کی طرف غیر معتاد طریق پر توجہ کرنا ہے جس سے ان اعضاء کے افعال حد اعتدال سے زیادہ تیز ہو جاتے ہیں اور باقی اعضاء کے افعال بسبب عدم توجہ قوت حیات کے اعتدال سے گر جاتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں قسم قسم کی علامات غیر طبیعہ کا ظہور اکثر اعضاء کے افعال سے ہونے لگتا ہے۔ اسلئے علاج صحیح بھی یہی ہوگا۔ کہ قوت حیات کی اس رَو کو روک دیا جائے۔ تو جب قوتِ حیات اس بے جا تغیر افعال کو ترک کر دیگی تو لازمی ہے کہ مرض رفع ہو جائے۔ کیونکہ مرض ایسی حالت میں پیدا ہوگا۔ جب قوت حیات بجائے تمام اعضاء کی نگرانی اور ان سے اعتدال پر کام لینے کے بعض اعضاء سے زیادہ کام لے اور بعض اعضاء کو ناکارہ اور سست چھوڑ دے۔ لیکن جب قوت حیات کا رُخ ان ماؤف اور علیل اعضاء سے بدل کر تمام اعضاء کی طرف مساوی ہو جائے اور ہر ایک عضو اپنے مخصوصہ افعال میں اعتدال پر آجائے تو اس کا نام صحت ہے۔

پس علاج کے خواہ کسقدر متفرق طریق استعمال کئے جائیں۔جب تک قوت حیات کو اسکی غلط رو سے نہ روکا جائے گا صحت نہ ہو گی۔پس اعضاء کی حالت اور قوت حیات کی رعائت سے علاج کرنا چاہئے۔چونکہ علاج تین طریق (یعنی بالضد۔بالامالہ۔بالمثل) ہی ہو سکتا ہے۔اسلئے کتاب ہذا میں تینوں اقسام علاج کا ذکر کیا جائے گا۔

یہ بتایا جا چکا ہے۔کہ جسم انسانی میں دو قسم کے نظام ہیں ایک کا نام نظام دموی اور دوسرا نظام اعصابی۔

پس امراض بھی دو قسم کے ہی ہو سکتے ہیں۔ایک امراض الاعضاء اور دوسرا امراض القویٰ اگر ہم امراض کی تقسیم در تقسیم کرتے چلے جائیں پھر بھی وہ یا تو امراض الاعضاء کے ذیل میں آئینگی یا امراض القویٰ کے ماتحت۔لیکن اگر ہم تمام امراض کو انہیں دونوں ابواب میں محدود رکھیں تو پھر مختلف ہیأت وکیفیات ہونے کی وجہ سے بے حد دقیق الفہم رہیں گی۔چنانچہ حضرت موجد طب جدید رحمتہ اللہ علیہ نے تمام امراض کو آٹھ حصوں میں منقسم کیا ہے اور آپ کا ارادہ تھا کہ تمام امراض کو آٹھ کتابوں یا حصوں میں مکمل طور پر لکھا جائے چنانچہ آپ نے ان آٹھ کتب میں سے ایک کتاب بنام کتاب الاوجاع تحریر فرمائی جس میں سر سے لیکر پاؤں تک کی ہر قسم کی ہونے والی دردوں کا ذکر فرمایا ہے۔ان آٹھ اقسام میں سے ایک قسم صدمات خارجیہ ہے۔چنانچہ یہ کتاب اسی نوع پر لکھی جا رہی ہے۔اور انشاء اللہ تعالٰے باقی چھ کتب بھی الگ الگ مکمل ہو کر جلد ہدیہ ناظرین ہونگی۔

خادم فن

مختار احمد

کتاب الصدمات

صدمات وحادثات کی تعریف

تعریف :۔ صدمات جمع ہے صدمہ کی۔ اور صدمہ کے معنے ہیں دھکا لگنا۔ ٹکر لگنا۔ چوٹ لگنا۔ مصیبت پہنچنا وغیرہ اور حادثات جمع ہے حادثہ کی جسکے معنی ہیں نئی بات۔ اور مصیبت پہنچنا پس معلوم ہوا کہ صدمات وحادثات وہ ناگہانی حالتیں ہیں۔ جن سے انسان کو جسمانی یا روحانی طور پر کوئی ضرر پہنچ جائے۔ اور اعضاء یا قویٰ میں ایک قسم کا تغیر پیدا ہو کر مرض پیدا ہو جائے۔

اقسام :۔ چونکہ انسان دو چیزوں یعنی روح اور جسم کا مجموعہ ہے اسلئے اسباب کے لحاظ سے صدمات یا حادثات بھی اسے دو ہی طریق پر پہنچ سکتے ہیں۔ پہلا مادی دوسرا تاثری (۱) مادی صدمات وہ ہونگے جو اپنی مادیت اور حجم کی وجہ سے کوئی ضرر پہنچائیں۔ جیسے اینٹ، پتھر لوہے لکڑی وغیرہ سے چوٹ لگنا۔ خواہ گرنے کی وجہ سے چوٹ لگے یا کوئی دوسرا مار کر چوٹ لگائے۔ (۲) تاثری صدمات وہ ہوں گے جو اپنی تاثیر یا کیفیت سے اثر انداز ہو کر ضرر پہنچائیں۔ جیسے آگ سے جلنا۔ لو لگنا۔ بجلی سے جلنا۔ سردی لگ جانا وغیرہ۔ گویا یہ اپنی تاثیر بالخاصہ (سردی۔ گرمی) سے اثر کرتے ہیں۔

(۲) اسی طرح صدمات محل وقوع کے لحاظ سے بھی دو طرح کے ہوں گے۔ (۱) ارضی (۲) سماوی۔

ارضی وہ ہیں۔ جو زمین سے ہی جسم انسانی پر وارد ہوتے ہیں۔ اور سماوی وہ ہیں جو آسمان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اوپر سے نازل ہوتے ہیں۔

(۳) وارد ہونے کے لحاظ سے بھی انکی دو ہی قسمیں ہیں۔ (۱) جسمانی (۲) روحانی۔

(۱) جسمانی صدمات وہ ہیں جو پہلے پہل جسم پر وارد ہو کر جسمانی ساخت میں تغیر پیدا کرتے ہیں اور بعد میں روح یا طبیعت متاثر ہوتی ہے۔ جیسے چوٹ لگنا چھری، چاقو، تلوار وغیرہ کا لگنا۔ (۲) اور روحانی صدمات وہ ہیں جو سب سے پہلے روح طبیعت پر اثر کر کے انقلاب پیدا کرتے ہیں اور بعد میں اعضاء کے افعال میں تغیر پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً مہیب آواز کا یک دم سننا۔ سانپ یا کسی درندے یا دشمن وغیرہ کے دیکھنے سے خوف کھا جانا وغیرہ۔

(۴) جسمانی صدمات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک خارجی دوسرے داخلی۔

(ب) خارجی صدمات وہ ہوتے ہیں جن کا تعلق جسم کے بیرونی حصہ سے ہوتا ہے جیسے چوٹ لگنا۔ چاقو چھری لگنا وغیرہ۔

(ج) داخلی صدمات وہ ہوتے ہیں۔ جو اکل و شرب کے ذریعہ معدہ میں پہنچ کر اپنی کیفیت سے اندرونی اعضاء میں تغیر و تبدل پیدا کریں۔ جیسے تمام زہریں۔ تیزاب وغیرہ۔ یا سانس کے ذریعہ پھیپھڑوں میں پہنچ کر سانس میں رکاوٹ پیدا کریں۔ جیسے گرد و غبار دھواں وغیرہ

صدمات کا اعضاء پر اثر

خارجی صدمات کا اثر پہلے عام طور پر جلد پر ہی ہوتا ہے۔ لیکن ان کا اثر جلد تک ہی محدود نہیں رہتا۔ بلکہ تمام اعضاء جسمانی اس سے متاثر ہو جاتے ہیں اور ان کے افعال میں تغیر واقعہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ عصبی نظام کے متاثر ہونے سے درد لے چینی ہونے لگتی ہے۔ عضلات سکڑنے لگتے ہیں۔ جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دماغ کے متاثر ہونے سے حواس مختل ہو جاتے ہیں۔ نظام دموی کے متاثر ہونے سے دورانِ خون میں فرق آجاتا ہے۔ جسم کے کسی حصہ میں تیز ہو جاتا ہے۔ کسی حصہ میں خون کا اجتماع ہونے لگ جاتا ہے۔ دل کے متاثر ہونے سے غش آجاتی ہے۔ کبھی دل دھڑکنے لگ جاتا ہے۔ نظام عظمی پر کوئی صدمہ پہنچنے سے کوئی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے۔ یا کوئی جوڑ اکھڑ جاتا ہے۔ گویا تمام اعضاء جسمی کے افعال میں بوجہ مشارکت

کے اثر ہو کر تغیر واقع ہو جاتا ہے۔ اب ہم ہر ایک عضو کے صدمات کا الگ الگ ذکر اور علاج لکھتے ہیں تاکہ سمجھنے اور علاج میں آسانی ہو سکے۔

صدمات الجلد

انجریز آف دی سکن Injurys of the skin

چونکہ صدمات خارجیہ سب سے پہلے جلد پر ہی اثر انداز ہوتے ہیں۔ اسلئے میں بھی اسکو سب سے پہلے ہی رکھتا ہوں۔ اور قبل اسکے کہ صدمات جلد کا ذکر کیا جائے جلد کی مختصر سی تشریح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ تاکہ صدمات کے اثرات اور نتائج سے پوری طرح واقفیت ہو سکے۔

جلد کی ساخت میں دو طبقے ہیں۔ بیرونی اور اندرونی۔

بیرونی طبقہ جسے بشرہ کہتے ہیں۔ قشری مادہ کے چھوٹے چھوٹے ذرات سے مل کر بنتا ہے۔ جو اکثر پرانے ہو کر خود بخود اترتے رہتے ہیں۔ اور اسکی بجائے نئے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اس حصہ جلد میں عروق دمویہ (خون کی رگیں) وغیرہ نہیں ہوتے۔ لیکن اسکے نیچے رنگین مادے کے ذرات ہوتے ہیں۔ اور انہیں کی وجہ سے انسان کا رنگ سفید یا سیاہ ہوتا ہے۔ اور اس میں مسامات کے نہایت باریک باریک سوراخ ہوتے ہیں۔ جنکی راہ پسینہ خارج ہوتا ہے۔ نیز یہ طبقہ اندرونی طبقے کا محافظ ہے۔

اندرونی طبقہ جسے آدمہ کہتے ہیں۔ دبیز، مضبوط اور لچکدار ہوتا ہے۔ اسکی ساخت ریشہ دار اور خانہ دار ہے۔ اس میں عروق دمویہ بکثرت ہوتی ہیں۔ جس سے اس کی پرورش ہوتی ہے۔ اور عصبی ریشے بھی ہوتے ہیں۔ جن سے اس میں قوت لامسہ (چھونے کی قوت) پیدا ہوتی ہے۔ اسکے اندر کی طرف عضلی ریشے بھی ہوتے ہیں جن کے ذریعہ سردی لگنے سے جلد سکڑ جاتی ہے۔ اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں

اس میں غدد عرقیہ (پسینہ پیدا کرنے والی گلٹیاں) غدد شحمیہ (چربی پیدا کرنیوالی گلٹیاں) اور بال پیدا کرنے والے مادے ہوتے ہیں۔

جلد پر صدمات کا اثر

شروع میں بتایا جاچکا ہے۔ کہ صدمات بلحاظ اسباب کے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) مادی (۲) تاثری۔ پس جلد پر بھی صدمات کا اثر ان دونوں اقسام کے تحت ہوگا۔ مثلاً مادی لحاظ سے جلد کا کچل جانا (۲) جلد کا چھل جانا (۳) جلد کا زخمی ہونا۔ اور تاثری لحاظ سے (۱) گرمی سے جلد کا جھلس جانا (۲) سردی سے سکڑ جانا وغیرہ۔ اب ان سب کا الگ الگ ذکر کیا جاتا ہے۔

جلد پر مادی صدمات کے اثرات

جلد کا کچل جانا ______ رضّ الجلد

کانٹیوزن آف دی سکن Contusion of the skin

اسباب:۔ اینٹ۔ پتھر کے لکڑی وغیرہ سے چوٹ لگنے (ضربہ) یا کسی جگہ سے گر پڑنے یا کسی چیز کے درمیان آکر (مثلاً دروازہ وغیرہ) جلد کا بھچ جانا جس سے جلد کی ساخت کچل جائے۔

کیفیت:۔ اس قسم کی چوٹ میں جلد عام طور پر زخمی نہیں ہوتی۔ بلکہ صرف اسکی ساخت کچلی جاتی ہے۔ اور اسکے نیچے خون جمع ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اگر جلد نہ بھی پھٹے تب بھی سخت چوٹ وغیرہ سے اندرونی اعضاء پھٹ سکتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ جلد اگر زخمی نہ ہوئی ہو تو اندرونی اعضاء بھی نہیں پھٹ سکتے۔ اسلئے اسبات کا خیال رکھتے ہوئے علاج کیطرف متوجہ ہوں۔

علامات:۔ اگر کسی اندرونی اعضاء تک چوٹ کا اثر نہ پہنچا ہو۔ تو مقام ماؤف

پر پہلے تھوڑا تھوڑا درد ہوتا ہے۔ پھر وہاں دورانِ خون تیز ہو کر جلد گرم اور سرخ ہو جاتی ہے۔ اگر اسکے نیچے خون جمع ہو جائے تو پہلے اسکا رنگ خاکستری پھر نیلا اور آخر میں پیلا ہو جاتا ہے۔

علاج :۔ چونکہ کسی جگہ کے ماؤف ہونے پر قوتِ حیات اصلاح کے لئے وہاں فوراً دورانِ خون تیز کر دیتی ہے۔ اسلئے اگر کچھ عرصہ کے بعد اسکی توجہ ہٹ جائے تو پھر ماؤف جگہ سے خون خود بخود پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اور مقام ماؤف اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ لیکن کبھی تحلیل نہیں ہوتا۔ بلکہ اس جگہ بند ہو کر پیپ بن جاتی ہے۔ جو یا تو خود بخود پھٹ کر خارج ہونے لگتی ہے۔ یا اسکے نکالنے کے لئے چیرا دینے کی ضرورت پڑتی ہے۔

علاج بالضد :۔ ابتدائی حالت میں مقام ماؤف پر سردی پہنچائیں۔ تاکہ عروق دمویہ سکڑ کر تنگ ہو جائیں۔ اور وہاں خون کی آمد رک جائے۔ اور اجتماعِ خون نہ ہونے پائے۔ اس غرض کے لئے سرد پانی سے کپڑا تر کر کے یا برف کا رکھنا مفید ہوگا۔ یا قیروطی مسکن کا طلا کریں۔ ٹنکچر آیوڈین لگائیں۔ یا سفوف لفاحی ۱ بقدر ۴ رتی کا پانی سے پتلا لیپ بنا کر لگائیں۔

علاج بالامالہ :۔ طبیعت مدبرہ بدن یعنی قوت حیات کی توجہ کو مقام ماؤف سے ہٹانے کے لئے گرم ٹکور کریں۔ کیونکہ اس طریق سے قوت حیات کی توجہ ہٹ جانے سے وہاں خون کی آمد زیادہ نہیں ہوتی۔ اگر وہاں خون کا دوران تیز ہو رہا ہو۔ تو عروق دمویہ جو چوٹ وغیرہ سے دب گئی تھیں۔ ان کے پھیل جانے سے وہاں اجتماعِ خون نہیں ہوگا۔ بلکہ منتشر ہو جاتا ہے۔ اگر وہاں ورم پیدا ہو گیا ہو۔ تو بھی گرم سینک یا ٹکور سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

علاج بالمثل :۔ آرنیکا مٹ (ہومیوپیتھک) ایک حصہ گرم پانی دس حصہ باہم

ملاکر اس میں کپڑے کی گدی تر کر کے مقام ماؤف پر رکھیں۔ اور اندرونی طور پر آرنیکا ۶
۲ رتی دن میں تین خوراک دیں۔ اگر خراش زیادہ ہو۔ تو پھر آرنیکا کی بجائے اسی مقدار کا ہیمے میلس لوشن استعمال کریں اور کھلائیں۔ یعنی ہمـ ۳ پانی میں ملاکر باہر لگائیں اور مـ ۶ اندرونی طور پر کھلائیں۔

ضروری ہدایات

علاج میں مندرجہ ذیل ہدایات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:۔

(۱) اگر مریض کے سر پر چوٹ لگی ہو تو اسکو آرام سے لٹاکر اسپر کمبل اڑھا دینا چاہیئے۔ سر کے بال کتر دادینا بہتر ہوتا ہے۔ اور اس سے زیادہ گفتگو نہیں کرنی چاہیئے اور مریض کا سر کسی قدر اونچا اور پاؤں نیچے رکھیں۔ سر پر برف بندھوائیں۔ تاکہ سردی سے عروق دمویہ سکڑ کر وہاں دوران خون کم ہو جائے۔ اور پاؤں و پنڈلیوں پر گرم پانی کی بوتلوں سے یا گرم اینٹوں سے سینک کرنا چاہیئے۔ تاکہ طبیعت کی توجہ اس طرف ہو جائے۔ اور سر کی طرف سے خون کم ہو جائے۔ مریض کو کھانے پینے کے لئے گرم اور محرک چیز مثلاً شراب، چائے وغیرہ ہرگز نہ دیں تاکہ دل کا فعل تیز ہو کر دوران خون میں تیزی نہ ہو۔

(۲) اگر مریض کے سینے پر دائیں یا بائیں طرف چوٹ لگی ہو۔ تو اسے ماؤف پہلو پر لٹانا چاہیئے۔ تاکہ اس طرف کے اعضار کی حرکات رک جائیں۔ اور دوسری طرف سے اعضار آسانی سے اپنا کام کرتے رہیں۔ اگر درد ہو رہا ہو تو کچلہ پھٹکری اور مصبر ہموزن لے کر نہائیت باریک پیس کر لیپ تیار کریں۔ اور گرم کر کے مقام درد پر لگائیں۔ اور ست سلاجیت، ۲ رتی کھلائیں۔ دوا سرخ ۲ رتی کھلانے سے فوراً درد بند ہو جاتا ہے۔

(۳) اگر مریض کے جگر یا تلی کے مقام پر سخت چوٹ لگی ہو۔ تو وہ اندر

سے پھٹ جاتے ہیں۔ جس سے مضروب فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں اپنی ساخت میں نہائت نرم اور نازک ہوتے ہیں۔ جو صدمہ کی برداشت نہیں کر سکتے۔

(۴) اگر کسی کے پاؤں یا ٹانگ پر چوٹ آئی ہو۔ تو اس کو آرام سے لٹا کر اسکے ماؤف پاؤں یا ٹانگ کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اسے سر سے کسی قدر اونچا رکھ دینا چاہئیے۔ تاکہ اس طرف زیادہ خون نہ جائے۔ اور ورم پیدا نہ ہو۔

(۵) اگر کسی کے پیٹ پر چوٹ لگی ہو۔ تو اسے چت لٹا دینا چاہئیے۔ اور اسکے گھٹنوں کے نیچے تکیئے رکھ کر اسکی رانوں کو پیٹ کی طرف جھکا دینا چاہئیے۔ اور غذا نہائت زود ہضم اور رقیق دیں۔

اکثر ایسا بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ جلد کے نیچے خون زیادہ مقدار میں جمع ہو جانے سے وہ مقام پھولا ہوا معلوم دیتا ہے۔ اور کبھی وہاں پر دلدلاہٹ بھی محسوس ہوتی ہے۔ لیکن اس کو چیر کر خون خارج کرنے کی کوشش ہرگز نہ کریں۔ بلکہ ایسی کوشش کریں۔ کہ خون وہاں سے تحلیل ہو جائے۔ اس غرض کے لئے محلل اعظم کا ہلکا لیپ کریں۔ اگر کسی وجہ سے خون جذب نہ ہو اور نکالنا ضروری ہے۔ تو پھر نالی دار سوئی جسے انگریزی میں اسپائی رایٹر کہتے ہیں کے ذریعے اسے خارج کریں اور بعدۂ سوراخ پر سادہ مرہم لگائیں۔

جلد کا چھل جانا۔ سحج الجلد

ایکس کوری ایشن ——— Excoriation

چوٹ کی شدت اور خفت کے لحاظ سے نتائج بھی مختلف ہوتے ہیں۔ اور نتائج کے مختلف ہونے سے ان کی اصطلاحات بھی اطبار نے الگ الگ مقرر کی

ہیں۔ چنانچہ اگر خفیف چوٹ سے معمولی خراش آجائے۔ اور بشرہ چھل جائے۔ تو اس کو عربی میں خدش اور انگریزی میں Attrition کہتے ہیں (۲) اگر شدید چوٹ سے زیادہ خراش آئے جس سے بشرہ کے سوا اصلی جلد (ادمہ) بھی چھل جائے اور خون پھوٹے تو اس کو عربی میں سحج اور انگریزی میں ایکس کوری ایشن excoriation کہتے ہیں۔ اگر نہایت سخت چوٹ سے کھال ہی اتر جائے۔ تو اُس کو عربی میں سلخ اور انگریزی میں ابرے ژن Abrasion کہتے ہیں۔

کیفیت:۔ ترچھی چوٹ یا رگڑ لگنے سے جلد چھل جاتی ہے۔ جو شدت اور خفت کے لحاظ سے کم و بیش ہوتی ہے۔

اسباب:۔ اسکے اسباب بھی قریباً وہی ہیں۔ جو جلد کے کچلے جانے کے ہیں۔ اور رگڑ لگنا اسکا خاص سبب ہے۔

علامات:۔ چھلے ہوئے مقام پر سخت درد ہوتا ہے۔ لہو پھوٹ آتا ہے۔ اور اگر جلد گہری چھل جائے تو خون بہنے لگتا ہے۔ اس صورت میں بڑی دیر سے آرام ہوتا ہے۔

علاج بالضد:۔ چھلے ہوئے مقام کو نہایت آہستگی سے روئی وغیرہ سے صاف کر کے اسپر قیروطی مسکن لگائیں (اسکا نسخہ دیکھو صفحہ ۲۰)

(۲) سہاگہ بریاں اور نشاستہ ہموزن ملا کر چھڑک دیں۔ اور اوپر روئی وغیرہ رکھ کر پٹی باندھ دیں (۳) رسونت کو گرم پانی میں حل کر کے مقام ماؤف پر لیپ کر دیں (۴) اشنب ہلدی زرد چوب۔ کنجد سیاہ۔ کوکنار مع خشخاس ہر ایک تولہ تولہ برادہ دیو دار لکڑی کا ۶ ماشہ، زنجبیل ۶ ماشہ مومیائی ۲ ماشہ سب دواؤں کو کوٹ پیس کر گل روغن حسب ضرورت میں ملائیں اور بوقت ضرورت گرم کر کے مقام ماؤف پر

رکھیں۔ اور کھانے کے لئے ہیمے سیلس ۲x دو رتی دن میں تین خوراک دیں۔

جراحۃ الجلد یعنی جلد کا زخمی ہو جانا

وُنڈ ــــ wound

چوٹ وغیرہ سے جلد کے پھٹ جانے کو اُردو میں گھاو۔ فارسی میں زخم۔ عربی میں جراحت اور انگریزی میں ونڈ کہتے ہیں۔ اور اگر کبھی علاج میں بے احتیاطی سے اسمیں مواد متعفن ہو کر پیپ پڑ جائے۔ تو اسے عربی میں "قرح" اور انگریزی میں السر ulcer کہتے ہیں۔

اقسام :۔ زخم کی نوعیت کے اعتبار سے اسکی دو قسمیں ہیں۔ مفرد اور مرکب۔

(۱) مفرد قسم وہ کہلاتی ہے۔ جس کے ساتھ کوئی دوسرا مرض شامل نہ ہو۔ جیسے ورم وغیرہ۔ اور اسکی گہرائی صرف جلد تک ہی محدود ہو۔

(۲) مرکب قسم وہ ہے۔ جس کے ساتھ کوئی دوسرا عضو مثلاً رگیں اور پٹھے بھی زخمی ہو جائیں یا ہڈی ٹوٹ جائے۔ اور ورم بھی پیدا ہو گیا ہو۔

صورت شکل اور اسباب کے لحاظ سے زخم پانچ قسم کا ہوتا ہے (۱) صاف کٹا ہوا زخم (۲) کچل کر کٹا ہوا زخم (۳) چبھ کر کٹا ہوا زخم (۴) گولی کا زخم (۵) پھٹا ہوا زخم۔ ذیل میں ہر قسم کے زخم کا علیحدہ علیحدہ ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) صاف کٹا ہوا زخم۔ ان سائزڈ وُنڈ Incised wound

کیفیت مع اسباب :۔ یہ زخم کسی تیز دھار والے آلے مثلاً تلوار، چاقو یا چھری وغیرہ کے لگنے سے ہوتا ہے۔ اور اس میں جریان خون زخم کی حالت پر منحصر ہوتا ہے۔ جس قدر زخم گہرا ہوگا۔ یا اگر کوئی رگ کٹ گئی ہو۔ تو خون زیادہ خارج ہوگا۔

علامات :- یہ زخم یا تو عضلاتی ریشوں کے متوازی طول میں ہوتا ہے۔ جس کی علامت یہ ہے۔ کہ زخم کا مُنہ زیادہ کشادہ نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی جریان خون زیادہ ہوتا ہے۔ اور نہ ہی درد زیادہ ہوگا۔ کیونکہ اس میں عروق اور اعصاب شدت سے مجروح نہیں ہوتے۔ اور ایسا زخم علاج سے جلد مندمل ہو جاتا ہے۔ اور بعد صحت اس کا نشان بالکل معمولی سا رہ جاتا ہے۔

یا عضلاتی ریشوں کے آڑے پن میں ہوتا ہے۔ جسکی علامت یہ ہے۔ کہ زخم کا مُنہ زیادہ کھلا ہوتا ہے۔ کیونکہ عضلاتی ریشے کٹ جانے کی وجہ سے سُکڑ جاتے ہیں۔ درد اور جریان خون زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ عروق اور اعصاب بھی کٹ جاتے ہیں۔ یہ زخم بڑی دیر سے مندمل ہوتا ہے۔ اور تندرست ہو جانے پر اس کا نشان بہت گہرا اور نمایاں ہوتا ہے۔

علاج :- مجروح کو آرام سے لٹائیں۔ اور عضو ماؤف کو اونچا رکھیں۔ جریان خون کو روکنے کے لئے عروق پر دباؤ ڈالیں۔ اور اسپر سرد پانی سے کپڑا تر کر کے رکھیں یا برف لگائیں۔ اور زخم کو صاف کر کے کٹے ہوئے کناروں کو ملا کر خشک پٹی اسپر باندھ دیں۔

اندرونی طور پر ہیمے میلس بمقدار ۳ قطرہ دو گھنٹہ بعد دیں۔ اور سفوف مفرح دو ماشہ کی مقدار سے ہر تین گھنٹہ بعد دینا بھی فائدہ مند ہے۔

اگر زخم کسی ایسے تیز اوزار سے لگا ہو جس سے کسی قسم کی سمیت زخم میں داخل ہو کر اسے خراب کر دے۔ تو اس صورت میں زخم کو برگ نیم کے گرم جوشاندہ سے دھو کر فیروظی مسکن یا کوئی معمولی مرہم لگاتے رہنے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

پانی کی پٹی۔ ابتدائی اوقات میں اُبال کر ٹھنڈے کئے ہوئے پانی یا کسی دافع تعفن لوشن میں کپڑے کی گدی تر کر کے زخم پر رکھیں اور اسے تر رکھیں

اس تجویز سے زخم خراب نہیں ہوتا۔ اور جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں نے پانی کی پٹی کا استعمال کیا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ یہ علاج کیسا مفید ثابت ہوا ہے

کچلا ہوا زخم۔ کانٹیوزڈ وونڈ Contused wound

کیفیت و اسباب:۔ یہ زخم کسی عضو کی سخت جگہ پر لاٹھی یا ڈنڈا یا کند ہتھیار لگ کر جلد پھٹنے سے ہوتا ہے۔ یا کوئی عضو کسی سخت جگہ سے گھسیٹا جاتا ہے۔ تو جلد چھل کر زخم بن جاتا ہے۔

علامات:۔ یہ زخم چوڑا ہوتا ہے۔ اسکے کنارے جھتڑے ہوئے اور ناہموار ہوتے ہیں۔ اس سے خون کم بہتا ہے۔ کیونکہ گوشت کے کچل جانے سے عروق سکڑ جاتے ہیں۔ درد ہوتا ہے۔ اور اکثر اس قسم کے زخم میں سوزش اور تعفن ہو کر بہت جلد پیپ پڑ جاتی ہے۔ اور دیر سے مندمل ہوتا ہے۔

علاج۔ زخم کو صاف کر کے اسپر فیروطی مسکن لگائیں (جس کا نسخہ یہ ہے لینولین ۴ ڈرام۔ کاربالک ایسڈ ۳۰ قطرہ۔ لیکویڈ ایکسٹریکٹ ہیمے میلس ۲ اونس آلو آیل اونس۔ گم ایشیا ۲ ڈرام سب کو کھرل میں ڈال کر باہم خوب آمیز کر لیں (گم ایشیا کو پہلے اڈرام پانی میں حل کر کے بعدہٗ دیگر ادویات ملائیں) اور اوپر کاغذ یا روئی وغیرہ رکھ کر پٹی باندھ دیں یا مرہم ذیل استعمال کریں۔ موم سفید۔ روغن کنجد ہر یک دو تولہ۔ دونوں کو آگ پر پگھلائیں اور نیچے اتار کر سفیدہ کاشغری ۲ تولہ ملا کر کسی لوہے کے دستہ سے خوب حل کریں۔ جب سرد ہونے لگے۔ تو اس میں کافور ۶ ماشہ پیس کر ملائیں۔ بعدہٗ دو عدد انڈوں کی سفیدی ملا کر خوب آمیز کریں۔ تاکہ مرہم بن جائے۔

نوٹ:۔ واضح رہے کہ اگر سر پر ایسا زخم ہو تو وہاں سینک اور گرم چیزوں کا استعمال نہ کریں۔ کیونکہ یہ بہت مضر ہے۔

چھِدا ہُوا زخم۔ پنکچرڈ وُونڈ Punctured wound

کیفیت واسباب:۔ اس قسم کا زخم نوکدار آلات مثلاً نیزہ یا برچھی یا تیر وغیرہ لگنے سے ہوتا ہے۔

علامات:۔ ایسے زخموں میں صدمہ سخت ہوتا ہے۔ مگر جریان خون کم ہوتا ہے۔ یہ زخم چوڑا تو نہیں ہوتا۔ مگر گہرا ہوتا ہے۔ درد بھی ہوتا ہے۔ اگر کوئی اندرونی عضو بھی چھد جائے تو غشی بھی آجاتی ہے۔ اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

علاج:۔ اگر کوئی غیر جنس چیز مثلاً ہتھیار کی نوک وغیرہ زخموں کے اندر موجود ہو۔ تو پہلے اسے احتیاط سے نکالنا چاہئے۔ اگر زخم کے تنگ ہونے کے سبب وہ نہ نکل سکے تو زخم کو تھوڑا سا کھول کر اس غیر جنس چیز کو نکال دیں۔ اور بعدہٗ زخم کو صاف کر کے مرہم (جو چھلے ہوئے زخم کے بیان میں لکھی گئی) لگا دیں۔ اگر جریان خون ہو رہا ہو تو اسکو بند کریں۔ (جسکی ترکیب جریان خون کے باب میں لکھی گئی ہے) سرد پانی کی پٹی یا برف زخم پر باندھیں

گولی کا زخم۔ گن شاٹ وُونڈ Gun shot wound

کیفیت واسباب:۔ ایسے زخم جو بندوق یا توپ اور بم وغیرہ آتشی آلات حرب سے ہو جاتے ہیں۔

علامات:۔ بندوق میں یا گولی چلتی ہے۔ یا چھرے۔ دونوں کے زخم علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ گولی لگنے سے عموماً دو زخم ہوتے ہیں۔ ایک چھوٹا زخم جو گولی لگنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور دوسرا بڑا جسکے رستے گولی چھید کر جسم سے نکلتی ہے۔ مگر چھرے کے زخم اگرچہ متعدد ہوتے ہیں۔ لیکن باریک ہوتے ہیں۔ اور وہ وار پار بھی نہیں ہوتے۔

علاج:۔ زخم کو جلدی سے ڈھانپ دیں۔ اور جریان خون کو بند کریں۔ اگر کوئی چھرا وغیرہ زخم میں موجود ہو اور گہرا نہ ہو تو اسے نکال دینا چاہئے اور اگر گہرا گوشت میں چلا گیا ہو تو نہ بھی نکالا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر زخم میں مواد پیدا ہو کر پھوڑے کی صورت بن جائے۔ تو اس کا علاج کرنا چاہئے۔ اور اسکے گرد سوزش پیدا ہو جائے تو اُبلتے ہوئے پانی میں گاڑھا کپڑا تر کر کے زخم پر لپیٹ دیں۔ یا بورک ایسڈ گرم پانی میں حل کر کے کپڑا بھگو کر ٹکور کریں۔

ان پانچوں اقسام کے علاوہ ایک چھٹی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ جب زخم میں غلاظت وغیرہ کے داخل ہو جانے سے زخم زہریلا بن جاتا ہے۔ اس صورت میں زخم کو کاربالک لوشن (ا تولہ کاربالک ایسڈ اور ½ سیر صاف ابلا ہوا پانی ملا کر ٹھنڈا کر لیا جائے) سے دھو کر صاف کریں۔ صاف پانی کی پٹی باندھیں۔ یا اسپر قیروطی مسکن لگاتے رہیں۔ اس طرح زخم جلد مندمل ہو جاتے ہیں۔

پھٹا ہوا زخم۔ لیسریٹڈ وُنڈ Lacerated wound

کیفیت و اسباب:۔ اس قسم کا زخم کسی درندہ جانور کے کاٹ کھانے یا پنجوں سے نوچنے یا کسی چلتی ہوئی مشین کا پرزہ لگنے سے ہوتا ہے۔

علامات:۔ درد ہوتا ہے۔ جریان خون ہوتا ہے۔ جلد پھٹی ہوئی اور گوشت اُبھرا ہوا ہوتا ہے۔

علاج:۔ زخم صاف کر کے جریان خون کو روکیں اور قیروطی مسکن کا لیپ کر دیں یا مرہم سفیدہ لگائیں۔ اگر سوزش پیدا ہو جائے تو دافع تعفن عرق یا لوشن استعمال کریں۔ مثلاً بورک لوشن یا کاربالک لوشن وغیرہ اگر یہ چیزیں موقع پر نہ مل سکیں۔ تو صرف گرم پانی ہی کافی عرصہ تک اوپر ڈالتے رہیں۔ یا برگ نیم کے گرم جوشاندہ سے صاف کریں۔

ہر قسم کے زخم کے لئے اصولِ علاج

یاد رہے کہ ہر قسم کے زخم میں اصول علاج یہ ہے۔ کہ (۱) مریض کو آرام سے رکھیں (۲) زخم کو صاف کریں (۳) جریانِ خون کو روکیں (۴) زخم کو ننگا نہ رکھیں۔ تاکہ اس میں کسی قسم کی غلاظت یا سمیّت نہ داخل ہونے پائے۔ اسلئے زخم پر پٹی باندھے رکھیں۔ (۵) زخم کو مندمل کرنے اور درد و سوزش کو دور کرنے کے لئے قیروطی مسکن یا دیگر مفید مرہم لگائیں (جن کے نسخے پہلے لکھے گئے ہیں)۔

جلد پر کیفی صدمات کا اثر

گرمی کے اثرات

جلنا یا جل جانا برنٹ Burnt

اسباب:۔ جل جانے کے اسباب کئی طرح کے ہوتے ہیں اور جلنے کا نام سبب کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ چنانچہ

پہلا سبب:۔ آگ کے انگارے یا شعلے سے جلنا۔ اسکو عربی میں حرق النّار اور انگریزی میں برن Burn کہتے ہیں۔

ہدایات:۔ اگر کسی شخص کے کپڑوں میں آگ لگ جائے۔ تو اسکو فوراً زمین پر لٹا دیں۔ کیونکہ چلنے یا دوڑنے سے ہوا لگ کر آگ زیادہ بھڑک اٹھتی ہے۔ اور اسکے کپڑوں کی آگ کو پانی سے نہ بجھائیں۔ بلکہ کسی کمبل یا بوری وغیرہ موٹے کپڑے سے لپیٹ کر بجھائیں۔ اور جلے ہوئے کپڑوں کو جسم سے فوراً نہ کھینچیں۔ بلکہ قینچی سے کتر کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے اتاریں۔ تاکہ جلدی کی وجہ سے جلی ہوئی جلد نہ چھل جائے۔

علامات:۔ شدت و خفت۔ جلے ہوئے مقام کی کمی و بیشی کے لحاظ سے

مختلف علامات پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ خفیف سوزش سے جلے ہوئے مقام پر معمولی سی سُرخی اور خفیف سی جلن پیدا ہوگی۔ مگر آبلہ یا داغ نہیں پڑتا۔ لیکن شدید جلنے سے آبلے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر جلد کا صرف بالائی پرت (بشرہ) جلے تو اچھا ہو جانے کے بعد وہاں بال دوبارہ نکل آتے ہیں۔ لیکن وہاں داغ سا پڑ جاتا ہے۔ اگر نہایت شدید جلنے سے جلد کا دوسرا پرت (ادمہ) بھی جل جائے تو زخم اچھا ہونے پر جلد سکڑ کر وہاں سخت داغ سا رہ جاتا ہے۔ اور وہاں بال بھی دوبارہ پیدا نہیں ہوتے۔ جلد کے سکڑنے سے عضو بیڈول سا ہو جاتا ہے۔ خصوصاً ہاتھ اور پاؤں کے جلنے سے جلد اور اسکے عضلات سکڑ کر اُنگلیاں بے ترتیبی کے ساتھ ایک دوسری سے جڑ جاتی ہیں۔ اور کبھی ہتھیلی کے ساتھ چپک جاتی ہیں۔ اور ہاتھ پاؤں ٹنڈ مُنڈ ہو جاتے ہیں۔

جب جسم زیادہ جل جائے تو اس کی علامات کے تین درجے ہوتے ہیں

علامات درجہ اوّل:۔ مریض کمزوری اور ضعف کے سبب نڈھال ہو جاتا ہے اندرونی اعضاء میں اجتماع خون ہوتا ہے۔ ظاہر بدن ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ سردی سے مریض بار بار کانپتا ہے۔ اس درجہ کی میعاد قریباً ۴۸ گھنٹے ہوتی ہے۔ اس عرصہ میں مریض یا تو فوت ہو جاتا ہے۔ یا اس میں درجہ دوم کی علامات پیدا ہونے لگتی ہیں۔

علامات درجہ دوم:۔ طبیعت بحال ہو کر طاقت آنے لگتی ہے۔ بعض اعضاء اجتماع سے متورم ہو جاتے ہیں۔ جلے ہوئے مقام پر کسی قدر ورم اور درد ہوتا ہے اگر زخم متعفن ہو جائے۔ تو عفونتی بخار بھی ہو جاتا ہے۔ اسدرجہ کی میعاد قریباً دو ہفتے تک ہوتی ہے۔

علامات درجہ سوم:۔ جلے ہوئے مقام پر پیپ پڑ جاتی ہے۔ اور مریض

کمزور ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ یا فوت ہو جاتا ہے۔ یا طبیعت بحال ہو کر تندرست ہو جاتا ہے۔

علاج :۔ خفیف سوزش میں آبلہ نکلنے سے پہلے نہایت سرد پانی کی گدی جلے ہوئے مقام پر رکھیں۔ یا برف کے پانی سے سرد کرتے رہیں (۲) سوڈا بائیکارب بقدر ضرورت پانی میں حل کر کے لگائیں (۳) شہد خالص سے چپڑ دیں (۴) لکھنے کی سیاہی پانی میں حل کر کے لگائیں (۵) بیضہ مرغ کی سفیدی خوب پھینٹ کر لگائیں۔ (۶) قیروطی مسکن لگائیں (۷) رتن جوت ۲ تولہ کو دس تولہ روغن کنجد میں جلا کر تیل نتھار کر لگائیں (۸) گل ارمنی کو پانی سرکہ ہموزن میں ملا کر لیپ کریں۔ اس طریق علاج سے آبلہ پیدا نہیں ہو گا اور سوزش میں تسکین ہو جائے گی۔

شدید سوزش کی حالت میں چونہ کی مرہم لگانا بھی مفید ہے۔ نسخہ مرہم چونہ یہ ہے۔ چونہ مغسول ۱ تولہ۔ سفیدی بیضہ مرغ ۲ تولہ۔ روغن السی ۳ تولہ۔ کافور ۳ ماشہ سب کو کھرل میں ڈال کر یکجان کر لیں۔ مرہم تیار ہے استعمال کریں۔ چونہ مغسول کی ترکیب یہ ہے۔ آب نادیدہ چونہ حسب ضرورت لے کر ایک چینی کے برتن میں ڈالیں اور اس میں بیس گنا پانی ڈال کر لکڑی سے ہلائیں۔ تاکہ چونہ پانی میں خوب حل ہو جائے پھر کچھ عرصہ پڑا رہنے دیں۔ تاکہ پانی نتھر جائے۔ جب چونہ بالکل تہ نشین ہو جائے تو اوپر سے پانی گرا دیں۔ اور نیچے کا چونہ محفوظ رکھیں یہ چونہ مغسول ہے

دوسرا سبب :۔ گرم پانی کے کسی جگہ پڑ جانے سے جلنا۔ اس کو عربی میں حرق بالماء السخن اور انگریزی میں سکیڈ Scald کہتے ہیں۔

علامات :۔ خفیف سوزش پر معمولی جلن ہوتی ہے۔ لیکن شدید صورت میں آبلے پڑ جاتے ہیں۔

علاج :۔ علاج بالضد کے طور پر برف سے سرد کئے ہوئے پانی میں کپڑے کی

گدی تر کر کے جائے ماؤف پر رکھیں۔ اور اسے بار بار سرد کرتے رہیں۔ (۲) جَو کی راکھ (جو جلا کر حاصل کریں) انڈے کی زردی میں ملا کر جلے ہوئے مقام پر لگا دیں۔ (۳) روغن زیتون سے چپڑیں۔ اگر آبلہ پڑ گیا ہو۔ تو پھر چونہ کی مرہم لگائیں جس کا نسخہ لکھا جا چکا ہے۔

تیسرا سبب:۔ گرم تیل سے جلنا۔ اسکو عربی میں حرق بالدُّھن (لحاد) کہتے ہیں

علامات:۔ اسکی علامات بھی وہی ہیں۔ جو گرم پانی سے جلنے کی ہیں۔

علاج:۔ انڈے کی سفیدی میں قدرے روغن زیتون اور سفیدہ کاشغری ملا کر خوب حل کریں۔ اور جلے ہوئے مقام پر لگائیں۔ یہ تیل سے جل جانے کی خاص دوا ہے

چوتھا سبب:۔ بجلی گرنے سے جلنا۔ اسکو عربی میں حرق الصّاعقہ اور انگریزی میں لائٹ ننگ سٹروک Lightening stroke

ہدایات:۔ جب بجلی چمک رہی ہو تو اسوقت کوئی لوہے کی بنی ہوئی چیز اپنے پاس نہیں رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ لوہے میں بجلی جلد سرایت کر جاتی ہے۔ کسی اونچے مکان یا درخت پر نہ چڑھیں۔ اور نہ ہی کسی اونچے درخت کے نیچے بیٹھیں۔ اور نہ ہی کسی ایسے مکان کی دیوار سے لگ کر بیٹھیں جس کے ساتھ لوہے کی سلاخیں یا تاریں لگی ہوئی ہوں بعض تجربہ کار لوگ اپنے مکانوں میں لوہے کی تاریں لگا دیتے ہیں جسکے ذریعہ بجلی زمین میں چلی جاتی ہے۔ اور مکان کو کوئی صدمہ نہیں پہنچتا۔

علامات:۔ بجلی گرنے کا اثر انسان پر مختلف ہوتا ہے۔ بعض لوگ تو بجلی کی چمک اور کڑک سے ہی ڈر کر بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ اور بعض حاملہ عورتوں کے حمل ڈر کے مارے گر جاتے ہیں۔ بعض اشخاص کے حواس میں فتور واقع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پر کبھی کسی آدمی پر بجلی گرتی ہے۔ تو اسکے جسم پر جلنے کا داغ یا زخم ہوئے بغیر وہ فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور کبھی کسی کی جان تو بچ جاتی ہے۔ لیکن اسکے بال جل جاتے

ہیں۔ اور جلد پر آبلے پڑ جاتے ہیں۔ اس کا لباس جھلس جاتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے۔

علاج:۔ اگر بجلی زدہ بے ہوش ہو تو اسے ہوش میں لانے کی تدابیر کریں۔ مثلاً پاشویہ کریں۔ یا اسکے منہ پر پانی کے چھینٹے لگائیں یا کوئی تیز نخلخہ سنگھائیں۔ یا اسکے ہاتھ پاؤں پر گرم پانی (بوتلوں میں بھر کر) سے ٹکور کریں۔ یا گرم اینٹوں سے سینک کریں۔ اگر اسکے جسم پر آبلے ہوں تو چونہ کا پانی یا مرہم چونہ وغیرہ لگائیں۔ طاقت بحال رکھنے کے لئے گرم گرم دودھ پلائیں۔

پانچواں سبب:۔ تیز دھوپ سے جلنا۔ اسکو عربی میں احتراق بالشمس یا ضربۃ الشمس اور انگریزی میں Sun stroke کہتے ہیں۔

علامات:۔ (جلد پر اثر) جلد جھلس کر سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ اور بخار ہو جاتا ہے۔

علاج بالضد:۔ بخار کم کرنے کے لئے (۱) سرد پانی پلائیں (۲) نیلوفر کا نقوع دیں (۳) سفوف بہشتی ۲ ایک رتی کے وزن سے دن میں دو تین خوراک دیں۔ اور جسم پر سرد پانی سے اسفنج بھگو کر پھرائیں یا ٹھنڈے پانی سے مریض کو غسل کرائیں۔

علاج بالمثل:۔ ایکونائٹ ۳x - ۶x استعمال کرنا مفید ہوگا۔ یا بلاڈونا ۶x استعمال کریں۔

اعصاب و دماغ پر اثر:۔ سر چکراتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ ٹکٹکی بندھ جاتی ہے۔ بے ہوشی ہو جاتی ہے۔ اعصاب محرکہ مفلوج ہو جاتے ہیں۔ سانس مشکل سے آتا ہے۔ دم بند ہونے لگتا ہے۔

علاج بالضد:۔ مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں۔ سر پر سرد پانی دھاریں۔ اور

پاؤں کو گرم کریں۔ سفوف لفاحی ۳x ارتی کے وزن سے ۲ن میں دو یا تین خوراک دیں۔ سر پر روغن بنفشہ ملیں۔ دم بند ہونے لگے تو مصنوعی تنفس جاری کرائیں

علاج بالمثل ۔ اگر دماغ میں سوزش ہو سر میں بھڑکن ہو۔ اور ایسا معلوم ہو۔ کہ دماغ میں کوئی ہتھوڑے مار رہا ہے۔ تو کمفرٹ ۳x یا ۶x دیں۔ اگر سر میں شدید اجتماع خون ہو اور سر بھاری معلوم ہو۔ تو گلونائن ۳x-۶x-۱۲x دینا مفید ہوگا۔ اسی طرح بلاڈونا ۳x-۶x-۳۰x اور جلسیمیم ۳x-۶x-۳۰x بھی مفید ہوگا۔

دل پر اثر :۔ اگر دل قوی ہو تو بخار ہو جاتا ہے۔ اگر ضعیف ہو تو غشی آجاتی ہے اور دل کی حرکت بند ہو جانے سے موت واقع ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

علاج بالضد :۔ سفوف سمی ۳x استعمال کریں۔ یا مفرحات مثلاً سفوف مفرح مفرح یاقوتی استعمال کریں (نسخہ دیکھو کتاب مکشوفات طب جدید) خمیرہ گاؤزبان۔ عرق گلاب۔ عرق گاؤزبان۔ عرق بید مشک وغیرہ دیں۔ یا سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۱۵ قطرہ ہر دو گھنٹہ بعد دیں۔

علاج بالمثل :۔ غشی کی حالت میں چند قطرے ایمائل نائٹریٹ کے سنگھائیں یا سپرٹ امونیا ناک کے قریب لائیں۔ اس سے مریض ہوش میں آجاتا ہے۔ گھبراہٹ اور بے قراری کی حالت میں (ایمائل) نائٹریٹ ۶x-۳۰x دیں مفید ہوگا

چھٹا سبب :۔ تیزابوں سے جل جانا۔ مثلاً تیزاب شورہ۔ تیزاب گندھک یا کوئی اور تیزاب استعمال کرتے وقت جسم پر گر جانا۔ یا کسی دوسرے آدمی کا اوپر پھینکنا۔ یا عسل بلادر (بھلانوہ کا تیل) سے جل جانا۔

علامات :۔ اگر کوئی حصہ جسم تیزاب سے جل جائے۔ تو پہلے وہ جگہ سفید ہو جاتی ہے۔ اور بعد ع سیاہ داغ پڑ جاتا ہے۔

علاج :۔ تیزاب سے جلے ہوئے مقام پر (۱) کھریا مٹی کا دھوڑا دینا۔ گل ارمنی

کا دھو ڈالیں۔ (۳) سوڈا بائیکارب پانی میں حل کر کے لگائیں (۴) بیضہ مرغ کی سفیدی کا لیپ کریں (۵) السی کا تیل لگائیں (۶) زیتون کا تیل لگائیں۔ اسی طرح بادام روغن لگانا بھی مفید ہے۔ بھلانوہ کے تیل سے جلے ہوئے مقام پر پہلے چھپنے لگائیں۔ تاکہ وہ پانی خارج ہو جائے۔ جو احراق کی وجہ سے خون سے الگ ہو کر آبلہ میں جمع ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد مرہم مرکہ لگائیں۔ جس کا نسخہ یہ ہے۔ مردار سنگ ½ تولہ باریک پیس لیں اور اس میں روغن زیتون ۲ تولہ سرکہ خالص تیز ۳ تولہ ملا کر آگ پر رکھیں اور ہلاتے رہیں۔ یہاں تک کہ مردار سنگ جل کر سیاہ ہو جائے اور مرہم بن جائے۔

سردی کے اثرات

تجلّد یعنی پالا مارنا

Frost Bite فراسٹ بائٹ

تصقیع یعنی سردی کھانا

Chil Blains چل بلینز

کیفیت و اسباب:۔ سخت سردی کا اثر جسم پر ویسا ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ سخت گرمی یا آگ کا۔ چنانچہ جب سخت سردی جسم پر لگتی ہے۔ تو پہلے طبیعت مدبرہ بدن اسکے رفع کرنے کو جلد کا دورانِ خون تیز کر دیتی ہے۔ جس سے جسم گرم اور اس کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ لیکن جب سردی متواتر پہنچتی ہے۔ تو طبیعت مقابلہ چھوڑ دیتی ہے اور سردی سے عروق شعریہ سکڑ کر خون کم ہو جاتا ہے۔ جس سے اعصاب بے چینی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور درد محسوس ہوتا ہے۔ اور کمی خون کے سبب جلد کا رنگ زرد یا سفید ہو جاتا ہے۔ اعصاب بے حس ہو جاتے ہیں۔ اس کا اثر زیادہ تر اطراف یعنی ہاتھ پاؤں پر ہوتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اوّل تو وہ عموماً کھلے رہتے ہیں۔ اور دوسرے

وہ دل سے دور ہوتے ہیں۔ اسلئے وہاں دورانِ خون درست نہیں رہ سکتا۔ اسلئے یا تو وہ سردی کی وجہ سے قوت حیوانی زائل ہو کر مردار پڑ جاتے ہیں۔ یا آہستہ آہستہ ان کا دورانِ خون ٹھیک ہو کر بحال ہونے لگتے ہیں۔ چونکہ سردی کا اثر زیادہ تر اطراف یعنی ہاتھ پاؤں پر ہی پڑتا ہے۔ اس لئے قدماء نے انہیں اعضاء کی مناسبت سے اسکا نام فساد الاطراف بالبرد رکھا ہے۔

علامات:۔ شدت اور خفت کے لحاظ سے علامات مختلف ہوتی ہیں۔ چنانچہ خفیف حالت میں۔ عروق شعریہ سکڑ جاتی ہیں۔ سوزش اور خراش سی ہوتی ہے اور آخر جلد بھوسی کی طرح اترنے لگتی ہے۔

شدید صورت میں ہاتھ پاؤں کی جلد کثیف ہو جاتی ہے اور مسام بند ہو جاتے ہیں۔ جلد پر آبلے پڑ جاتے ہیں۔ جن کے گرد سبزی مائل نیلا سا حلقہ پایا جاتا ہے۔ جو آخر پر زخم کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

نہایت شدید حالت میں وریدیں خون سے خالی ہو کر بالکل سکڑ جاتی ہیں۔ اور عضو ماؤف سفید یا زردی مائل اور بے حس ہو جاتا ہے۔ اور مردار ہو کر بتدریج خود بخود جھڑنے لگتا ہے۔

جب سردی کا اثر تمام جسم پر ہو تو جسم اکڑ جاتا ہے۔ اور سردی زدہ بے ہوشی کی حالت میں مر جاتا ہے۔

علاج:۔ سردی زدہ عضو یا جسم کو آہستہ آہستہ بتدریج گرمی پہنچانی چاہیئے اگر یک لخت گرمی پہنچائی جائے تو سخت سوزش ہو کر عضو ماؤف کے مردار ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ پس نہایت آہستگی سے تھوڑی تھوڑی مالش کریں اور روغن حمر یا تارپین سے چپڑ دیں اور مریض کو تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد نیم گرم چائے یا دودھ دیں۔

جب اعضا ماؤف میں حرارت اور سرخی معلوم ہونے لگے تو انہیں روئی سے لپیٹ کر اوپر ہلکی ہلکی پٹیاں باندھ دیں۔ اور جسم کو گرم کپڑوں سے لپیٹیں۔ لیکن آگ کے قریب مریض کو نہ رکھیں تاکہ جسم یک لخت گرم نہ ہو جائے۔

اگر مریض کے ہاتھ پاؤں متورم ہو گئے ہوں۔ تو انہیں نیم گرم پانی جس میں نمک ملا لیا گیا ہو۔ رکھیں۔ تاکہ تکمید ہو کر دورانِ خون درست ہو جائے۔ اور عروق شعریہ اپنی اصلی حالت پر آجائیں۔ پھر بعد میں اونی جرابیں اور دستانے پہنا کر ہاتھ پاؤں کو ڈھانپ دیں۔ اگر جلد پر آبلے یا زخم ہو گئے ہوں۔ تو ان کا مناسب علاج کریں

صدمات کا اثر دوران خون پر

ایفکٹ آف انجوریز آن دی سرکولیشن آف بلڈ

Effect of Injurys on the Circulation Blood

جب کسی جگہ چوٹ لگتی ہے۔ تو صدمہ کی شدت اور خفت کے لحاظ سے طبیعت مدبرہ بدن اس کا احساس کر کے خون کی فوج لے کر اس جگہ مقابلہ کو آجاتی ہے۔ اگر صدمہ خفیف ہو۔ تو معمولی طور پر وہاں دورانِ خون تیز ہو کر مقام ماؤف کسی قدر گرم اور سرخ ہو جاتا ہے۔ اور صدمہ کا اثر دور ہو جانے پر جلدی ہی روبہ اصلاح ہو کر تندرست ہو جاتا ہے۔ کیونکہ طبیعت فتحمند ہو کر اپنی فوج یعنی خون کو وہاں سے جلدی ہٹا لیتی ہے۔ اگر صدمہ شدید ہو۔ تو طبیعت بھی سختی کے ساتھ اس کا مقابلہ کرتی ہے۔ دل کے فعل کو تیز کر کے دورانِ خون کو تیز کر دیتی ہے۔ جس سے مقام ماؤف میں اجتماع خون ہونے لگتا ہے۔ اور آخر کار متورم ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں دل کا فعل تیز ہو جانے سے کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔ اگر صدمہ کی وجہ سے عروق دمویہ زخمی ہو کر پھٹ جائیں۔ تو جریان خون ہونے لگتا ہے۔ جو دو صورتوں میں ہوتا ہے۔ یا تو بیرونی یعنی

ظاہر جلد پر ہوتا ہے۔ جو دیکھا بھی جا سکتا ہے۔ یا اندرونی ہوتا ہے۔ یعنی اندرونی اعضاء میں سے کوئی پھٹ جاتا ہے۔ اور اس میں سے جریان خون ہو کر وہیں جمع ہوتا رہتا ہے۔ اور بظاہر نظر نہیں آتا۔ بیرونی جریان خون اسقدر خطرناک اور مہلک نہیں ہوتا جسقدر اندرونی ہوتا ہے۔ اس حالت میں غشی کے دورے پڑتے ہیں۔ مریض کا دم گھٹتا ہے۔ اور وہ جان بحق ہو جاتا ہے۔

الغرض صدمات کا اثر دوران خون پر بھی اسقدر زبردست ہوتا ہے۔ کہ اس کے افعال و خواص میں تغیر عظیم پیدا ہوتا ہے۔ جب خون کی رفتار شرائین اور عروق شعریہ میں تیز ہو جاتی ہے۔ اور جب باریک شریانیں اور عروق شعریہ خون سے پُر ہو جاتی ہیں۔ تو ان میں یہ تغیر" واقع ہوتا ہے۔ کہ وہ اسکے بوجھ سے پھیل جاتی ہیں۔ اور ان کی انقباضی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے خون کی رفتار سست ہو جاتی ہے اور اسکے خواص میں نقص واقع ہونے لگتا ہے۔ چنانچہ اسکی مائیت عروق کی دیواروں سے زیادہ تراوش پا کر وہ گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اور تغذیہ کے قابل نہیں رہتا۔ بلکہ منجمد ہو کر ورم صلب کا موجب ہوتا ہے۔ اور جس عضو کی پرورش نہیں ہوتی۔ وہ ویسے کمزور ہونے لگتا ہے۔ اور جہاں اسکی رطوبت مائیہ تراوش پاتی ہے۔ وہ متعفن ہو کر ملحقہ عضو کو ناکارہ اور مردار کر دیتی ہے۔ اور پیپ بن کر بہنے لگتی ہے۔

اصول علاج:۔ پہلے صدمہ اور سبب کو رفع کریں۔ بعدہٗ ابتدا میں جب اجتماع خون ہونے لگے۔ تو علاج بالضد کے طور پر عضو ماؤف پر سردی پہنچائیں۔ تاکہ عروق دمویہ سکڑ جائیں۔ اور ان میں خون کی مقدار کم ہو جائے۔ دل کے فعل کو کم کریں تاکہ وہ خون کو زیادہ نہ بھیجے۔

اگر اجتماع خون ہو چکا ہو تو گرم ٹکور کریں۔ تاکہ عروق شعریہ پھیل جائیں۔ اور خون ان میں سے گذر جائے۔ یا کسی دوسری طرف طبیعت کا امالہ کریں۔ تاکہ خون اس طرف

چلا جائے۔ مثلاً فصد کریں۔ یا پچھنے لگائیں۔ یا کوئی اور ایسی تدبیر کریں۔ اگر جریانِ خون ہو رہا ہو تو اسکے لئے مندرجہ ذیل تدابیر کام میں لائیں۔

جریانِ خون کو روکنے کی تدابیر

چونکہ عروق دمویہ تین قسم کی ہوتی ہیں۔ (۱) شریانیں (۲) وریدیں (۳) عروق شعریہ (بال جیسی باریک رگیں) اسلئے جریانِ خون بھی تین قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) جریانِ خون شریانی (۲) جریانِ خون وریدی (۳) جریانِ خون عروق شعریہ کا۔ ہر ایک قسم کا الگ الگ ذکر کیا جاتا ہے۔ چونکہ جریانِ خون دو طرح پر ہوتا ہے۔ یعنی اندرونی اور بیرونی اسلئے پہلے جریانِ خون بیرونی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اندرونی جریانِ خون کا ذکر کیا جائے گا۔

بیرونی جریانِ خون!

جریانِ خون شریانی کی علامات:- (۱) شریانی خون چمکیلا سُرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ (۲) شریان سے خون فوارہ کی طرح نکلتا ہے۔ لیکن دل کی حرکات کے مطابق اسکی دھار میں جھٹکا سا معلوم ہوتا ہے (۳) شریان کے اس سرے سے خون کی دھار نکلتی ہے۔ جو دل کی طرف ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ دل کی طرف سے آتا ہے۔

شریانی خون روکنے کے طریق:- شریانی جریانِ خون روکنے کے کئی طریق ہیں۔ مثلاً (۱) وضع قیام۔ اس سے مراد یہ ہے کہ عضو مجروح کو اس وضع سے رکھا جائے۔ کہ اسکی طرف دورانِ خون کم ہو یا بالکل نہ ہو۔ سو اس غرض کے لئے زخمی عضو کو اونچا رکھنا چاہئے۔ کیونکہ خون کو اونچی طرف جانا مشکل ہوتا ہے۔ پس اگر بازو سے خون جاری ہو۔ تو اس کو کسی چیز کا سہارا دے کر اونچا کر دینا چاہئے۔ اور اگر ٹانگ زخمی ہو تو مریض کو لٹا کر اسکی ٹانگ کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ دینا چاہئے۔ یہ طریق چھوٹی شریانوں کے جریانِ خون میں مفید ہوگا۔

۲۔ سرد پانی کا استعمال۔ نہایت سرد پانی سے یا برف لگانے سے بھی عروق کے سرے سکڑ جاتے ہیں۔ اور جریان خون رک جاتا ہے۔ مگر یہ طریق بھی باریک شریانوں کے مجروح ہونے کے لئے ہی مفید ہے۔ بڑی شریانوں پر اس کا چنداں اثر نہیں ہوتا۔

۳۔ داغ دینا۔ یہ عمل دو طریق سے کیا جاتا ہے یا تو (۱) کاسٹک (سلور نائٹریٹ) کے ذریعہ شریان کا سرا جلادیا جاتا ہے۔ جس سے اس کا منہ تنگ ہو کر جریان خون رک جاتا ہے یا (۲) لوہے کے اوزاروں سے جو اس غرض کے لئے مختلف قسم کے چھوٹے یا بڑے بنے ہوتے ہیں آگ میں گرم کر کے شریان کے سرے پر رکھ کر جلا دیتے ہیں۔ یہ طریق اگرچہ مفید تو ہے۔ لیکن اس سے مریض کو تکلیف بہت ہوتی ہے۔

۴۔ ڈورے سے شریان کا باندھ دینا۔ اگر کوئی بڑی شریان کٹ جائے تو اسکے خون کو روکنے کے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ زخم کو صاف کر کے شریان کا منہ کسی باریک چمٹی یا موچنا سے کسی مددگار کو پکڑا رکھیں۔ اور خود ریشمی دھاگا لے کر شریان کے گرد کس کر باندھ دیں۔ مگر یاد رہے کہ گرہ کو نہ تو اسقدر کھینچیں کہ شریان ہی کٹ جائے۔ اور نہ اتنی ڈھیلی ہی رہنے کہ خون ہی نہ بند ہو۔

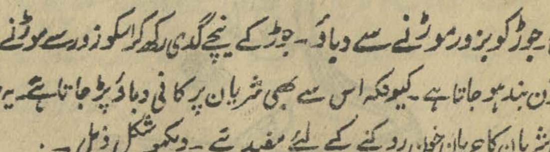
۵۔ قابض ادویات کا استعمال کرنا۔ یہ طریق باریک شریانوں کے جریان خون کے روکنے کے لئے مفید ہے۔ اس سے خون تو بند ہو جاتا ہے۔ لیکن خون کے روکنے سے وہاں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے سبب زخم دیر کے بعد اچھا ہوتا ہے۔ تاہم نہایت مفید اور سریع الاثر طریقہ ہے (۱) فیروطی مسکن لگائیں (۲) یا ذیل کا نسخہ استعمال کریں۔ کندر۔ دم الاخوین (خون سیاوشان) مرکی۔ مصبر ہر یک ۶ ماشہ۔ پھٹکری ڈیڑھ ماشہ سب کو باریک کر کے روئی کے ساتھ لت پت کر کے

زخم میں رکھیں۔ اوپر سرد پانی ڈالتے رہیں۔ اور بعدازاں اوپر پٹی باندھ دیں۔

١٠۔ شریان پر دباؤ ڈالنا۔ یہ طریقہ تمام طریقوں سے بہتر اور آسان ہے۔ شریان پر چار طریقوں سے دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ (الف) انگلیوں اور انگوٹھے سے (ب) گدی اور پٹی سے (ج) جوڑوں کو بزور موڑنے سے (د) تسمے سے۔ ہر ایک کا الگ الگ ذکر کیا جاتا ہے۔

ا۔ انگلیوں سے دباؤ۔ انگلیاں دباؤ کے لئے بہترین اوزار ہیں۔ ان سے عین اس جگہ دباؤ ڈالا جا سکتا ہے جہاں سے خون نکل رہا ہو۔ یا ایسی شریان پر جو جلد کے نیچے اور ہڈی کے قریب ہو۔ مثلاً بازو اور ٹانگ کی شریانوں کو انگلیوں اور انگوٹھے سے دبا کر جریان خون روکا جا سکتا ہے۔

دیکھو شکل ہذا



ج۔ جوڑ کو بزور موڑنے سے دباؤ۔ جوڑ کے نیچے گدی رکھ کر اسکو زور سے موڑنے سے بھی جریان خون بند ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے بھی شریان پر کافی دباؤ پڑ جاتا ہے۔ یہ طریق پنڈلی کی شریان کا جریان خون روکنے کے لئے مفید ہے۔ دیکھو شکل ذیل۔



اس شکل میں گھٹنے کے جوڑ کے نیچے گدی رکھکر ٹانگ ران کیطرف موڑ کر پٹی سے باندھ کر دکھایا گیا ہے

د۔ تسمے سے دباؤ۔ یہ طریق بھی گدی و پٹی کے طریقہ سے ملتا جلتا ہے۔ فرق اسقدر ہے۔ کہ اس میں گدی رکھنے کی ضرورت نہیں۔ اور اس سے گہری شریانوں پر بھی دباؤ پڑ سکتا ہے۔ لیکن اس میں ایک نقص بھی ہے۔ کہ اس سے مجروح شریان کے سوا دوسری شریانوں پر بھی دباؤ پڑتا ہے۔ جس سے دورانِ خون بند ہو کر عضو سُن پڑ جاتا ہے۔

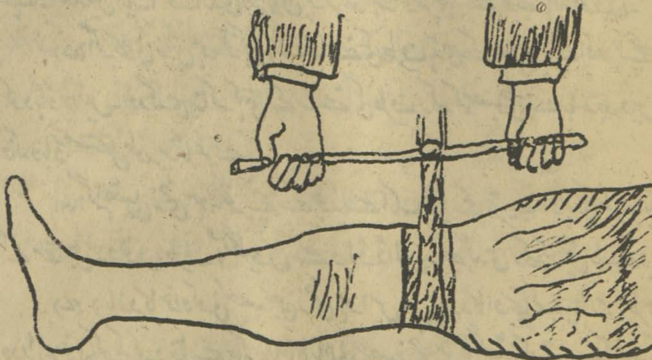
تسمہ تین طرح کا ہوتا ہے۔ (۱) پیچدار آلہ لگا ہوا تسمہ (۲) لچکدار تسمہ (۳) سادہ تسمہ

(۱) پیچدار تسمہ ایک آلہ سے لگا ہوتا ہے۔ اسکو انگریزی میں اسکریو ٹارنی کیٹ کہتے ہیں۔ اس میں ایک تسمہ اور بکسوا لگا ہوتا ہے۔ جو عضو مجروح کے گرد لپیٹ کر کس دیا جاتا ہے۔ آلہ میں ایک گدی اور پیچ لگا ہوتا ہے۔ پیچ کے گھمانے سے گدی کا دباؤ شریان پر پڑتا ہے۔ اور تسمہ کس جاتا ہے۔ دیکھو شکل



۲۔ لچکدار تسمہ۔ اسکو انگریزی میں الاسٹک ٹارنی کیٹ کہتے ہیں۔ یہ ربڑ کا ایک ٹھوس تسمہ ہوتا ہے۔ جس کے سروں پر ہک لگا ہوتا ہے۔ اس سے اُس کو فوراً باندھ اور کھول سکتے ہیں۔ یہ تسمہ اسقدر لمبا ہوتا ہے۔ جو عضو مجروح کے گرد ایک یا دو دفعہ لپیٹا جا سکے۔

۳۔ سادہ تسمہ۔ یہ حسب ضرورت معمولی رسی یا پٹی کا بنا لیا جاتا ہے۔ اسکے نیچے زخمی جگہ پر گدی رکھ کر عضو مجروح کے گرد لپیٹ دیتے ہیں۔ اور گرہ دے کر اس میں مضبوط پنسل یا لکڑی ڈال کر بل دیتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ تسمہ کس کر دباؤ سے خون بند ہو جاتا ہے۔ دیکھو شکل ذیل۔



مختلف مقامات کا جریان خون روکنے کیلئے دباؤ کے متعلق ہدایات

(۱) اگر سر کے سامنے کا بالائی حصہ زخمی ہو۔ تو کان کے سوراخ کے سامنے کنپٹی کی ہڈی پر شریان کو انگلی سے خوب دبائیں۔ اور اگر دباؤ کو مستقل طور پر قائم رکھنا ہو تو تکونہ تنگ پٹی کو بل دے کر باندھ دینا چاہیئے۔

(۲) اگر سر کا پچھلا حصہ زخمی ہو۔ تو کان کے پیچھے دو انگل کے فاصلہ پر گدی کی ہڈی کے بالمقابل شریان پر ایک گدی رکھ کر تکونہ پٹی کے ذریعہ کس دیں اور گدی کے عین اوپر پٹی کی گرہ لگائیں۔

(۳) اگر گردن زخمی ہو تو حنجرہ کے دونوں طرف ریڑھ کی ہڈی کے بالمقابل دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں سے دباؤ ڈالیں۔ مگر خیال رہے۔ کہ قصبہ ریہ (ہوا کی نالی)

پر دباؤ نہ پڑے۔ تاکہ مجروح کا تنفس نہ رکے۔ اور اس کا سر آگے کو جھکا دیں۔

(۴) اگر کہنی سے اوپر بازو زخمی ہو۔ تو مجروح کے پیچھے کھڑے ہو کر اسکے بازو کو باہر اور پیچھے کی طرف گھمائیں۔ اور ہاتھ سے بازوؤں کے عضلہ کو اندرونی طرف سے مٹھی بھر کر اپنی چاروں انگلیوں سے دباؤ دیں۔ جیسا کہ تصویر ۱ میں دکھایا گیا ہے۔ بعد میں ایک سخت گدّی شریان پر رکھ کر تکونہ پٹی سے خوب باندھ دیں۔

(۵) اگر کلائی زخمی ہو۔ تو کہنی کے سامنے کی طرف ہڈی کے مقابل نیچے اور پیچھے کو دباؤ ڈالیں۔ اور گدی بنا کر کہنی کے سامنے کی طرف رکھ کر مضبوطی سے باندھ دیں تاکہ دباؤ مستقل طور پر قائم رہے۔

(۶) اگر ہتھیلی زخمی ہو۔ تو نیچے کے جوڑ سے ایک انچ کے قریب اوپر کی طرف ہڈیوں کے مقابل دونوں طرف انگلیوں سے دباؤ ڈالیں۔ پھر گدی رکھ کر پٹی باندھ دیں

(۷) (بازو کا خواہ کوئی حصہ بھی زخمی ہو اس میں بازو کا اونچا کر دینا اس طرف دوران خون کو کم کر دیتا ہے) اگر ران کا بالائی حصہ زخمی ہو تو گھٹنے کو خم دے کر ران کو باہر کی طرف گھماؤ۔ اور پھر ران کی ہڈی کی طرف دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں سے ایک دوسرے کے اوپر رکھ کر زور سے دباؤ ڈالیں۔ یا گدی رکھ کر تسمہ سے خوب کس دیں۔

(۸) اگر ران کا زیریں حصہ زخمی ہو۔ تو مذکورہ بالا طریق سے چڈے کے شکن سے قریباً چار پانچ انگل نیچے لچکدار تسمہ سے یا سادہ تسمہ سے دباؤ ڈالیں۔ جیسا کہ تصویر ۱۲ میں دکھایا گیا ہے۔

(۹) اگر ٹانگ زخمی ہو تو گھٹنے کے اوپر ران کے زیریں حصہ پر تسمہ سے دباؤ ڈالیں۔ دیکھو تصویر ۱۲

(۱۰) اگر پاؤں زخمی ہو۔ تو دو جگہ دباؤ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے (۱) اندرونی ٹخنے

کے پچھلی طرف نشیب میں (۲) ٹخنے کے اوپر سامنے کی طرف۔ اور ہر ایک دباؤ پر گدّی رکھ کر دباؤ ڈالیں۔

وریدی جریان خون کی علامات

زخمی ورید سے جو خون نکلتا ہے۔ (۱) وہ دھار باندھ کر نکلتا ہے (۲) سیاہی مائل سرخ (ارغوانی رنگ) رنگ کا ہوتا ہے (۳) شریانی جریان خون کے خلاف ورید کے اس سرے سے نکلتا ہے۔ جو دل کے دوسری طرف ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ دل کیطرف جارہا ہوتا ہے۔ اسلئے یہ ایسا خطرناک نہیں ہوتا۔ جیساکہ شریانی جریان خون

علاج:۔ اسکے روکنے کی تدابیر وہی ہیں۔ جو شریانی جریان خون کے روکنے کی ہیں۔ اور انگوٹھے سے دبا کر بھی روکا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وریدیں اسقدر گہری نہیں ہوتیں۔ جس قدر کہ شریانیں گہری ہوتی ہیں اسلئے ان پر آسانی سے دباؤ ڈالا جا سکتا ہے۔

عروق شعریہ کے جریان خون کی علامات

(۱) عروق شعریہ کے زخمی ہونے سے جو خون نکلتا ہے۔ وہ کبھی چمکیلا اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی ایک طرح سے شریانی خون ہی ہوتا ہے کیونکہ شریانوں کے سرے عروق شعریہ سے ملے ہوتے ہیں۔ (۲) زخم سے خون رِس رِس کر نکلتا ہے۔ کیونکہ عروق شعریہ اسقدر باریک ہوتے ہیں کہ ان سے دھار باندھ کر نہیں نکل سکتا (۳) رِس کر زخم کے گہرے حصوں میں چلا جاتا ہے۔ کیونکہ سیال چیز نیچے کی طرف بہ جاتی ہے۔

علاج۔ اوّل تو یہ خود بخود تھوڑی دیر کے بعد بند ہو جاتا ہے۔ کیونکہ خون میں قدرتی طور پر رطوبت لیفیہ (فائبرین) موجود ہوتی ہے۔ جو ٹھنڈی ہو کر جم جاتی ہے۔ اور رگوں کے منہ کو بند کر دیتی ہے۔ ورنہ ایسی ادویہ جو قابض

ہوں اور عروق کو سکیڑ دیں زخم پر چھڑکنے سے خون بند ہو جاتا ہے۔ چنانچہ پھٹکڑی رسونت، دم الاخوین، مصطگی، مازو، کتھ، تارپین، ٹنکچر سٹیل، کاسٹک، کریازوٹ تیزاب گندھک وغیرہ میں سے کوئی ایک جو مل سکے حسب ضرورت مقام استعمال کریں

اندرونی جریان خون

جس طرح بیرونی جریان خون ہوتا ہے۔ اسی طرح اندرونی بھی ہو سکتا ہے لیکن وہ بڑا خطرناک اور مہلک ہوتا ہے۔

علامات:۔ مریض کا سر چکراتا ہے۔ اسے غشی اور بے ہوشی ہو جاتی ہے (۲) اسکے ہونٹوں کا رنگ پھیکا ہوتا ہے (۳) نبض کمزور چلتی ہے (۴) سانس دقت سے آتا ہے۔ دم گھٹتا ہے۔ اسلئے مریض ہوا کے حاصل کرنے کے لیے ہانپتا ہے (۵) جمائیاں لیتا ہے اور سسکیاں بھرتا ہے (۶) اسکو سرد پسینہ آتا ہے۔

علاج:۔ مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں۔ اسکے ساتھ کسی قسم کی گفتگو نہ کریں بلکہ اسے بالکل خاموش پڑا رہنے دیں۔ اسکی چارپائی کو پاؤں کی طرف سے کسی قدر اونچا کر دیں۔ اگر کوئی چیز مریض کی گردن یا چھاتی یا کمر پر بندھی ہو تو اُسے فوراً کھول دیں۔ سرد پانی گھونٹ گھونٹ کر کے پلائیں۔ یا برف کے ٹکڑے چسائیں پھٹکڑی بریاں ایک رتی فی خوراک دینا فائدہ مند ہے۔ یا کشتہ سنگ جراح۔ سفوف مفرح بقدر ایک ماشہ۔ ایکٹریکٹ ہیمے میلس یا حب نیب بہت مفید ہیں۔

اگر بندوق کی گولیاں یا چھرہ وغیرہ پھیپھڑہ میں لگ گیا ہو۔ یہ بہت خطرہ کا مقام ہے۔ جس کی علامات یہ ہیں۔ مریض کو منہ سے بذریعہ تھوک خون آئیگا۔ جس کا رنگ ارغوانی ہوگا۔ سینے میں درد ہوگا۔ کھانسی آئے گی۔ تنفس رکنے لگا۔ اس حالت میں علاوہ دیگر علاج کے ساتھ ساتھ آرنیکا یا ہیمے میلس کا اندرونی

استعمال کرنا مفید ہوگا۔ اگر دل زخمی ہے۔ تو مریض کو ٹنکچر ڈیجی ٹیلس اندرونی طور پر دیں۔

اگر کبھی کسی زخم یا چوٹ کے بعد عام صحت کا اعتدال بھی بگڑتا ہوا معلوم ہو جیسے بخار ہو جانا۔ سردی لگنا۔ بعض اعضا کا پھڑکنا وغیرہ۔ تو ایسی حالت میں علاج بالمثل کے طریق پر ایکونائٹ (بیش) کا استعمال مفید ہوگا۔ لیکن اگر جائے ماؤف پر سخت درد ہو۔ تو ایکونائٹ کے ساتھ بلاڈونا (لفاح) کا استعمال زیادہ مفید ہوگا۔

اگر کبھی زخم وغیرہ میں پیپ پڑ گئی ہو۔ تو ہیپر سلفر دینا چاہئے۔ لیکن جب پیپ نہایت خراب بدبودار ہو گئی ہو۔ تو پھر سلیشیا دینا مفید ہوگا۔ عام طور پر ۶x کی دوا دینا فائدہ مند ہے۔

ناک سے خون بہنا

عام طور پر اگر کبھی معمولی خون نکلے تو چنداں خطرہ نہیں۔ کیونکہ مقامی طور پر سرد پانی یا برف لگانا، ٹکور کرنا یا گرم پانی نتھنوں میں ڈالنا (اسقدر گرم کہ مریض برداشت کر سکے) روغن تارپین سنگھانا۔ پھٹکڑی باریک سفوف کر کے (بریاں کردہ) بطور نسوار استعمال کرنا مفید ہوگا۔

لیکن اگر ناک کی درمیانی دیوار میں سے کسی چھوٹی سی شریان کے پھٹنے سے خون بہہ رہا ہو۔ اس صورت میں وہاں چھوٹا سا ابھار بھی معلوم ہوگا۔ اسوقت مندرجہ ذیل ادویات مفید ثابت ہونگی۔

علاج بالمثل:۔ ایسی حالت میں جبکہ کسی ورید کے پھٹ جانے سے ناک سے خون بہہ رہا ہو یا ایسے لوگوں کو جنہیں عام طور پر جریان خون کا عارضہ ہو یا بڑھاپے کی عمر میں جبکہ عام طور پر عروق میں کمزوری اور خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی اس

قسم کا سبب ہو۔ تو ہمے میلس مدر ٹنکچر استعمال کرنا مفید ہوگا۔

جب کسی چھوٹی شریاں کے پھٹنے سے ناک سے خون بہہ رہا ہو۔ یا سخت غصہ یا جوش کی وجہ سے خون جاری ہوگیا ہو۔ تو ایسی حالت میں ایکونائٹ (بیش) دینا مفید ہے۔ ۳× یا ۶× کوئی سا نمبر دیں۔

جب دماغ میں اجتماع خون کے باعث یا جب خون بہنے سے پیشتر سخت درد سر محسوس ہوا ہو۔ اور کنپٹیوں اور پیشانی پر بوجھ سا محسوس ہو تو بلاڈونا (لفاح) دینا چاہیئے۔ ×۳ یا ×۶ کوئی نمبر دیں۔

اگر کسی چوٹ لگنے سے ناک سے خون بہہ رہا ہو۔ یا سخت قسم کی ورزش اس کا سبب ہو۔ یا دوران بخار میں خون کا جریان ہو تو آرنیکا ۳× یا ×۶ استعمال کرائیں اگر عورتوں میں ماہواری ایام سے متعلق ہو تو فاسفورس ۳×۰ یا پلسٹلا ×۶ دینا مفید ہوگا۔

بکثرت جریان خون کے بعد طاقت برقرار رکھنے کے لئے چائنا مفید چیز ہے۔

علاج بالضد:۔ جوان مریضوں میں جب بحالت شدید بخار یا سخت دردسر میں ناک سے خون جاری ہو جائے۔ تو اسے فوراً بند نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دماغ میں اجتماع الدم کا یہ قدرتی علاج ہے۔ جو طبیعت مدبرہ بدن نے اختیار کیا ہے لیکن اگر خون کثرت سے خارج ہو رہا ہو۔ یا کمزور لوگوں میں ناک سے جریان خون ہو تو اسے فوراً بند کرنا ضروری ہوتا ہے۔

چنانچہ دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر لمبے لمبے سانس کھینچنے سے خون بند ہو جاتا ہے۔ یا سر اور گردن پر سرد پانی ڈالیں یا برف کا تھیلا رکھائیں۔ پاؤں کو گرم کریں ٹنکچر سٹیل سے روئی تر کر کے نتھنوں کے اندر خوب اچھی طرح ٹھونس دیں۔ یا

پھٹکڑی بقدر ۴-۶ رتی ۲ تولہ پانی میں حل کر کے ناک میں پچکاری کرائیں۔ اگر قبض ہو تو اسے رفع کرائیں۔ کیلسیم لیک ٹیٹ بمقدار ۵ یا ۶ رتی دن میں تین چار بار دیں۔ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

کافور بقدر ایک رتی آب گشنیز سبز میں حل کر کے ڈالنا بھی مفید ہے۔ کاغذ سوختہ۔ پھٹکڑی بریاں۔ مازو سوختہ۔ گلنار سوختہ ہموزن ملا کر سفوف کر لیں۔ اور قدرے پانی میں حل کر کے ناک میں ڈالیں۔ کافور، افیون، کندر ہر ایک ایک رتی پانی میں پیس کر ناک میں ڈالیں۔

پھولی ہوئی وریدوں سے جریان خون

عام طور پر بعض لوگوں کی پنڈلیوں کی وریدیں پھول جاتی ہیں۔ ان میں ورید کا حجم بڑھ جانے سے خون کے بہاؤ کو روکنے والے بند نامکمل رہ جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات جریان خون ہو کر مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اگر کبھی کوئی پاس نہ ہو۔ تو خون بکثرت بہہ جانے سے موت واقع ہو جانے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔ فوراً دباؤ ڈال کر خون کو بند کرنے کی کوشش کریں۔ اور مریض کو آرام سے بستر پر لٹا دیں۔ اور اسکی ٹانگیں اونچی رکھیں اور مقامی طور پر برف سے ٹکور کریں۔ اور اندرونی طور پر طریق علاج بالمثل کی ادویات ذیل استعمال کرنا مفید ہے۔

ہیمے میلس۔ سلیشیا۔ فلوریکا وغیرہ

صدمات کا اثر اعصاب پر

ایفکٹ آف انجوریز آن دی نروز

Effect of Injurys on the Nerves

اعصاب کی ماہیت۔ اعصاب۔ عصب کی جمع ہے۔ اور یہ ایک قسم کی

سفید موٹی اور باریک تاریں سی ہیں۔ جو دماغ یا نخاع یا عصبی عقود سے نکل کر تمام جسم میں پھیلتی ہیں۔ جو بدن انسانی میں بجلی کے تاروں کی طرح کام دیتے ہیں۔ انہیں کے ذریعہ تمام تاثرات خارجیہ دماغ کے عصبی مراکز تک پہنچتے ہیں۔ اور پھر وہاں سے تحریکات صادر ہوتی ہیں۔ اعصاب باریک نالیدار ریشوں سے مرکب ہیں۔ جن میں ایک خلص قسم کا مادہ بھرا ہوتا ہے۔

فعل کے لحاظ سے اعصاب دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) اعصاب محسسہ اور (۲) اعصاب محرکہ۔

اعصاب محسسہ۔ یہ وہ اعصاب ہیں جن کے ذریعہ تمام خارجی محسوسات دماغ تک پہنچتی ہیں۔ اور وہاں سے نفس یا عقل کو ان کا ادراک ہوتا ہے۔ یہ اعصاب طبعی طور پر بیرونی موثرات سے متاثر ہوتے ہیں۔ حواس خمسہ ظاہری (دیکھنا۔ سننا سونگھنا۔ چکھنا۔ چھونا) کے اعصاب اسی قسم کے ہیں۔ حسی اعصاب کی شاخیں جو تمام جلد میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس قدر باریک ہوتی ہیں کہ خوردبین کے بغیر دکھائی نہیں دیتیں۔ اور اس کثرت سے جال بنائے ہوئے ہوتی ہیں کہ اگر کہیں بھی سوئی کی نوک لگ جائے۔ تو وہ بھی کسی نہ کسی عصبی شاخ پر ہی لگتی ہے۔ جس سے درد محسوس ہوتا ہے۔ محققین نے ان میں تاثیرات کی رفتار کے متعلق یعنی قوت حسہ کی رفتار سنتالیس گز فی سیکنڈ کا اندازہ لگایا ہے۔

اعصاب محرکہ۔ یہ وہ اعصاب ہیں جو عصبی مراکز (دماغ۔ نخاع۔ اور عقود) سے پیدا شدہ تاثرات کو جسم کے ان حصوں میں پہنچاتے ہیں۔ جہاں کہ وہ خود پھیلتے ہیں۔ انہیں سے تمام حس و حرکت واقع ہوتی ہے۔ یہ قوت ارادی اور دیگر موثرات سے منفعل ہوتے ہیں۔ اور عضلات کو حرکت دیتے ہیں۔ ان میں تحریک کی رفتار تخمیناً سینتیس ۳۷ گز فی سیکنڈ ہوتی ہے۔

اعصاب پر صدمات کا اثر :۔ اعصاب کی اسقدر مختصر تشریح و افعال معلوم ہو جانے کے بعد یہ جاننا چاہیئے۔ کہ جب بدن انسان کے کسی حصہ میں اندرونی یا بیرونی طور پر کسی قسم کا صدمہ پہنچتا ہے۔ تو وہاں کے حسّی اعصاب المناک ہو کر جاسوسی کے طور پر فوراً اسکی اطلاع اپنے مرکز دماغ میں پہنچاتے ہیں۔ جہاں سے اسکے اندفاع اور انسداد کے لئے اعصاب محرکہ کی ڈیوٹی مقرر ہے۔ وہ عضلات و عروق دمویہ میں تحریک کرتے ہیں۔ جس سے تمام نظام جسمانی میں ایک قسم کا ہیجان اور اضطراب پیدا ہو جاتا ہے عضلات میں یا تو کپکپی پیدا ہو جاتی ہے۔ یا سکڑ کر رہ جاتے ہیں۔ اور دورانِ خون تیز ہو جانے سے مقام ماؤف پر اجتماع الدم ہونے لگتا ہے۔

اعصاب کا احساس اور طبیعت کا اضطراب صدمات کی نوعیت اور انکی خفت و شدّت پر منحصر ہے۔ اگر صدمہ خفیف ہوگا۔ تو اس کا احساس بھی خفیف ہوگا۔ اور طبیعت مدبرہ بدن میں اضطراب بھی نہیں ہوگا۔ اور وہ اسکا مقابلہ بھی معمولی کرے گی۔ جو فوراً رفع ہو جائے گا۔ اسکی مثال اس طرح ہے۔ کہ مثلاً ایک شخص نے دوسرے کو معمولی تھپڑ لگایا۔ یا کسی کو گر پڑنے سے معمولی سی چوٹ آئی۔ تو اگرچہ اس تھپڑ یا چوٹ کا احساس تو ہوگا۔ لیکن خفیف ہوگا۔ جس سے مقام ماؤف وقتی طور پر دوران خون کی تیزی سے سرخ ہو جائے گا۔ مگر وہاں اجتماع خون نہ ہونے کے باعث تھوڑی دیر میں خون منتشر ہو جائے گا۔ اور سرخی بھی جاتی رہے گی۔ اور نہ ہی احساس باقی رہے گا۔

اگر صدمہ شدید ہوگا۔ اور جس قدر شدید ہوگا۔ اسی قدر اس کا احساس بھی شدید ہوگا۔ اور طبیعت مدبرہ بدن کی طرف سے اس کا مقابلہ بھی اسی قدر شدید اور مستقل ہوگا۔ اگرچہ اس کا نتیجہ ہلاکت ہی کیوں نہ ہو۔ درد کا احساس بھی بہت زیادہ ہوگا اور وہاں خون کی آمد بھی کثرت سے ہوگی۔ جس وجہ سے وہاں اجتماع الدم ہونے

لگے گا۔

پس اعصابی احساس کے مختلف درجے ہیں۔ جو الگ الگ ناموں سے موسوم کئے جاتے ہیں چنانچہ اگر اعصاب کا احساس بہت تیز ہو گا۔ تو اسے درد کہتے ہیں اور اگر اس سے کچھ کم احساس ہو گا۔ تو اسے سوزش کا نام دیا جاتا ہے۔ اور اگر اس سے بھی کم احساس ہو۔ تو اسے خارش کہا جاتا ہے۔ اور اگر بالکل معمولی احساس ہو۔ تو اسے بے چینی کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔

بعض صدمات اسقدر شدید اور زبردست ہوتے ہیں۔ کہ ان کے اثر سے اعضاء کی حس و حرکت بھی زائل ہو جاتی ہے۔ اور بسا اوقات ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے

اصول علاج:۔ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ کہ صدمات کے اثر انداز ہونے سے اعصاب ذکی الحس ہو جاتے ہیں۔ جس سے درد ہوتا ہے۔ اسلئے ان کا علاج بالضد یہ ہے کہ اعصاب کے احساس کو کم کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور اس غرض کے لئے ایسی ادویات کام میں لائی جائیں جو مسکن اور مخدر اعصاب ہوں۔ جیسے برف کا ٹھنڈا پانی اسپرٹ۔ شراب دیسی یا انگریزی۔ کوکنار یعنی پوست خشخاص وغیرہ لگانا یا اس سے ٹکور کرنا۔ سفوف مسکن ۴ سے ۶ رتی۔ سفوف احمر ۴ رتی۔ سفوف بیشی ۱/۲ ایک رتی میں سے کوئی ایک کھلانا۔ لیکن اگر مریض صدمہ سے کمزور اور نڈھال ہو رہا ہو۔ تو اس صورت میں مقویات کا استعمال مفید ہو گا۔ جیسے سفوف مفرح۔ مفرح یاقوتی۔ سپرٹ امونیا ایرومیٹک۔ ٹنکچر مسک وغیرہ۔

علاج بالامالہ یہ ہے۔ کہ طبیعت کا رجحان کسی دوسری طرف مائل کر دیا جائے تاکہ مقام ماؤف کے اعصاب کیطرف طبیعت مدبرہ بدن کی توجہ ہٹ جانے سے سکون پیدا ہو جائے۔ جیسے گرم ٹکور یا سینک وغیرہ کرنا۔

اعصاب اگرچہ تمام جسم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن ان کا مرکز دماغ اور نخاع

(حرام مغز) ہے۔ جن سے ہر قسم کی حس و حرکت کے احکام اور افعال صادر ہوتے ہیں۔ اسلئے صدمات کا ذکر علیحدہ علیحدہ طور پر کیا جاتا ہے۔ پہلے دماغ کے صدمات کو اور اسکے بعد ہر ایک عضو کے صدمات کو ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے۔

صدمات الدماغ و نخاع

انجوریز آف دی برین اینڈ سپائنل کارڈ

Injurys of the Brain and Spainal cord

دماغ اگرچہ اعضاء رئیسہ میں سے ایک اعلیٰ عضو ہے اور حواس خمسہ ظاہری و باطنی اور قوائے عقلیہ کا مدار اور منبع ہے۔ مگر نہایت نازک اور نرم ہے۔ صدمات اور حادثات سے اسقدر متاثر ہوتا ہے۔ کہ اسکے افعال اور قویٰ میں تغیر واقع ہو جاتا ہے۔ حواس بجا نہیں رہتے۔ قوائے عقلیہ مختل ہو جاتے ہیں۔ سخت صدمہ کی صورت میں بیہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ اور تمام ارادی و اختیاری حرکات مسدود و موقوف ہو جاتی ہیں۔

بیہوشی کے اسباب

یوں تو بیہوشی کے بہت سے اسباب ہیں۔ مثلاً

(۱) بعض دماغی امراض۔ جیسے سکتہ دموی۔ سکتہ شمسی (لو لگنا) صرع (مرگی) اختناق الرحم (باد گولہ) دماغ کی رسولی وغیرہ

(۲) بعض تنفس کے امراض۔ جن سے سانس رکتا اور دم گھٹتا ہے۔ جیسے پھانسی لگنا۔ زہریلی گیس یا ہوا سے دم بند ہونا۔ پانی میں ڈوبنا وغیرہ۔

(۳) بعض قلبی امراض۔ جیسے دل کے فعل کی کمزوری اور غشی وغیرہ

(۴) بعض سخت قسم کے بخار۔ جیسے محرقہ ہذیانی۔ حمیٰ غشیہ وغیرہ

(۵) بعض کلوی (گردوں) کے امراض۔ جیسے بول کا زہر خون میں سرایت کر جانا۔

ذیابیطس - سمیت بول وغیرہ

(۶) بعض سمیات یعنی زہریلی اشیاء اور مسکرہ چیزوں کا استعمال - جن سے اعضائے رئیسہ ماؤف ہو جاتے ہیں۔

(۷) بعض اوقات شدید غم و ہم وغیرہ سے بھی غشی اور بیہوشی طاری ہو جاتی ہے مگر ان کے علاوہ ضربہ و سقطہ بھی مشہور اور عام سبب ہیں - جن سے دماغ کو سخت جھٹکا لگتا ہے۔ اور وہ ہل کر بیہوشی کا موجب ہوتا ہے۔ یا اعصاب کو سخت اذیت پہنچتی ہے - یا دل ہل جاتا ہے۔ اور غشی طاری ہو جاتی ہے - یا احشائے شکم مثلاً جگر یا تلی ماؤف ہو جاتے ہیں - یا کوئی رگ پھٹ جاتی ہے - جس سے بہت سا جریانِ خون ہو جاتا ہے - اور درد نہایت شدت سے ہوتا ہے۔

بے ہوشی کی تشخیص

جب کوئی آدمی بے ہوشی کی حالت میں پایا جائے - تو اس کا علاج کرنے کے لئے لازمی ہے۔ کہ بے ہوشی کے سبب کو دور کیا جائے - اور اسکے مطابق علاج کیا جائے - چونکہ بے ہوشی کے اسباب مختلف ہیں - اس لئے ان کی تشخیص کرنا نہایت ضروری امر ہے۔

اگر بے ہوش آدمی کے متعلق معلوم ہو کہ وہ پہلے کسی مرض میں مبتلا تھا - تو اسکی بے ہوشی کی وجہ وہی مرض قرار دی جا سکتی ہے - جو اسے لاحق ہے۔ اور اس کا حال اسکے تیمار دار اور لواحقین سے معلوم ہو سکتا ہے۔

اور اگر تندرست آدمی اچانک بے ہوش ہو گیا ہو - تو اسکے اسباب تین طرح سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔

اوّل پاس کے آدمیوں سے پوچھ کر معلوم کریں - کہ وہ کیوں اور کس طرح بیہوش ہوا ہے - دوم بے ہوش کے اردگرد کی چیزوں کو غور سے دیکھنے اور تدبیر کرنے

سے اسکی بے ہوشی کا سبب معلوم ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر اسکے پاس کوئی کاغذ وغیرہ پڑا ہو۔ یا کھانے کی کوئی چیز پڑی ہو۔ تو خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ کوئی زہریلی چیز کھانے سے بیہوش ہوا ہے۔ اور اگر قریبی کاغذ کا بغور امتحان کیا جائے۔ تو اس سے لگی ہوئی چیز سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ زہریلی چیز کے کھائے جانے کا گمان صحیح ہے۔ اگر مریض بے ہوش کے قریب کوئی خالی بوتل یا شیشی پڑی ہو۔ تو خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ شراب پی کر بے ہوش ہوا ہے یا تیزاب وغیرہ۔ شیشی کو سونگھنے اور دیکھنے سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

اگر اسکے پاس افیون کی ڈبیہ پڑی ہو۔ تو یہ سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ وہ افیون کھا کر بے ہوش پڑا ہے۔ اور ڈبیہ کا معائنہ کرنے سے اس امر کا یقین کیا جا سکتا ہے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ افیون کھانے کا عادی ہو۔ اور اسکو کسی وجہ سے افیون نہ مل سکے۔ اور اسی صدمہ سے بے ہوش ہو گیا ہو۔ کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ افیون کے نشہ کے عادی لوگوں کو افیون نہ ملے تو وہ بیقرار ہو کر بے ہوش سے ہو جاتے ہیں۔

کسی بے ہوش کے پاس اگر کوئی چیز پڑی ہوئی ملے تو اسے سنبھال کر رکھنا چاہیئے کیونکہ وہ تشخیص میں بڑی مدد دیتی ہے۔

اگر کوئی آدمی سیڑھیوں کے پاس بے ہوش پڑا ہو تو اس صورت میں یہ تشخیص بھی کیا جا سکتا ہے۔ کہ یہ سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے بے ہوش ہوا ہوگا۔

بے ہوش کا جسمانی معائنہ کرنے سے بھی بے ہوشی کے اسباب معلوم ہو سکتے ہیں۔ اسلیئے اسکے سر اور دوسرے اعضائے جسمانی کا اچھی طرح سے معائنہ کرنا چاہیئے تاکہ جہاں کہیں چوٹ اور زخم کے نشانات موجود ہوں۔ وہ معلوم ہو جائیں۔ کچلی ہوئی

یا چوٹ زدہ جگہ متورم ہونے کی وجہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔ زخمی عضو کا خون بہنے اور رگڑے ہوئے حصہ کی جگہ سے کپڑا پھٹنے وغیرہ نشانات سے معلوم ہو سکتا ہے لیکن بظاہر کوئی نشان معلوم نہ ہوتا ہو تو اس حالت میں مریض کو بغور دیکھیں۔ کیونکہ بے ہوش اکثر بار بار اپنے ہاتھ کو کسی خاص جگہ پر لگاتا یا لے جاتا ہے۔ جس سے جائے ماؤف معلوم ہو سکتی ہے۔ الغرض مریض بیہوش کو غور سے دیکھنے سے بیہوشی کے اسباب معلوم ہو سکتے ہیں۔

(۱) اگر اسکے سر پر چوٹ کا نشان ہو۔ تو صدمۂ دماغ کا گمان ہو سکتا ہے جسکی وجہ سے وہ بے ہوش ہوا ہے

(۲) اگر چوٹ کے علاوہ خراٹے سے سانس لے رہا ہو۔ اور اس کا چہرہ ایک طرف کو کھچا ہوا معلوم ہو۔ اور اسکی آنکھ کی پتلیاں تنگ ہوں۔ تو ایسی بے ہوشی کا سبب عام طور پر دماغ کا دب جانا (ضغطۃ الدماغ) ہوا کرتا ہے۔

(۳) اگر اسکے کانوں اور نتھنوں سے خون جاری ہو تو پیندے کی ہڈی (عظم الوتد) کے ٹوٹنے پر دلالت کرتا ہے۔ اور بے ہوشی کا سبب اس ہڈی کا ٹوٹنا ہے۔

(۴) اگر اسکے جسم کی کوئی بڑی رگ زخمی ہو جانے سے بہت سا خون خارج ہو گیا ہو جس سے وہ نہایت کمزور اور نڈھال ہو گیا ہو اور اسکے چہرے پر زردی چھا گئی ہو۔ تو اس بے ہوشی کا سبب وہی جریان خون سمجھنا چاہیے۔

(۵) اگر اسکے جسم پر بظاہر کسی ضرب و زخم کے نشان نہ ہوں۔ اور وہ گہری بیہوشی میں پڑا ہو۔ اس کا بدن گرم۔ چہرہ سرخ۔ اور ایک طرف کو کھچا ہوا ہو۔ سانس خراٹے سے لیتا ہو۔ آنکھوں کی پتلیاں روشنی کے اثر سے سکڑتی ہوئی نہ ہوں۔ تو اس کو مرض سکتہ میں گرفتار سمجھنا چاہیے۔ اور اسکی بے ہوشی کا سبب سکتہ تصور ہوگا

اسی طرح مریض کے سانس کی بو سے بھی اسکی بے ہوشی کے اسباب معلوم

ہو سکتے ہیں۔

(۱) اگر مریض کا سانس تیز ہو۔ اور اسکے منہ سے شراب کی بو آئے۔ اس کا چہرہ اور آنکھیں سُرخ۔ نبض پُر اور تیز چلتی ہو۔ تو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ وہ شراب پینے سے بے ہوش ہوا ہے۔

(۲) اگر مریض بے ہوش کا سانس بہت سُست اور آہستگی سے آرہا ہو۔ اور اسکی آنکھوں کی پتلیاں بہت سکڑی ہوئی ہوں۔ تو اسکی بے ہوشی کا سبب افیون قرار دیا جا سکتا ہے۔

بیہوشی کا علاج

پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ بے ہوشی کے مختلف اسباب ہیں۔ جن کی موٹی موٹی علامات بتائی جا چکی ہیں۔ اسلئے اسکا اصل علاج تو یہ ہے۔ کہ اسباب کو رفع کیا جائے۔ مثلاً اگر کسی مرض کی وجہ سے بیہوش ہے۔ تو اس مرض کا علاج کیا جائے۔ اگر کسی ضرب و زخم کی وجہ سے تو ضرب کے لئے سینک ٹکور اور زخم کیلئے مرہم پٹی کی جائے۔ جیسا امراض جلد میں بیان کیا گیا ہے۔

اگر کسی زہریلی دوا کے کھانے سے یا شراب پینے سے بیہوشی طاری ہے۔ تو اسکے ازالہ کی تدبیر کریں۔ جن کا ذکر آئندہ صفحات میں "سمیات" کے تحت کیا جائیگا اس کا عام علاج یہ ہے۔

(۱) سب سے پہلے اسکو چت لٹائیں اور جسم کے تمام کپڑے ڈھیلے کر دیں۔ اگر کوٹ وغیرہ پہنا ہوا ہو۔ تو اس کے بٹن وغیرہ ڈھیلے کر دیں۔ تاکہ اس کے تنفس اور دورانِ خون میں رکاوٹ نہ رہے۔

(۲) اگر اسکے سر پر چوٹ لگی ہو۔ اور اس کا چہرہ دورانِ خون کی تیزی کی وجہ سے سُرخ ہو۔ تو اس کا سر کسی قدر اونچا کر دیں۔ تاکہ سر کا خون نیچے چلا جائے

اور اسکی ٹانگوں اور پاؤں پر گرم پانی یا اینٹ وغیرہ سے سینک کریں۔ تاکہ اس طرف دوران خون تیز ہو جائے۔

(۳) اگر اسکو کسی دوسرے عضو پر چوٹ لگی ہو۔ اور اس کا چہرہ کمی خون کی وجہ سے زرد ہو رہا ہو۔ تو اس کا سر کسی قدر نیچا کر دیں۔ تاکہ خون سر کی طرف تیز ہو جائے۔

(۴) اگر اسکو قے ہونے کا خطرہ ہو تو اس کا سر ایک طرف کو گھما دیں۔ تاکہ مادہ قے نکلنے میں رکاوٹ نہ ہو۔ ورنہ مادہ قے ہوا کی نالی میں چلا جائے گا۔ جس سے دم بند ہو کر موت واقع ہونے کا خطرہ ہے۔

(۵) اسکو ہوش میں لانے کے لئے کوئی تیز خوشبو یا لخلخہ سنگھائیں یا اسکے پاؤں کو بہت گرم کریں۔ یا اسے حقنہ (پچکاری) کر دیں۔ یا اسکے منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دیں۔

اور جب ہوش میں آجائے تو اُسے گرم گرم دودھ پلائیں اگر ضرورت ہو تو چائے وغیرہ بھی دے سکتے ہیں۔

دماغ کا ہل جانا (تزعزع الدماغ)

کن کشن آف دی برین ــ Con cassion of the Brain

ماہیت و اسباب مرض ۔ ضربہ و سقطہ (یعنی گر کر چوٹ لگنے یا زور کا دھکا لگنے) سے دماغ کو جھٹکا لگتا ہے۔ اور ہل جاتا ہے۔ جس سے اسکے افعال میں نقص واقع ہوتا ہے۔ جھٹکے کے اثر سے شروع میں دماغ کا خون بھی کم ہو جاتا ہے۔ نزائیں مفلوج ہو جاتی ہیں۔ دل اور پھیپھڑے بھی مشارکت کی وجہ سے متاثر ہو کر اپنے فعل میں کمزور ہو جاتے ہیں۔ لیکن تھوڑی دیر بعد دوران خون سر کی طرف تیز ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے حادثے آج کل عموماً ریل گاڑیوں اور موٹروں وغیرہ کے

تصادم سے مسافروں اور سواریوں کو پیش آتے رہتے ہیں۔

علامات مرض۔ صدمہ کی خفت اور شدت کے لحاظ سے علامات میں کمی بیشی ہوتی ہے۔

خفیف صدمہ میں مضروب کا سر چکراتا ہے۔ اور اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ حواس پریشان ہو جاتے ہیں۔ ضعف اور غشی کے سبب کھڑا نہیں رہ سکتا۔ کپکپی سی لگ جاتی ہے۔ کانوں میں شور و غل سنائی دیتا ہے جی متلاتا ہے۔ اور قے آتی ہے۔ آخر کار مضروب دو چار دن تک صحت یاب ہو کر بحال ہو جاتا ہے۔

شدید صدمہ پہنچنے پر مضروب بالکل بیہوش پڑا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ہلانے جلانے کی حالت میں ذراسی ہوں۔ ہاں کر دیتا ہے۔ مگر ہوش میں نہیں آتا۔ آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں۔ دل کے ضعیف ہو جانے کی وجہ سے نبض کمزور چلتی ہے۔ اور دوران خون میں سستی واقعہ ہونے سے جسم کا رنگ پھیکا ہو جاتا ہے۔ اور چھونے سے ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے۔ سانس بہت آہستہ آہستہ آتا ہے۔ عضلات سست ہو جاتے ہیں۔ جس سے ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اور بول و براز بے خبری میں بلا ارادہ خارج ہو جاتا ہے۔

مضروب کی یہ حالت چند منٹ سے چند گھنٹوں تک رہتی ہے۔ پھر وہ صحت ہونے لگتا ہے۔ دوران خون درست ہو کر جسم گرم ہو جاتا ہے۔ نبض تمتلی (بھری ہوئی) چلتی ہے۔ بیہوشی رفع ہو جاتی ہے۔ اور دو چار دن تک تندرست ہو جاتا ہے۔ لیکن تندرستی کے بعد بھی حواس میں سے کسی نہ کسی حس میں کچھ نہ کچھ نقص رہ جاتا ہے۔ مثلاً گویائی (بولنے کی قوت) شنوائی (سننے کی قوت)

یا بینائی (دیکھنے کی قوت) میں فرق آجاتا ہے۔ یا قوائے جسمانی و شہوانی میں کمزوری ہو جاتی ہے۔

نہایت شدید صدمہ میں مضروب مردے کی طرح بالکل بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے۔ سارا جسم نہایت ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اور ٹھنڈے پسینہ سے تر ہو جاتا ہے۔ سانس نہایت آہستہ اور ٹھنڈا آتا ہے۔ اور نبض اسقدر کمزور چلتی ہے۔ کہ چلتی ہوئی معلوم ہی نہیں ہوتی۔ ایسی حالت کا انجام ہلاکت ہوتا ہے

علاج۔ علاج کے لئے پہلے ذیل کی تجاویز پر غور کریں (۱) بیہوشی کیحالت میں مضروب کو ہوادار کمرے میں بالکل آرام سے لٹائے رکھیں۔ اور اسکے پاس کسی قسم کا شور و غل نہ ہونے دیں۔ (۲) اسکے جسم کے تمام کپڑے ڈھیلے کر دیں اور کوٹ، واسکٹ، قمیص وغیرہ کے بٹن کھول دیں تاکہ دورانِ خون میں رکاوٹ نہ ہو۔ (۳) اسکے سر کو اونچا رکھیں۔ اور اسپر متواتر سردی پہنچائیں۔ (سرد پانی یا برف رکھائیں) برف باندھیں یا صندل اور کافور حسب ضرورت گلاب میں گھس کر اس میں کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں۔ اور کپڑے کو خشک نہ ہونے دیں۔ بار بار تر کرتے رہیں۔ اس عمل سے یہ غرض ہے۔ کہ اسکے سر کی طرف دورانِ خون کم ہو جائے۔ (۴) اگر اس کا جسم ٹھنڈا ہو جائے۔ تو اس کو گرم کرنے کی تدابیر کریں مثلاً اسکے تمام جسم کو کمبل یا لحاف سے لپیٹ دیں۔ اور اس کی بغلوں اور رانوں میں گرم پانی کی بوتلیں رکھوائیں (۵) جب مضروب کو ہوش آجائے۔ تو اسے تھوڑا تھوڑا دودھ پلائیں۔

علاج بالضد۔ مفرحات مثلاً سفوف مفرح ۲ ماشہ، سفوف دیحال ۱/۲ ایک رتی، مفرح یاقوتی ۴ ماشہ، جوارش مفرح ۳ ماشہ (ان کے نسخے دیکھو کتاب مکشوفات طب جدید) خمیرہ گاؤزبان ۴ ماشہ دن میں دو تین خوراک ہمراہ مناسب اشربہ

دیں۔ یعنی سردیوں میں گرم دودھ سے اور گرمیوں کے موسم میں عرق گاؤزبان یا عرق بیدمشک سے کھلائیں۔ نیز مضروب کو قبض نہ ہونے دیں۔ رفع قبض کے لئے حب منقی دو یا تین عدد، خمیرہ ترپن تین ا سے ۲ تولہ تک ہمراہ پانی دیں۔ یا سفوف مبارک دو ماشہ کھلائیں۔

علاج بالمثل۔ یعنی ہومیوپیتھک علاج۔ اگر سر پر چوٹ لگی ہو تو آرنیکا میلوشن میں کپڑا تر کر کے اسکے سر پر رکھیں۔ پہلے گرم پانی میں لوشن تیار کریں۔ اور جب سر گرم ہو جائے تو پھر سرد پانی استعمال کریں۔

ترکیب یہ ہے۔ آرنیکا ا ڈرام (۲½ ماشہ) پانی ایک پائنٹ (تقریباً آدھ چھٹانک) ملائیں۔ ذیل کی مختلف علامات کے اظہار پر ذیل کی بالمثل ادویات استعمال کریں

(۱) ہذیان، بے قراری۔ اعصاب کے پھڑکنے اور آنکھیں سرخ ہونے کیحالت میں بلاڈونا ۳x۔۳۰x دن میں تین خوراک ہمراہ صاف پانی دیں

نوٹ:۔ x سے مراد۔ ایک اور دس کی نسبت تصور فرمائیں۔ یعنی دوا ایک حصہ (اتولہ) شوگر آف ملک ۹ حصہ ملائیں۔ یہ ۱x ہے۔ اسی طرح نمبر بناتے چلے جائیں۔ مقدار خوراک ۱۔ ۲ رتی تک ہر دوا کی ہے

(۲) تشنج، بے ہوشی، آنکھوں کا اندر دھنس جانا۔ سانس میں رکاوٹ ہو تو سائی کوٹیا ۶x۔۳۰x دیں۔

(۳) سخت کمزوری اور غشی کی حالت میں ڈیجی ٹیلس ۳x۔۳۰x مفید ہے۔

(۴) اگر مضروب ایک طرف سے دوسری طرف سر مارے اور خراٹے دار سانس لے۔ تو ہائیوسائمس ۳x۔۳۰x استعمال کریں۔

دماغ کا دب جانا۔ ضغطۃ الدماغ

کمپریشن آف دی برین Compression of the Brain

ماہیت و اسباب مرض۔ سر پر سخت چوٹ لگنے سے کھوپری کی ہڈی ٹوٹ کر یا جریان خون ہو کر دماغ پر دباؤ پڑ جاتا ہے۔ جس سے اسکے افعال میں خلل پڑ جاتا ہے۔ یا کبھی لڑائی میں سر پر بندوق کی گولی لگ کر کھوپری میں داخل ہو جانے یا دماغ میں رسولی پیدا ہو جانے سے بھی دماغ دب جاتا ہے۔

علامات۔ چونکہ اس مرض میں ترضرض الدماغ کی طرح سخت بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ اسلئے ان دونوں امراض میں فرق کرنے کے لئے علامات ممیزہ کے جاننے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ہر دو کی علامات فارقہ درج ذیل ہیں۔

دماغ کا دب جانا	دماغ کا ہل جانا
(۱) مریض کی نبض صلب ہوتی ہے	(۱) مریض کی نبض باریک ہوتی ہے۔
(۲) آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں	(۲) آنکھوں کی پتلیاں سکڑی ہوئی ہوتی ہیں
(۳) مریض خراٹے سے دم لیتا ہے کیونکہ اس کا تالو مفلوج ہو جاتا ہے۔	(۳) مریض آہستہ آہستہ سانس لیتا ہے کیونکہ تالو مفلوج نہیں ہوتا
(۴) مریض کو قے نہیں آتی خواہ قے آور ادویات دیں۔	(۴) مریض کو قے آتی ہے جو کہ اچھی علامت ہے۔
(۵) پسینہ گرم آتا ہے۔	(۵) پسینہ سرد آتا ہے۔
(۶) حواس خمسہ بالکل قائم نہیں رہتے۔	(۶) حواس خمسہ کسی حد تک قائم رہتے ہیں مثلاً مریض سن سکتا ہے سونگھ سکتا ہے
(۷) انتڑیاں بالکل سست حتیٰ کہ قبض کشا	(۷) انتڑیوں کا فعل ڈھیلا اور بعض اوقات

ملیں دوا دینے سے بھی پاخانہ نہیں آتا

(۸) مریض کوئی چیز بالکل نہیں نگل سکتا

(۹) آدھے جسم کے عضلات مفلوج ہو جاتے ہیں۔ لیکن آخر پر تمام جسم کے حصص مفلوج ہو جاتے ہیں

(۱۰) مریض بالکل نہیں بول سکتا۔ خواہ کتنی اونچی آواز کانوں میں دی جاوے

پاخانہ نکل جاتا ہے۔

(۸) مریض مشکل سے کچھ نگل سکتا ہے۔

(۹) مرض سے کام کرنیوالے عضلات اگرچہ کمزور ہو جاتے ہیں لیکن پھر بھی بوجہ نہ مفلوج ہونے کے سکڑ سکتے ہیں۔

(۱۰) مریض مشکل کے ساتھ دو حرفی لفظ مثلاً ہاں یا نہ میں جواب دے سکتا ہے۔

علاج :۔ مریض کو آرام سے لٹا دیں۔ اور اس کے پاس کسی قسم کا شور و غل نہ ہونے دیں۔ اس کا سر اونچا رکھیں۔ اور سر کے بال اتروا کر جائے ماؤف کا معائنہ کریں۔ اگر سخت چوٹ کے سبب کھوپری کی ہڈی ٹوٹ کر دماغ میں گھس گئی ہو۔ تو اسکو کسی اوزار سے اوپر اٹھا کر برابر کر دیں۔ اگر گولی لگی ہو تو اسے موچنے سے باہر نکال دیں۔ اور اگر اسکے ساتھ ہڈی کے ریزے بھی ہوں۔ تو ان کو بھی اسی طرح نکال دیں۔ اور زخم کو صاف کر کے اسپر مرہم پٹی کریں۔ مریض کو ہوش میں لانے کے لئے ان تدابیر کو کام میں لائیں۔ جو بے ہوشی کے علاج میں تحریر ہوئیں۔ اور مریض کی طاقت کو ہر وقت ملحوظ رکھیں۔ ہوش کی حالت میں دودھ، انڈا، شوربہ، یخنی وغیرہ زود ہضم مقوی اور مفرح اغذیہ دیں۔ اور مفرح ادویات مثلاً سفوف مفرح، مفرح یاقوتی، جوارش مفرح، فندق شباب وغیرہ دیں۔ لیکن بے ہوشی کی صورت میں ایسی اغذیہ و ادویہ کو سیال صورت میں بنا کر دینا چاہیے۔ یا بذریعہ حقنہ معاء مستقیم میں پہنچائیں۔ تاکہ وہ جذب ہو کر دورانِ خون میں مل جائیں۔ اور طاقت قائم رہے۔

علاج بالمثل۔ بے ہوشی کی حالت میں آرنیکا مدر ٹنکچر کے ایک دو قطرے

شیشے کی سلائی سے لگاکر ایک ایک گھنٹہ بعد مریض کی زبان پر لگائیں۔

(۲) جب ہوش آکر مریض کو بخار ہو جائے۔ تو آرنیکا کے ساتھ ایکونائٹ یکے بعد دیگرے دیں۔ مگر جب دماغی فتور کا شبہ ہو، مریض کا چہرہ سُرخ اور سر میں درد ہو رہا ہو۔ تو ایسی حالت میں بلاڈونا اور ایکونائٹ یکے بعد دیگرے دینا مفید ہو گا (۳x یا ۶x استعمال کریں)

(۳) مریض کا سانس خراٹے سے آتا ہو۔ قبض ہو تو اوپیم استعمال کریں۔

(۴) جب شدید یا خفیف سا ہذیان بھی ہو۔ تو ہائیوسائمس مفید ہو گا۔

دماغ کی خراش۔ سحج الدماغ

سیریبرل اِرّی ٹیشن۔ Cerebral Irritation

ماہیت و اسباب مرض۔ سر پر چوٹ لگنے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی کی نوک اور خون کے لوتھڑے کی خراش سے دماغ کی خاکی بناوٹ پر خراش ہو جاتی ہے جس سے خاص قسم کی علامات وقوع میں آتی ہیں اور دماغ کے پرورشی افعال اور قوائے عقلیہ میں فتور واقع ہو جاتا ہے

علامات مرض۔ مریض ایک خاص وضع کے ساتھ چوٹ لگی ہوئی طرف پر ہاتھ پاؤں سکیڑے مٹھیاں بند کئے ہوئے اور گھٹنے پیٹ کے ساتھ لگائے ہوئے ٹیڑھی طرح پڑا رہتا ہے۔ مگر بے چینی سے اِدھر اُدھر کروٹیں بدلتا رہتا ہے۔ منہ کو ڈھانپے رکھتا ہے۔ آنکھیں بند کئے رہتا ہے۔ اگر اس کی آنکھ کے پپوٹوں کو خود کھولنے کی کوشش کی جائے۔ تو پھر زور سے بند کر لیتا ہے۔ گویا روشنی سے نفرت کرتا ہے۔ چنانچہ اس کی آنکھ کی پتلیاں بھی سکڑی ہوئی ہوتی ہیں جسم کا لمس سرد اور رنگ زرد ہوتا ہے

نبض باریک ۔ کمزور ۔ سست ہوتی ہے ۔ مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے ۔ اور کسی بات کا جواب نہایت بدمزاجی اور تیوڑی چڑھا کر دیتا ہے ۔ جب سویا ہوا ہو تو دانت پیستا ہے ۔

انجام مرض ۔ اس مرض کا انجام عموماً بخیر ہوتا ہے ۔ باقاعدہ علاج ہونے پر تین چار ہفتہ میں مریض رو بصحت ہو جاتا ہے ۔ مگر بعض اوقات بعض مریضوں میں دماغی نقص رہ جاتا ہے ۔

علاج :۔ مریض کو اندھیرے کمرے میں آرام سے رکھیں ۔ سر کے بال اتروا کر جائے ماؤف کا معائنہ کریں ۔ ہڈی کی نوک یا خون کا لوتھڑا جو خراش کر رہا ہو اسے نکال دیں ۔ بعدہٗ سر پر برف بندھوائیں یا ٹھنڈے پانی سے سر کو تر رکھیں ۔ تاکہ عروق دمویہ سکڑ کر وہاں خون کی آمد کم ہو جائے ۔ قبض نہ ہونے دیں ۔ اگر قبض ہو جائے تو حب منقی دو یا تین عدد کھلائیں ۔ غذا زود ہضم دیں ۔ مندرجہ ذیل نسخہ بھی مفید ہے ۔

پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ کابلی ۔ ہلیلہ سیاہ ایک ایک تولہ، اسطوخودوس ڈیڑھ تولہ، مغز بادام دو تولہ، تخم خشخاش دو تولہ سب کو باریک پیس کر دو چند شہد کے ہمراہ معجون بنائیں ۔ اور ایک تولہ صبح ایک تولہ شام ہمراہ مناسب اشربہ دیں

ابتدائے مرض میں سفوف بیشی ملہ ایک ایک رتی صبح و شام یا سفوف لفاجی ۲ ایک ایک رتی ۔ سفوف ایودی مفید دوائیں ہیں ۔ بے ہوشی رفع کرنے کے لئے اکسیر شفا یا سفوف عشر کی نسوار دیں ۔ ہر سہ برومم بقدر ۴ رتی دن میں دو خوراک دینا بھی مفید ہے ۔

علاج بالمثل :۔ اگر مرض کا باعث چوٹ یا صدمہ ہو تو آرنیکا ۶× ہر گھنٹہ بعد دیں ۔ جب کمزوری زیادہ ہو اور سر کی پچھلی جانب اور گردن میں درد ہو ۔ تو

ہیلی بورس نائیگر ۶x (Helle Borus Nigar 6x) ہر نصف گھنٹہ بعد دیں جب مریض کی پتلیاں پھیلی ہوئی ہوں۔ اور منہ سُرخ ہو۔ ہذیانی علامات اور تنہائی پسند کرے تو بلاڈونا ۶x (Bell 6x) ہر گھنٹہ بعد دیں۔ علاوہ ازیں برائی اونیا ۶x (Bryonia 6x) ایکونائٹ ۶x (Aconite 6x) سلفر ۶x (Sulphur) اور ایپس ۶x (Apis) بہت مفید دوائیں ہیں۔

اگر مرض سل کی وجہ سے ہو جسے سوزش سلی کہا جا سکتا ہے۔ تو اس حالت کے لئے ایکونائٹ، بلاڈونا، ہائیوسائمس، برائی اونیا۔ کیپرم سائی نیٹ جیسی نیم مفید اور مجرب ادویات ہیں۔ طب جدید کی ادویات سفوف بیشی، سفوف لقاحی حب سیکران، سفوف احمر بھروسہ کی ادویات ہیں۔

حرام مغز کا ہل جانا۔ تحرک النخاع!

کن کشن آف دی سپائنل کارڈ

(Concussion of the Spinal card)

اس مرض کو صدمۃ النخاع بھی کہہ سکتے ہیں۔

ماہیت و اسباب مرض:۔ جس طرح کسی اونچی جگہ سے گرنے یا زور کا دھکا لگنے یا کودنے سے دماغ ہل جاتا ہے۔ اسی طرح انہیں اسباب سے حرام مغز بھی ہل جاتا ہے۔ کیونکہ اسکا جوہر اور ساخت دماغ کے جوہر اور ساخت کی طرح ہوتا ہے۔ بلکہ یہ دماغ کا ہی ایک حصہ ہے۔ جو دماغ سے نکل کر گاؤ دُم کی شکل میں ریڑھ کے ستون کے درمیان واقع ہے۔

علامات مرض:۔ (۱) ہاتھ پاؤں میں سوئیاں سی چبھنے کی سی کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ عصبی شاخیں جو حرام مغز سے نکلتی ہیں۔ ذکی الحس ہو جاتی ہیں

اور بے چینی کا اظہار کرتی ہیں (۲) جسم سرد پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ اعصاب کی بے چینی سے عروق دمویہ سکڑ جاتی ہیں۔ اور ان میں خون کی مقدار کم ہو جاتی ہے (۳) پیشاب دقت سے آتا ہے۔ کیونکہ حرام مغز اخراج البول کا مرکز ہے۔ اسکے ماؤف ہو جانے سے حرکات منعکسہ کے سبب وہاں کے عضلات سکڑ جاتے ہیں۔ اور بول کا سوراخ تنگ ہو جاتا ہے۔ (۴) سوتے وقت ہاتھ پاؤں کے عضلات سکڑ کر کھنچ جاتے ہیں (۵) روز بروز چلنے پھرنے میں دقت معلوم ہوتی ہے۔ مریض تھوڑی دور چل کر تھک جاتا اور ناطاقت ہو جاتا ہے۔

انجام مرض۔ اگر شروع میں باقاعدہ علاج کیا جائے، مریض چلنے پھرنے کی کوشش کرتا رہے تو کچھ عرصہ کے بعد آرام کی صورت ہو جاتی ہے۔ ورنہ نخاع کے مقام ماؤف ہونے سے عضلات پتلے اور کمزور ہو جاتے ہیں اور مریض کچھ عرصہ بعد ہلاک ہو جاتا ہے۔ **علاج**۔ مریض کو آرام سے رکھیں مقام ماؤف پر سرد پانی سے کپڑا تر کر کے رکھیں اور اسے ہر وقت سرد رکھیں۔ امالہ کے طور پر حرام مغز کے ہر دو پہلوؤں پر رائی کا پلستر لگانا مفید ہے۔ اندرونی طور پر مفرحات کا استعمال کریں۔ جیسے سفوف مفرح، مفرح یاقوتی، خمیرہ گاؤزبان عنبری۔ دواء المسک بہترین چیزیں ہیں۔ جب طبیعت کچھ سنبھل جائے۔ تو پھر کچلہ کے مرکبات کھلانا فائدہ مند ہوگا۔ جیسے حب مقوی۔ حب مراق (جن کے نسخے کتاب ملشوفات میں درج ہیں) اذاراقی محلول کا استعمال کریں۔

محلول اذاراقی کا نسخہ یہ ہے:۔ کچلہ کو باریک کوٹ کر ایک تولہ کو دس تولہ شراب برانڈی میں ایک ہفتہ تک بھگو رکھیں اور روزانہ ایک دو بار ہلا دیا کریں۔ بعدہٗ اسے چھان کر اس کا وزن کریں۔ ۱۰ تولہ سے جسقدر کم ہو اسی قدر مزید شراب تلچھٹ میں ڈال کر ہلائیں اور ٹھہر جانے پر چھان لیں۔ اور بوتل میں محفوظ رکھیں مقدار خوراک ۶ سے ۱۲ قطرہ تک حسب ضرورت دو خوراک دن میں دیں۔ یاد ہے

کہ کچلہ کے مرکبات یا مفرد کو خالی پیٹ نہ دینا چاہئے۔ بلکہ کوئی چیز از قسم غذا کھا لینے کے نصف یا ایک گھنٹہ بعد دیں۔

علاج بالمثل :۔ جب مریض نہائیت بے چینی کا اظہار کرے۔ زیادہ حرارت یا سردی سے تکلیف محسوس کرے۔ رات کے وقت علامات میں اضافہ ہو۔ سر کو اوپر اٹھانے سے ذرا آرام حاصل ہو۔ تو آرسینکم البم ۳x ہر چھ گھنٹے بعد دینا مفید ہے۔

جب درد شدید ہو جو حرارت سے بڑھے۔ مریض کے خیالات پراگندہ اور سر چکراتا ہو تو اگزیلک ایسڈ ۶x (Oxallicam Acid) دینا مفید ہوگا۔

حرام مغز کا دب جانا ـ ضغط النخاع

کمپریشن آف دی سپائنل کارڈ (Compression of the spinal cord)

ماہیت و اسباب مرض :۔ جس طرح کسی صدمہ سے دماغ پر دباؤ پڑ کر اسکے افعال میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ لگنے یا گرنے سے مہروں کے ٹوٹ جانے یا ٹل جانے سے حرام مغز پر دباؤ پڑ کر اسکے افعال میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔

علامات مرض :۔ (۱) نخاع کے جس حصہ پر چوٹ لگے اسکے نیچے کے اعضاء بے حس اور مفلوج ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ حرام مغز اعصاب حس و حرکت کا منبع و مخزن ہے۔ تمام عصبی تاثرات اور تحریکات اس سے گزر کر دماغ تک پہنچتی ہیں علاوہ ازیں یہ بعض مخصوص حرکات منعکسہ کا مرکز بھی ہے۔ مثلاً اخراج بول۔ اخراج براز۔ اخراج منی۔ اخراج جنین۔ اور نعوذ یعنی عضو تناسل کی ایستادگی کے مرکز اسی میں ہیں۔ اسلئے حرام مغز کے ماؤف ہونے پر ان کے افعال میں نقص واقع

ہو جاتا ہے۔ (۲) مقام ماؤف پر سخت درد ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ اعصاب بڑے ذی حس ہوتے ہیں۔ (۳) مریض حرکت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اعصاب اور عضلات کی کھچاوٹ کے سبب اسے درد ہوتا ہے (۴) بے ہوش ہو جاتا ہے۔ کیونکہ درد کی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور عصبی احساس کا اثر دماغ میں پہنچتا ہے۔

انجام مرض۔ صدمہ کی خفت اور شدت اور مقام ماؤف کے لحاظ سے مختلف نتائج ہوا کرتے ہیں۔

اگر حرام مغز کے بالا حصہ خصوصاً راس النخاع (حرام مغز کا سر) پر شدید صدمہ پہنچے یا چوٹ لگے۔ تو آدمی فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ تنفس اور حرکت قلب کا مرکز ہے۔ جب یہ ماؤف ہو جاتا ہے۔ تو سانس اور دل کی حرکت بند ہو کر فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔ گردن کے بالائی مہروں کے ٹل جانے یا ٹوٹ جانے سے جو موت واقع ہوتی ہے اس کا سبب اکثر یہی ہوتا ہے۔ کہ راس النخاع پر اسکا صدمہ پہنچتا ہے۔

اگر زیریں حصہ میں صدمہ پہنچے تو مریض فالج کی حالت میں کئی سال تک زندہ رہ سکتا ہے۔ اگر صدمہ خفیف ہو تو آرام ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ مریض کو نرم بستر پر آرام سے لٹائیں۔ اور مندرجہ ذیل ادویہ جوش دیکر ٹکور کریں۔ پوست خشخاس ا تولہ۔ تخم خطمی ۹ ماشہ۔ گل بنفشہ ۶ ماشہ۔ ملٹھی ۶ ماشہ گلسرخ ۶ ماشہ۔ آرد جو ۱ تولہ۔ مسور کی دال ۴ ماشہ تمام اشیاء کو ایک سیر پانی میں جوش دیں۔ اور نیم گرم میں کپڑا بھگو کر جائے ماؤف پر ٹکور کریں۔ پیشاب بند ہو جانے کی حالت میں مناسب وقفہ سے قناطیر Catheter کے ساتھ پیشاب نکال دیا کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ قبض کی حالت میں حقنہ (انیما) استعمال کریں۔

پیشاب نکالنے کی سلائی جسے قناطیر کہتے ہیں کے استعمال کی ترکیب ذیل کی

تصاویر سے نمایاں ہے۔ یہ نالیاں ربڑ یا دھات کی بنی ہوتی ہیں۔ استعمال کرنے سے قبل اسے گرم ابلتے ہوئے پانی میں ڈال کر گرم کرلیں اور نکال کر صاف کپڑے سے خشک کر کے قدرے کسٹرائیل سے چپڑلیں۔ اور داخل کرنے کے لئے پہلے عضو تناسل کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر ذرا بائیں چڈے کی طرف اسکو کھینچیں۔ دائیں ہاتھ میں قناطیر پکڑیں۔ اور قناطیر کے مڑے ہوئے سرے کو عضو کے سوراخ میں داخل کریں جیسا کہ تصویر میں دکھایا گیا ہے۔ ایسا کرنے سے قناطیر اپنے بوجھ سے ہی اندر کو جاتا رہے گا۔ چنانچہ جہاں تک وہ خود جاتا ہے۔ بغیر مدد کے جانے دیں۔ اس کا اگلا سرا نالی کی پہلوی دیوار کے ساتھ ساتھ جانا چاہیئے۔ قناطیر کا دستہ پہلی لائن میں ہی رکھیں۔ لیکن عضو کو ذرا اونچا کردیں۔ اسکے بعد دستہ کے ذریعہ عضو کو بہ آہستگی درمیانی لائن کی جانب گھماتے جائیں۔ حتےٰ کہ متوازی حالت سے عمودی حالت میں آجائے۔ ایسا کرتے وقت احتیاط رکھیں۔ کہ قناطیر کی نوک نالی کی چھت کے ساتھ ساتھ جائے۔ اس صورت میں بھی دباؤ وغیرہ باہر سے ڈالنے کی ضرورت





نہیں۔ پھر ذرا اساد باؤ ڈالیں اگر کوئی خاص رکاوٹ نہ ہوگی۔ تو قناطیر پراسٹیٹ غدد وغیرہ کو طے کرتا ہوا مثانہ میں چلا جائے گا۔ یاد رہے کہ اگر قناطیر نالی کی دیواروں کے ساتھ ساتھ باآسانی نہ سرکتا جائے۔ تو اسکو بزور داخل کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ قناطیر کو ذرا باہر سرکا کر تھوڑا رُخ بدل کر اندر ہی اندر پھر سیدھے راہ چلائیں کیونکہ اگر مریض میں پراسٹیٹ غدد بڑھا ہوا نہیں یا اور کوئی مستقل رکاوٹ نہیں تو پھر قناطیر کا کسی جگہ رکنا عامل کا ہی قصور سمجھنا چاہیئے۔ پس جب قناطیر مثانہ میں چلا جائے۔ تو اس کو نیچے جھکا دیں۔ تاکہ پیشاب خارج ہونا شروع ہوجائے

اندرونی طور پر مرکبات گچلہ۔ حب مقوی۔ حب مراق۔ محلل افراقی وغیرہ استعمال کریں۔ سعوف سمی نمبر ۲۔ جوارش مفرح مفید دوائیں ہیں۔ بیرونی طور پر روغن دفلی یا روغن عشر کی مالش کریں۔

کان کے صدمات صدماتُ الاذن !

انجوریز آف دی ایئر —— Injuries of the ear

کان کے صدمات دو طرح پر منقسم کئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ کان دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک بیرونی دوسرے اندرونی حصہ۔ اسلئے صدمات کے نتائج بھی الگ الگ ہوتے ہیں۔ چنانچہ بیرونی صدمات سے یا تو کچلا جاتا ہے یا اکھڑ جاتا ہے یا زخمی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اندرونی حصہ صدمات سے یا ہل جاتا ہے یا اس میں کوئی چیز پڑ جائے۔ جو تکلیف کا موجب ہو وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ ہر ایک کا الگ الگ بیان کیا جاتا ہے۔

کان کا کچلا جانا۔ رضُ الاُذن

کن ٹیوژن آف دی ایئر Contusion of the ear

ماہیت مرض۔ کسی صدمہ سے بیرونی کان کی کرّی کچل جاتی ہے۔ اور اس میں تفرق اتصال ہو جاتا ہے۔ یعنی اسکی ساخت ٹوٹ کر الگ ہو جاتی ہے۔ اس مرض کا نام ہم نے رضِ الجلد لکھا ہے۔ لیکن اکثر اطبار کا اس مرض کا اصطلاحی نام رکھنے میں اختلاف ہے۔ بعض نے کرّی کو ہڈی کی قسم میں رکھا ہے۔ اس لئے اسکے ٹوٹ جانے کو انکسار الاذن کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ کرّی ہڈی کی قبیل سے نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا مادہ ہڈی کی طرح سخت نہیں۔ بلکہ نرم اور لچکدار ہے۔ یہ ہڈی کی طرح ٹوٹتی نہیں البتہ کچلی جاتی ہے۔ اس لئے اس کے لئے "کسر" یا "انکسار" کی اصطلاح صحیح نہیں۔ بلکہ "رضّ" درست ہے خیر مجھے اس جگہ اصطلاحی امور پر بحث مطلوب نہیں۔ کوئی بھی نام تجویز کر لیا

جائے کوئی حرج کی بات نہیں

اسباب مرض:۔ کان پر چوٹ لگنا۔ کان کے بل گرنے سے اسپر چوٹ لگنا۔ دھکا لگنے سے کان کسی دیوار یا درخت سے ٹکرانے پر ضرب آئے یا براہِ راست کان پر کوئی صدمہ پہنچے۔

علامات:۔ مقام ماؤف پر سخت درد ہوتا ہے۔ لوٹی ہوئی گردن ایک طرف جھک جاتی ہے۔ اگر ضرب شدید لگی ہو۔ تو کان کی اندرونی ہڈی بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ اور کبھی اسکے نیچے کی کھوپڑی کی ہڈی بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ اس نازک حالت میں رگوں کے پھٹ جانے سے کان کی راہ خون بکثرت خارج ہوتا ہے اور مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔ جسم سرد ہو جاتا ہے۔ نبض کمزور چلتی ہے۔ آنکھ کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں۔ سانس خراٹے سے آتا ہے۔ عام طور پر دماغ کے دب جانے کی سی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔

علاج:۔ ایسی تجاویز اختیار کریں۔ کہ سر کی طرف دورانِ خون تیز نہ ہو۔ اسلئے سر کو قدرے اونچا کر دیں۔ اور سرد پانی یا برف کان پر رکھائیں۔ اور مقام ماؤف پر مصبر۔ مرمکی۔ اقاقیا۔ رال۔ مہندی ہموزن لے کر باریک پیسیں اور پانی کی مدد سے ضماد تیار کریں۔ اور نیم گرم کر کے جائے ماؤف پر ضماد کریں۔ اور اوپر پٹی باندھ دیں۔ اگر خون بہہ رہا ہو تو ٹنکچر سٹیلی لگانا مفید ہے۔ یا قبر طی مسکن لگائیں۔ مندرجہ ذیل مرہم بھی نہایت فائدہ مند ہے۔ سفیدہ کاشغری ا تولہ۔ موم سفید ۶ ماشہ۔ پیرافین سافٹ ۴ تولہ۔ یوکلپٹس آئیل ۲ تولہ۔ رال سفید ۶ ماشہ سب کو باہم ملا کر مرہم تیار کر لیں اور مقام ماؤف پر لگائیں۔

اگر چوٹ وغیرہ کی وجہ سے مریض بے ہوش ہو گیا ہو۔ تو بطور امالہ پنڈلیوں پر رائی کا پلستر لگائیں یا حقنہ کریں یا گدی کے مقام پر آبلہ انگیز پلستر (کنتھریڈیز پلاسٹر)

لگائیں۔ یا روغن محمر کی مالش کریں۔ کنپٹیوں پر جونکیں لگوانا بھی فائدہ مند ہے۔

علاج بالمثل:۔ اگر خون بہہ رہا ہو تو ہیمے میلس (Hamamalis) ذہن یا فیکس x ۳ (Ficus) دینا مفید ہے۔

کان کا اکھڑ جانا انقلاع الاذن

ڈسلوکیشن آف دی ایر (Dislocation of the ear)

ماہیت و اسباب مرض۔ کان کو زور سے کھینچنے پر اس کا بیرونی حصہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ کبھی لڑائی وغیرہ میں ایسا واقع ہو سکتا ہے۔

علامات مرض:۔ کان باہر کو ابھرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کبھی اکھڑ کر لٹک جاتا ہے۔ جب کان کے درمیانی حصہ میں سوزش ہو جاتی ہے۔ تو سخت درد ہوتا ہے اور بہرے پن کی شکایت ہو جاتی ہے

علاج:۔ خون کے دوران کو اس طرف سے روکیں۔ اور اس غرض کے لئے امالہ سے کام لیں۔ خواہ فصد کریں یا پنڈلیوں پر پچھنے لگائیں یا رائی کا پلستر لگائیں (۲) کان کو اپنی جگہ پر رکھ کر گدی اور پٹی سے مضبوط باندھ دیں۔ اور تین چار دن تک باندھے رکھیں۔ تاکہ اکھڑا ہوا کان اپنی جگہ پر مضبوط ہو جائے۔ (۳) رفع درد کے لئے سفوف احمر ۲ رتی یا سفوف مسکن کھلائیں۔ بیرونی طور پر قیروطی مسکن لگائیں جس کا نسخہ صفحہ ۱۱۴ پر لکھا جا چکا ہے۔ بطخ کی چربی لگانا بھی مفید ہے۔ سفوف ہیثی ۲ ایک رتی دن میں دو بار کھانے کو دیں۔

یا

مرہم اعجاز بیرونی طور پر لگائی جائے۔

کان کا زخمی ہونا جَراحَۃُ الاُذن

وُنڈ آف دی ایر Wound of the Ear

ماہیت واسباب :- لڑائی وغیرہ میں لاٹھی وغیرہ سے چوٹ لگنے سے کان کی کرّی کا پھٹ جانا۔ یا کسی تیز دھار آلہ سے زخم آنا وغیرہ

علامات :- کان پھٹا ہوا اور کٹا ہوا صاف نظر آتا ہے۔ اور اس سے خون جاری ہوتا ہے۔

علاج :- کان سرد پانی سے دھو کر صاف کریں۔ اور جست بھیلا کا دھوڑا دیں یا کتھ سفید باریک پیس کر لگا دیں۔ خون فوراً بند ہو جاتا ہے۔ یا ٹنکچر سٹیل لگائیں کان کے گرد گدی رکھ کر پٹی باندھ کر مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں۔ ایسی حالت میں قیروطی مسکن لگانا بھی فائدہ مند ہے۔

کان کا ہل جانا۔ تحرکُ الاُذن

کن کشن آف دی ایر Concassion of the Ear

ماہیت واسباب :- جس طرح دماغ کو صدمہ پہنچنے سے ہل جاتا ہے اسی طرح کان کو سخت صدمہ پہنچنے سے اس کا اندرونی حصہ ہل جاتا ہے۔ جس کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں (۱) کسی سخت آواز کا زور سے کان میں پہنچنا۔ مثلاً گولا توپ، پٹاخہ یا بڑی بندوق کی آواز۔ یا کسی کارخانہ یا ریل کے انجن کی سیٹی کی آواز وغیرہ (۲) کسی آدمی کا خود ہی اپنا ناک منہ بند کر کے زور سے پھونک مارنا جو کان کی راہ سے خارج ہو۔ جس سے کان کے درمیانی حصہ پر ہوا کا دباؤ پڑ کر دفعتہً جنبش کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ (۳) کان پر کسی کا مکہ لگنا (۴) کان کے بل

گرنا وغیرہ بھی اس مرض کے اسباب ہیں۔

علامات:۔ خفیف صدمہ کی صورت میں صرف عارضی طور پر قوتِ شنوائی میں فتور آجاتا ہے۔ اور کان میں مختلف قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ مگر چنداں نقصان نہیں ہوتا۔ لیکن سخت صدمہ پہنچنے پر غشاء طبلی۔ کان کی ہڈیوں کے رباطات اور عروق شعریہ پھٹ جاتے ہیں۔ جس سے خون بہنے لگتا ہے۔ سخت درد۔ دوران سر کان میں ثقل اور بہرہ پن ہو جاتا ہے۔ کان دیکھنے کے آلہ سے دیکھنے پر غشاء طبلی کا پھٹنا صاف طور پر نظر آتا ہے۔ اگر صدمہ کا اثر دماغ تک پہنچ جائے۔ تو غشی، بیہوشی طاری ہو جاتی ہے۔

علاج:۔ مریض کو آرام سے ایسی جگہ رکھیں۔ جہاں شور و غل نہ ہو۔ سر کو اونچا رکھیں۔ اور سر پر برف رکھوائیں۔ تاکہ سر کی عروق سکڑ کر دوران خون کم ہو جائے سوزش کی صورت میں کان کے پیچھے جونکیں لگوانا مفید ہے۔ بیہوشی کی حالت میں ہوش میں لانے کی تدابیر کریں۔ اکسیر شفا کی نسوار دیں یا سفوف مدر سنگھائیں غشائے طبلی کے پھٹنے پر کان کے اندر روئی رکھ دیں۔ تاکہ گرمی سردی کا اثر زخم پر نہ ہو۔ اور زخم خراب نہ ہونے پائے۔ اور کوڑی سوختہ کا سفوف کان میں ڈالیں۔ یا روغن سمع۔ روغن دفلی سے کوئی ایک کان میں ڈالنا مفید ہے۔ اندرونی طور پر سفوف زیبقی ۲ر کھلائیں (ارتی صبح و شام) روغن شفا ۱ حصہ روغن کنجد ۱ حصہ ملاکر کان میں ڈالنا بھی فائدہ مند ہے۔

کان میں کچھ پڑ جانا   قذی الأذن

Foreign Body in the Ear   فارن باڈی ان دی ایئر

ماہیت و اسباب:۔ چھوٹے بچوں کے کان میں کھیلتے ہوئے کسی اناج

کا دانہ (مٹر۔ چنے وغیرہ) کا پڑ جانا۔ یا کنکر۔ پنسل کا ٹکڑا چلا جائے۔ نوجوانوں کے کان میں اتفاق سے کسی چھرا یا کنکر وغیرہ کا پڑ جانا۔ یا کسی چیز سے کان کو کھجلاتے وقت کوئی تنکا وغیرہ کان میں ٹوٹ کر رہ جائے۔ یا کوئی کیڑا وغیرہ کان میں گھس جائے جب کوئی دانہ اناج وغیرہ کان میں کچھ عرصہ پڑا رہے۔ تو اس سے سوزش پیدا ہو کر تمام کان سوج جاتا ہے۔ اور کان کے ڈھول پر زور پڑنے سے مریض بہرہ ہو جاتا ہے۔ اور کان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔

علامات:۔ جب کوئی خارجی چیز کان میں داخل ہو جاتی ہے۔ تو ہوا کی آمد و رفت میں رکاوٹ پیدا ہو کر قوت سماعت میں فرق آ جاتا ہے۔ اگر کوئی کیڑا داخل ہو جائے تو اسکی حرکت سے کان میں سخت کھجلی ہوتی ہے۔ اگر کوئی چیز دھات کی قسم سے داخل ہو جائے تو اسکی خراش سے سخت درد ہوتا ہے۔ کبھی خراش کی شدت سے دردِ سر۔ مرگی۔ قے۔ خراش حلق۔ کھانسی وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں۔

علاج:۔ سب سے پہلے یہ ضروری ہے۔ کہ غیر جنس چیز کو باہر نکالنے کی کوشش کی جائے۔ لیکن یہ یاد رہے۔ کہ نکالتے وقت نہائیت احتیاط سے کام لیں ایسا نہ ہو کہ غیر جنس کی مضرت سے اسکی تکلیف بڑھ جائے۔ اسلئے موزوں اوزار کے بغیر نکالنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ غیر جنس چیز گول ہوتی ہے۔ اور نکالنے کی غیر موزوں کوشش اسے اور آگے دھکیل دیتی ہے۔ اسلئے سب سے پہلے غیر جنس چیز کی موٹائی وغیرہ کا اندازہ کر لیں۔ کہ اسکی موٹائی کان کے سوراخ سے بڑی ہے یا چھوٹی۔ کیونکہ بعض چیزیں کان کی رطوبت کے ملنے سے پھول جانے والی ہوتی ہیں۔ گو وہ داخل ہوتے وقت چھوٹی ہوں مگر بعد میں پھول کر بڑھ جاتی ہیں۔ اگر غیر جنس کے پانی سے پھول جانے کا احتمال

نہیں ہے۔ اور کان کے قطر سے چھوٹی ہے۔ تو پانی کی پچکاری کرنا بہترین علاج ہے تاکہ پچکاری کی دھار واپسی پر غیر جنس کو اپنے ساتھ بہا کر لے آئے۔ اس غرض کے لئے ایسی پچکاری استعمال کریں۔ جس کی نوک لمبی نہ ہو تاکہ کان کے سوراخ کو بند نہ کرے۔ اور پانی کی دھار زور سے سیدھی باہر واپس آ سکے۔

لیکن اگر غیر جنس چیز از قسم بیج نباتاتی ہو۔ تو اس صورت میں پانی کی پچکاری موزوں نہیں ہے۔ البتہ کسی تیل کی پچکاری کام دے سکتی ہے۔ کان میں پڑی ہوئی غیر جنس چیز کو نکالنے میں تساہل سے کام نہ لیں۔ کیونکہ نباتاتی بیج وغیرہ کان کی رطوبت سے پھول جاتے ہیں۔ جس سے کان کا سوراخ بالکل بند ہو جاتا ہے۔

جب غیر جنس چیز کو اوزار کی مدد سے نکالنا منظور ہو۔ تو یاد رہے کہ جب تک جنس مذکورہ کو پیچھے سے آگے کو نہ دھکیلا جائے گا۔ اس کا نکلنا مشکل ہوگا اس غرض کے لئے ایک خاص اوزار ائیر سکوپ (earscope) بڑا مفید اوزار ہے داخل کرتے وقت اس کا دستہ سامنے کے ہک کے ساتھ زاویہ قائمہ بناتا ہے تاکہ کان کے سوراخ کی دیوار کے ساتھ ساتھ غیر جنس کے اوپر آ جائے۔ اور اس کو اپنی ہک میں پھنسا لے۔ جس کے بعد اس کا نکال دینا کوئی مشکل نہیں اوزار کی تصویر ملاحظہ فرمائیں۔





اگر کان کا ڈھول زخمی ہو گیا ہو۔ تو کان کا بیرونی سوراخ اور نالی اچھی طرح صاف رکھنی چاہیئے۔ تاکہ زخم مندمل ہو جائے۔

(۲) اگر کان میں قدرے گلیسرین ڈال دیں۔ تو دو ایک روز میں غیر جنس خود بخود نکل جاتی ہے۔ یا مواد پیدا ہو کر اسکے ساتھ نکل جاتی ہے۔

(۳) جب کبھی کان میں پانی پڑ جائے۔ تو اسے خالی پچکاری سے کھینچ کر نکالیں یا جاذب کاغذ کی بتی بنا کر کان میں پھرائیں۔ یا کاغذ کی بتی سے ناک کو اندر سے کھجلائیں۔ یا نسوار دیں۔ تاکہ چھینک آئے۔ جب چھینک آنے لگے تو ناک اور منہ کو بند کر لیں۔ اور سر کو ماؤف کان کی طرف جھکائیں۔ ایسا کرنے سے اکثر غیر جنس چیز نکل جاتی ہے۔

(۴) اگر کوئی کیڑا وغیرہ کان میں پڑ جائے۔ تو ہائیڈروجن پرآکسائیڈ۔ کان میں ڈالنے سے کیڑا فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔ بعد میں گرم پانی کی پچکاری کرنے سے نکل جاتا ہے۔ بعد میں روغن کنجد قدرے گرم کر کے کان میں ڈالیں۔ تاکہ بقیہ تکلیف رفع ہو جائے۔

آنکھ کے صدمات۔ صدمات العین

Injurys of the Eye انجوریز آف دی آئی

کان کی طرح آنکھ کے صدمات بھی دو طرح ہوتے ہیں :۔

(۱) یا تو آنکھ کے اندر کوئی چیز پڑ جائے۔

(۲) یا اس پر کوئی چوٹ وغیرہ سے صدمہ پہنچے۔ اس لئے ان کا الگ الگ ذکر کیا جائے گا +

آنکھ میں کچھ پڑ جانا ۔ قذی العین

فارن باڈی انڈی آئی Foreign Body in the Eye

ماہیت و اسباب :۔ خاک کے چھوٹے چھوٹے ذرّے یا بڑے ذرّے یا کوئلہ، چونہ، بارود، لوہے کے ذرّات۔ ریت کے کنکر، تنکا، کیڑا وغیرہ ہوا میں اڑ کر جو قرنیہ کو گھیر سکے آنکھ میں پڑ کر موجب تکلیف ہو سکتا ہے۔

علامات :۔ آنکھ میں غیر جنس کی سوزش اور طبیعت مدبرہ بدن کے مقابلہ کی وجہ سے سخت خراش ہوتی ہے۔ اور آنکھ سے پانی بہنے لگتا ہے۔ مریض آنکھ کھول نہیں سکتا۔ آنکھ سُرخ ہو جاتی ہے۔ اور درد ہوتا ہے۔

علاج :۔ پلک کو الٹ کر غیر جنس کو کپڑے کی باریک بتی بنا کر نکال دیں۔ (۲) اگر آنکھ کے قرنیہ پر کوئی ذرہ جم گیا ہو۔ تو پہلے کوئی مخدر چیز مثلاً افیون۔ کوکین لوشن سے آنکھ کو بے حس کر کے کسی باریک موچنے سے باحتیاط ذرّے کو نکال دیں (۳) اگر آنکھ میں لوہے کا ذرّہ پڑ گیا ہو۔ تو مقناطیس کو قرنیہ پر پھرائیں۔ تاکہ ذرّات اس سے چمٹ کر نکل آئیں۔ (۴) اگر کبھی ذرّہ وغیرہ نکالتے وقت زخم ہو جائے۔ تو روغن بید انجیر کے ایک دو قطرے ڈال دیں۔ اس سے درد وغیرہ فوری طور پر بند ہو جاتی ہے (۵) اگر بارود وغیرہ کے ذرات آنکھ میں پڑ جائیں تو کپڑے کی بتی شہد یا چکنی مٹی یا نشاستہ میں آلود کر کے آنکھ میں پھرائیں۔ وہ تمام ذرات اسکے ساتھ چمٹ کر نکل آئیں گے۔ بعد میں آنکھ کو عرق گلاب یا نیم گرم پانی سے دھو کر ایک دو قطرے روغن بید انجیر (کسٹر آئیل) یا روغن کنجد کے ڈال دینا مفید ہے (۶) اگر آنکھ میں چونا پڑ گیا ہو۔ تو یہ بہت تکلیف کا موجب ہوتا ہے۔ اس سے اکثر آنکھ میں پھولا پڑ جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ حسن اتفاق سے ایسا نہ ہو۔ مگر خطرہ

ضرور ہے۔ اسلئے اسکے علاج میں بڑی جلدی اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ اسلئے فوراً آنکھ کو پانی سے دھو دیں۔ اور گلیسرین یا کسٹرائیل کی دو تین بوندیں ڈال دیں بفضلہ آرام ہو جاتا ہے۔ اگر چونے کا کوئی ٹکڑا داخل ہو گیا ہو تو اسے احتیاط سے نکال دیں۔ اس غرض کیلئے بالوں کا قلم نما برش موزوں اوزار ہے۔ جسکی مدد سے چھوٹے سے چھوٹا ذرہ بھی نکال دیا جا سکتا ہے۔ بعدہٗ تیز سرکہ قدرے پانی میں حل کر کے (جو ایک اور پندرہ کی نسبت سے تیار کیا گیا ہو) یا ڈائیلوٹ ایسٹک ایسڈ کو پانی میں ملا کر آنکھ کو دھو دیں۔ کیونکہ چونے کے ذرات ایسڈ یا سرکہ سے مل کر کیمیاوی طور پر بے ضرر نمکوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ (۲) اگر آنکھ میں گرم گرم پانی پڑ جائے جس سے آنکھ جل جائے۔ تو روغن زیتون اور چونہ کا پانی ہموزن ملا کر آنکھ میں ڈالیں۔ اگر روغن زیتون بروقت نہ مل سکے تو تلی کا تیل (روغن کنجد) یا السی کا تیل ملا سکتے ہیں (چونہ کا پانی بنانے کی ترکیب لکھی جا چکی ہے۔

آنکھ پر چوٹ لگنا۔ ضربُ العین

کن ٹیوژن آف دی آئی Contusion of the eye

اسباب۔ چوٹ لگنا یا آنکھ کا چبھ جانا وغیرہ

علامات۔ اکثر چوٹ وغیرہ لگنے سے ابرو یا پپوٹے زخمی ہو جاتے ہیں۔ آنکھ کے ڈھیلے پر خفیف چوٹ آنے سے اسمیں خون جمع ہو جاتا ہے اور آنکھ سرخ ہو جاتی ہے۔ اگر زیادہ چوٹ آئے تو پھٹ جاتا ہے۔ کبھی آنکھ یا کنپٹی پر زور کا مکہ لگنے سے بینائی زائل ہو جاتی ہے

علاج:۔ ابرو و پپوٹے پر چوٹ لگنے سے زخم گہرا ہو۔ تو اسے ریشم کی تار سے سی کر بورک لوشن میں پٹی تر کر کے لگائیں۔ یا مارالذیق میں پٹی تر کر کے رکھیں

اگر زخم معمولی ہو تو قیروطی مسکن مفید دوا ہے۔ اس کا استعمال کریں۔ اس سے درد وغیرہ میں بھی تخفیف ہو جاتی ہے۔ یا پوست خشخاس کے پانی کی مدد سے نیم گرم ٹکور کریں (۲) اگر ڈھیلے پر چوٹ لگے۔ تو گل روغن ایک تولہ انڈے کی زردی و سفیدی ملا کر خوب حل کر کے روئی یا کپڑے کی گدی اس میں آلودہ کر کے آنکھ پر رکھیں۔ یا زعفران ۳ ماشہ، مصطگی رومی ۳ ماشہ باریک پیس کر زردی بیضہ مرغ میں ملا کر آنکھ پر لیپ کریں۔ اگر درد زیادہ ہو تو اس مرکب میں افیون ۲ یا ۳ رتی شامل کریں۔ یا کوکین ہائیڈروکلورائیڈ ۲ گرین سلی سلاک ایسڈ ½ گرین۔ آب مقطر اونس سب کو خوب حل کر کے آنکھ میں ایک دو قطرہ ڈالیں درد کو فوری تسکین حاصل ہو گی۔ (۳) اگر آنکھ کے چھچھ جانے سے خون نکلے۔ تو انزروت۔ دم الاخوین۔ رسونت ہر ایک ایک ماشہ باریک پیس کر سفیدی بیضہ مرغ میں حل کر کے آنکھ میں ڈالیں۔ اور برگ بھنگ کی ٹکیہ بنا کر نیم گرم آنکھ پر باندھیں اور اوپر گرم ٹکور کرتے رہیں۔

ناک کے صدمات ــ صدمات الانف

انجوریز آف دی نوز ــــ Injurys of the Nose

آنکھ کی طرح ناک کے صدمات بھی دو طرح ہوتے ہیں۔ یا تو (۱) ناک میں کوئی چیز پھنس جاتی ہے (۲) یا کسی طرح چوٹ لگنے سے کچلی جاتی ہے اسلئے الگ الگ بیان ہوگا،

ناک میں کچھ پھنس جانا ــ احتباس الشئی فی الانف

فارن باڈی ان دی نوز ــ Foreign Body in the Nose

اسباب۔ بچوں کی عادت ہے۔ کہ کھیلتے وقت بعض چیزیں مثلاً کوڑی

گھونگا۔ دانہ اناج (مٹر، چنے) وغیرہ ناک میں داخل کر لیتے ہیں۔ جو پھر ناک میں پھنس جاتا ہے۔ بعض اوقات بچوں کے علاوہ بڑوں میں بھی مچھر، مکھی وغیرہ اڑتے ہوئے ناک میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی جونک یا کیڑا بھی ناک میں چلا جاتا ہے۔

علامات:۔ ناک میں کھجلی ہوتی ہے۔ گاہے چھینکیں آتی ہیں۔ سانس لینے میں دقت ہوتی ہے۔ اور درد کی شکایت پائی جاتی ہے۔ اور کبھی دانہ اناج پھول کر درد اور ورم کا موجب بن جاتے ہیں۔ ناک کے نتھنے کو پھیلا کر غیر جنس دیکھی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر اسے پھنسے ہوئے کچھ عرصہ گزر چکا ہو۔ تو مقامی سوزش کے باعث مشکل سے دیکھی جا سکتی ہے۔ کیونکہ متورم غشائے مخاطی (لعابدار جھلی) اسے تقریباً ملفوف کر لیتی ہے۔ اور بسا اوقات بے احتیاطی اور ناتجربہ کاری سے نکالتے وقت غیر جنس بجائے نکلنے کے اور اوپر چلی جاتی ہے۔

علاج۔ یہ واضح رہے کہ غیر جنس کو نکالتے وقت یہ ضروری ہے۔ کہ جو طاقت اسکو نکالنے کے لئے مناسب خیال کی جائے۔ اسکو پیچھے سے آگے کی جانب استعمال کریں۔ چنانچہ اسی مطلب کے لئے دوسری طرف کے ذریعہ پانی یا ہوا کی پچکاری مناسب ہوگی۔ اگر غیر جنس نتھنے کے قریب نہ ہو۔ بلکہ بہت دور ہو۔ تو بہت مناسب بات یہ ہے۔ کہ اسے لمبی سلائی کی مدد سے حلق میں دھکیل دیں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ اگر کوئی غیر جنس چیز دیر تک ناک میں پھنسی رہے۔ تو نکالتے وقت جریان خون ہوا کرتا ہے۔ لیکن وہ جلد ہی بند ہو جاتا ہے۔ اس کا چنداں فکر نہیں۔ جونہی غیر جنس نکل جاتی ہے۔ سوزش بھی آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے۔

(۲) بچہ کو پُشت پر لٹا کر اس کا منہ بند کر اکے پہلے اپنا مُنہ ماؤف نتھنے پر رکھ کر پھونک ماریں۔ اور پھر فوراً مخالف جانب کے نتھنے میں ذرا زور سے پھونک ماریں۔ ایسا کرنے سے اکثر غیر جنس خارج ہو جاتی ہے۔

(۳) **چھینک لانے والی ادویات**۔ مثلاً اکسیر شفا۔ تمباکو کی نسوار۔ سفوف عشر۔ سفوف رائی۔ وغیرہ استعمال کریں۔ اس عمل سے بھی خارجی چیز نکل جاتی ہے۔

(۴) اگر چھینک لانے سے غیر جنس کا اخراج نہ ہو۔ تو سورج کی شعاع کے سامنے مریض کو بٹھا کر ناک کو کشادہ کر کے غیر جنس کو کسی اوزار موچنے وغیرہ سے پکڑ کر نکالیں۔

(۵) اگر کوئی کیڑا یا پروانہ ناک میں چلا جائے۔ تو ذرا سا کلوروفارم سنگا کر اسے ہلاک کر دیں۔ اور مریض کو چھینک والی اشیاء سنگھائیں۔ تاکہ وہ مردہ ہو کر نکل جائے۔

(۶) اگر جونک ناک میں داخل ہو گئی ہو۔ تو رائی۔ کلونجی ہموزن کو سرکہ تند میں باریک پیس کر ناک میں ٹپکائیں۔

ناک کا کچلا جانا   رضُّ الانف

کنٹیوژن آف دی نوز Contusion of the Nose

اسباب و ماہیت:۔ ضربہ و سقطہ کی وجہ سے ناک کی ہڈی یا کری (غضروف) کچلی جاتی ہے۔

علامات:۔ ناک بیٹھ جاتی ہے۔ جریان خون ہونے سے کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ درد کی شدت سے غشی طاری ہو جاتی ہے۔ جس سے جسم سرد سانس غیر منظم اور نبض باریک آہستہ چلتی ہے۔ قوت شامہ میں

فتور آنے سے مریض کو خوشبو اور بدبو کی تمیز نہیں رہتی۔

علاج ۔ اگر چوٹ کی وجہ سے ناک بیٹھ کر چپٹی ہو گئی ہو۔ تو اس میں موٹی سی سلائی ڈال کر اسے اٹھا دیں۔ تاکہ اس کا چپٹا پن جاتا رہے۔ اور باہر سے بھی برابر اور درست کر دیں۔ تاکہ ٹیڑھا نہ رہے۔ پھر اس پر مصبر اقاقیا۔ مرکی مساوی الوزن لے کر باریک پیس کر تخم بارتنگ کے لعاب میں ملا کر۔ اور کاغذ یا کپڑے پر لگا کر ناک میں چپکائیں۔

اگر چوٹ سخت لگی ہو اور ناک اس قدر کچلی گئی ہو کہ اپنی اصلی حالت پر کھڑی نہ رہ سکے تو ربڑ یا نڑے کی دو چھوٹی چھوٹی نلیاں لے کر ان پر روئی لپیٹ کر دونوں نتھنوں میں داخل کر دیں۔ تاکہ ناک اپنی حالت پر کھڑی ہو جائے۔ اور نلیوں کی راہ سانس بھی آتا رہے۔ اور اوپر مندرجہ ذیل ادویہ کا لیپ کریں۔ کتھ سفید۔ مرکی۔ نیپال۔ جست پھلا مساوی الوزن باریک پیس کر پانی کی مدد سے لیپ سا بنا کر لگائیں۔ یا مرہم اعجاز لگائیں یا فیروطی مسکن کا استعمال کریں۔

منہ کے صدمات — صدمات الفم

انجوریز آف دی ماؤتھ — Injurys of the mouth

یہ ایک ایسا عضو ہے۔ جس سے متعلق ذیل کے اعضا ہیں۔ سامنے کے لب رخسار، دانت، زبان، حلق، صدمات خارجیہ میں سے ضربہ و سقطہ کا اثر تو لبوں اور رخسار یا دانتوں پر ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ بیرونی طرف واقعہ ہیں۔ یا ان پر بیرونی صدمہ کا اثر ہو سکتا ہے۔ لیکن زبان، حلق پر صدمات داخلیہ ہی اثر انداز ہوتے ہیں۔ خواہ وہ مادی ہی ہوں۔ اس لئے ہر ایک کا الگ

الگ بیان کیا جاتا ہے۔

ہونٹ کا کچلا جانا ـ رض الشفت

اسباب مرض۔ دھکا لگنے پر کسی چیز سے ٹکرانے یا منہ کے بل گرنے یا کسی لڑائی میں مکہ لگنے سے ہونٹ پر چوٹ لگ جاتی ہے۔ اور وہ کچلا جاتا ہے

علامات مرض۔ چونکہ ہونٹ ایک نرم اور نازک عضو ہے۔ جس میں عروقی اور عصبی شاخیں بکثرت ہیں۔ اسلئے یہ معمولی سی چوٹ سے بھی متورم ہو جاتا ہے۔ اور درد کرتا ہے۔ اگر بیرونی صدمہ کے ساتھ اندر سے اپنے دانت کا صدمہ بھی پہنچے۔ تو فوراً زخمی بھی ہو جاتا ہے جس سے خون بہنے لگتا ہے۔

علاج۔ اگر ہونٹ زخمی ہو گیا ہو تو اسے فوراً ٹھنڈے پانی سے دھونا شروع کر دیں۔ حتیٰ کہ خون بہنا بند ہو جائے۔ اگر بند نہ ہو تو اس پر قدرے ٹنکچر سٹیل لگا دیں۔ فوراً بند ہو جائے گا۔ بعدہٗ اسپر قیروطی مسکن لگائیں۔ اگر چوٹ وغیرہ سے ہونٹ زخمی نہ ہوا ہو تو صرف گرم ٹکور کرنا فائدہ مند ہے۔ تھوڑی دیر میں آرام ہو جائے گا۔ ہونٹ کا ورم بھی جاتا رہے گا۔

دانتوں کا اکھڑنا و ٹوٹ جانا۔ تکسّر الاسنان

فریکچر ڈسلوکیشن آف دی ٹیتھ

Fractur and Deslocatation of the Teath

ماہیت و اسباب۔ منہ پر چوٹ لگنے یا منہ کے بل گرنے سے اکثر دانتوں کو صدمہ پہنچ جاتا ہے۔ یا تو وہ ٹوٹ جاتے ہیں۔ یا اپنی جگہ سے اکھڑ کر ہٹ جاتے ہیں۔

علامات۔ کبھی تو دانت جڑ سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اسکی جگہ خالی ہو جاتی ہے۔ کبھی اوپر سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اسکے کنارے کھردرے ہو جاتے ہیں۔ جو زبان کو چبھتے اور تکلیف دیتے ہیں۔ اور کبھی اکھڑ کر اپنی جگہ سے ہٹ جاتے ہیں۔ جس سے سخت درد وغیرہ کی تکلیف ہوتی ہے۔

علاج۔ اگر دانت جڑھ سے اکھڑ گیا ہو۔ تو پھر ایک دو دن معمولی تکلیف ہو کر آرام ہو جاتا ہے۔ درد رفع کرنے کے لئے پھٹکری کو پانی میں گھول کر غرارے کرائیں یا پر منگنیٹ آف پوٹاس ۲ گرین ایک پاؤ پانی میں حل کر کے یہی عمل کریں۔ اور جگہ پر کرنے یا خوبصورتی حاصل کرنے (اگر سامنے کا دانت ہو) کے لئے نیا دانت لگوائیں۔

اگر دانت کا کچھ حصہ ٹوٹ گیا ہو اور بقیہ کے کنارے کھردرے ہوں تو اسکو کسی ڈنٹسٹ سے رگڑوا کر صاف کر دیں۔ تاکہ کنارے ہموار ہو جائیں۔ اور زبان کو نہ چبھیں۔ اکثر دندان ساز اسپر مصنوعی خول چڑھا کر اسے برابر بھی کر دیتے ہیں۔

اگر دانت اپنی جگہ سے ہل گیا ہو۔ تو اسے ٹھیک کر کے چاندی وغیرہ کی تار سے ساتھ والے دانت سے بندھوا دیں۔

اگر دانت کے ٹوٹ جانے یا اکھڑنے سے خون جاری ہو گیا ہو۔ تو پھٹکری یا پوٹاسیم پرمنگنیٹ سے غرغرے کرائیں۔

اگر درد بہت زیادہ ہو تو روغن شفا لگائیں جس کا نسخہ یہ ہے:-

(۱) ست پودینہ خشک تولہ، ست اجوائن خشک تولہ۔ کافور ۶ ماشہ۔ کاربالک ایسڈ ۳ ماشہ کسی شیشی میں باہم ملا کر ذرا دھوپ میں رکھدیں سب تیل ہو جائے گا۔ اس نسخہ کو عام لوگ امرت دھارا بھی کہتے ہیں (۲) یا کوکین ہائیڈرو کلورائیڈ ۱ تولہ

کلورل ہائیڈریٹ ۵ تولہ۔ کافور ۵ تولہ تینوں کو باہم ملا کر ذرا گرم کریں۔ تیل ہو جائے گا۔ اسکے ایک دو قطرے مقام ماؤف پر لگائیں۔ فوراً درد کو بند کریگا (۳) کلورل ہائیڈریٹ ۱ تولہ۔ کافور ۱ تولہ۔ ست پودینہ ۲ تولہ۔ مارفیا ۲ رتی سب کو شیشی میں باہم ملالیں اور کام میں لائیں۔ اسکے ایک دو قطرے لگانے سے فوراً بند ہو جائے گا۔ (۴) ٹنکچر ایوڈین۔ ٹنکچر ایکونائٹ مساوی مقداریں ملا کر دانت پر لگانا جڑھ کی سوزش و درد کے لئے نہایت عجیب دوا ہے۔

زبان کا جلنا حرقتُ اللسان

Irritation of the Tongue اِرٹیشن آف دی ٹنگ

ماہیّت و اسباب۔ اس مرض کے بہت سے اسباب ہیں۔ مثلاً کسی تیز یا کڑوی چیز جو مقدار سے زیادہ استعمال کی گئی ہو۔ جیسے سرخ مرچ وغیرہ

علامات۔ زبان پر جلن اور جھنجھناہٹ سی معلوم ہوتی ہے۔

علاج۔ کبھی تو یہ سوزش کمی اسباب کی وجہ سے عارضی ہوتی ہے جو تھوڑے عرصہ کے بعد خودبخود رفع ہو جاتی ہے۔ یا کوئی میٹھی چیز کھا لینے سے دور ہو جاتی ہے۔ لیکن بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ سوزش کے زیادہ اور دیر تک رہنے سے اسکا مستقل علاج کرنے کی ضرورت بھی پڑ جاتی ہے چنانچہ ایسی حالت میں یہ نسخہ بہت مفید ہے۔ تخم خرفہ، تخم کاہو، تخم کاسنی خشخاس ہر ایک چار ماشہ، مغز بادام ۸ عدد سب کو گھوٹ چھان کر مصری ملا کر پلائیں۔ (۲) سفوف مفرح حسب ضرورت زبان پر مل کر قدرے تھوک دیں۔ اور قدرے نگل جائیں۔ (۳) جوارشش مفرح بقدر ۴ ماشہ منہ میں ڈال کر چباتے رہیں۔

دوسرا سبب اس کا یہ ہے۔ کہ کبھی بہت گرم چائے یا دودھ پینے سے زبان پر سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔

علامات۔ خفیف سوزش پر تو معمولی جلن ہوتی ہے۔ لیکن شدید صورت میں آبلے وغیرہ نکل آتے ہیں۔ اور لوزتین (زبان کی جڑھ کے پاس کی گلٹیاں) متورم ہو جاتی ہیں۔ گاہے اس تکلیف سے بخار بھی ہو جاتا ہے۔

علاج۔ لعابات۔ مثلاً بیدانہ۔ اسپغول۔ السی کا لعاب نکال کر مصری ملا کر جرعہ جرعہ کر کے پئیں (۲) بادام روغن سے دن میں تین چار بار زبان کو چپڑ دیں (۳) آئرن گلیسرین لگاویں (ٹنکچر سٹیل اماشہ گلیسرین اتولہ باہم ملالیں)، (۴) شہد لگائیں۔

تیسرا سبب۔ کبھی پان کھانے والوں کو زیادہ چونہ لگ جاتا ہے یا جس نے کبھی پان نہ کھایا ہو اس کو پان کے چونہ کی مضرت سے زبان پر جلن ہو جاتی ہے۔

علامات۔ زبان پر جلن ہوتی ہے اور اس کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے

علاج۔ اس کا سب سے بہتر علاج یہ ہے۔ کہ ایک دو عدد لونگ (قرنفل) منہ میں رکھ کر چبائیں (۲) چاندی خالص کی انگوٹھی منہ میں رکھیں (۳) گلیسرین لگائیں۔

چوتھا سبب۔ کبھی غلطی سے کوئی تیزاب کی دوا یا کھانے کی چیز سمجھ کر منہ میں ڈال لیا جائے۔ جس سے زبان جل جائے۔

علامات۔ زبان پر آبلے پڑ جاتے ہیں۔ پہلے تو اس کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ بعد میں سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ اور منہ سے تیزاب کی بو آتی ہے۔

علاج۔ انڈے کی زردی منہ میں رکھوائیں۔ یا روغن زیتون سے چپڑیں

کسی چیز کا گلے میں پھنس جانا۔ احتباس الشئی فی الحلق

فارن باڈی ان دی فرنکس

Foreingn Body in the Pharynx

اسباب۔ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو مختلف صورتوں میں حلق کے اندر پھنس کر باعث تکلیف ہوتی ہیں۔

(۱) بعض بچوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ پیسہ وغیرہ منہ میں ڈال لیتے ہیں۔ جو بعض اوقات ان کے گلے میں پھنس جاتا ہے (۲) اور بعض اوقات بڑے آدمیوں کو بھی غذا کھاتے وقت لقمہ یا ہڈی وغیرہ گلے میں پھنس کر باعث تکلیف ہوتی ہے۔ (۳) کبھی مچھلی کا گوشت کھاتے وقت اس کا کانٹا گلے میں چبھ جاتا ہے۔ (۴) کبھی غلطی سے اسی طرح سوئی وغیرہ منہ میں چلی جاتی ہے۔ جو حلق یا مری میں اٹک جاتی ہے۔ (۵) کبھی گندا پانی یا ایسے کوئیں یا تالاب کا پانی پینے سے جس میں جونکیں ہوں جونک حلق میں چمٹ جاتی ہے۔ (۶) کبھی کوئی تنکا وغیرہ پانی پینے وقت جا کر حلق میں چبھ جاتا ہے۔

علامات۔ گلے میں خارش ہوتی ہے۔ سخت کھانسی آتی ہے۔ کبھی متلی ہوتی ہے۔ مریض پھنسی ہوئی شے کو گلے سے نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ کبھی تنفس رکتا ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ حنجرہ پر دباؤ ہو۔ اور تنفس کا راستہ تنگ ہو جائے۔

علاج۔ اگر پیسہ آنہ وغیرہ گلے میں اٹک گیا ہو۔ یا کوئی گولی وغیرہ

پھنس گئی ہو۔ تو بچہ کو ایڑیوں سے پکڑ کر اُلٹا اٹھالیں۔ اور اسکی پُشت اور گردن پر
تھپکی دیں۔ پھنسی ہوئی شے خود بخود نکل آئے گی۔

(۲) اگر کسی بڑے آدمی کے گلے میں کھانے کا لقمہ وغیرہ پھنس گیا ہو تو اسے کسی
چیز سے معدہ میں دھکیل دیں یا زبان کو کسی چیز سے پکڑ کر باہر کھینچیں۔ اس طرح
بھی اٹکی ہوئی چیز یا اندر چلی جائے گی یا باہر نکل آتی ہے۔

(۳) اگر کوئی ہڈی یا مچھلی کا کانٹا وغیرہ گلے میں پھنس گیا ہو۔ تو اسے موچنے
وغیرہ سے پکڑ کر نکال لیں۔ اگر پھنسی ہوئی چیز معدہ میں جاکر بخوبی ہضم ہو سکتی
ہو۔ تو اسے کسی ربڑ کی نالی سے اندر دھکیل دیں۔ اگر وہ چیز حنجرہ میں ہی اٹکی ہوئی ہو تو
انگلی سے بآسانی پکڑ کر نکالی جا سکتی ہے۔ لیکن جب دور گلے میں جاکر اٹکی ہو۔ تو
اسے بالوں کے اوزار سے نکال سکتے ہیں۔ اس قسم کے اوزار بنے ہوئے ہوتے ہیں۔
جو بہت مفید ہیں۔ وہ اس طرح کے ہوتے ہیں۔ کہ جب ان کو اندر داخل کیا جائے
تو بال سمٹ جاتے ہیں۔ جب باہر کھینچا جائے۔ تو وہ اوپر کو اُٹھ آتے ہیں۔ اور
پھنسی ہوئی چیز کو اپنے ساتھ لے آتے ہیں۔ دیکھو تصویر



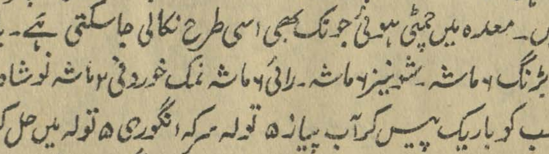
(۴) اگر ایسا اوزار نہ مل سکے تو اسفنج کا ٹکڑا مضبوط دھاگے سے باندھ
کر شہد میں آلودہ کر کے مریض کو نگلوائیں۔ جب کانٹے کے مقام سے نیچے نکل
جائے۔ تو قدرے پانی مریض کو پلائیں۔ تاکہ اسفنج پھول جائے۔ پھر اسفنج کو باہر
کھینچ لیں۔ اسکے ساتھ کانٹا باہر نکل آئے گا۔ اگر اس طرح بھی کانٹا نہ نکلے

تو سرکہ میں قدرے پانی ملا کر گھونٹ گھونٹ کر کے پلائیں۔ اس سے غشائے بلغمیہ کی تراوش بڑھ کر رطوبات بکثرت خارج ہونگی۔ جس کے ہمراہ کانٹا بھی نکل جائے گا۔ سرکہ کی مدد سے کانٹا بھی نرم ہو جاتا ہے۔

(۵) اگر کوئی لوہے کی سوئی یا پن وغیرہ گلے میں پھنس گئی ہو۔ تو اسکے نکالنے کے لئے آلہ مقناطیس گلے میں پھرائیں۔ لوہے کی چیز اس سے چمٹ کر باہر نکل آئے گی۔ یا مرغن غذا کھلا کر بعد میں مریض کو قے کرائیں۔ اسی طرح بھی پھنسی چیز نکل جاتی ہے۔

(۶) اگر جونک وغیرہ گلے میں چمٹ گئی ہو۔ تو اسکے نکالنے کی صورت یہ ہے کہ مریض کو گوشت کا کچا ٹکڑا دھاگا سے باندھ کر نگلوائیں جب جونک کے مقام پر پہنچ جائے۔ تو ذرا ٹھہرائیں۔ جونک اسکے ساتھ چمٹ جائیگی۔ پھر اسے باہر کھینچ لیں۔ معدہ میں چمٹی ہوئی جونک بھی اسی طرح نکالی جاسکتی ہے۔ یا مریض کو بایڑنگ ۶ ماشہ۔ شونیز ۶ ماشہ۔ رائی ۶ ماشہ۔ نمک خوردنی ۲ ماشہ نوشادر ۲ ماشہ سب کو باریک پیس کر آب پیاز ۵ تولہ سرکہ انگوری ۵ تولہ میں حل کر کے گھونٹ گھونٹ کر کے پلائیں۔ بعدہٗ زنک سلفاس ۱۵ گرین پانی میں حل کر کے پلادیں۔ تاکہ کھل کر قے ہو جائے۔ جس کے ساتھ جونک بھی نکل جائے۔

جب کوئی سکہ کی چیز گلے میں پھنس گئی ہو۔ تو اسکے نکالنے کے لئے سکہ پکڑنے والا اوزار استعمال کریں۔ جسکی تصویر یہ ہے۔



الف۔ ہڈی کا دستہ (ب) ایک لچکدار سلاخ جس کے آگے بسا (ج) سکہ پکڑنے والا لگا ہوا ہے۔ جب (ب) اور (ج) کے حصہ کو

اٹکی ہوئی چیز پر داخل کریں تو اس، یعنی پیچ کے ذریعہ دبائیں جس سے سکہ پکڑنے والا اسے گرفت کر لیتا ہے۔ اور پھر باہر نکالا جا سکتا ہے۔

دم گھٹنا حبس نفس

ایس فکسیا Asphyxia

ماہیّت مرض۔ اس مرض کے بہت سے اسباب ہیں۔ مثلاً کسی چیز کا حنجرہ میں پھنس جانا۔ گیس سے دم گھٹنا۔ پانی میں ڈوبنا۔ پھانسی لگنا وغیرہ ان کا الگ الگ ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) اگر کوئی غیر جنس چیز حنجرہ میں پھنس کر تنگئ تنفس کا سبب ہو۔ تو اسوقت زندگی اور موت کا سوال ہوتا ہے۔ مریض کا چہرہ نیلگوں ہو جاتا ہے۔ سانس رکتا ہے۔ اسوقت فوری طور پر انگلی کی مدد سے رکاوٹ کو ہٹا دینا چاہئے۔

(۲) اکثر جاڑے کے موسم میں لوگ رات کو کمرہ گرم کرنے کے لئے پتھر یا لکڑی کے کوئلے انگیٹھی میں جلاتے ہیں۔ اور اگر غلطی سے کمرہ کی کوئی کھڑکی یا روشندان کھلا نہ ہو اور ہوا کی آمد و رفت نہ ہو تو بند کمرہ میں آگ کے جلنے کی وجہ سے کاربانک ایسڈ گیس (زہریلا دھواں) پیدا ہو جانے کے سبب اگر کوئی آدمی اس کمرہ میں سوتا ہو۔ تو رفتہ رفتہ اس کا سانس گھٹنے لگتا ہے حتیٰ کہ پھیپھڑے سانس لینے کی کوشش چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اسکے خون میں آکسیجن (بادِ نسیم) آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ تنفس بالکل بند ہو جاتا ہے۔

علاج۔ حبس تنفس کا سبب معلوم کرکے اسے رفع کریں اور دوران خون تیز کرنے کی کوشش کریں۔ اگر سانس بند ہو گیا ہو۔ تو مصنوعی تنفس جاری

کرنے کی کوشش کریں۔ مریض کے کپڑے فوراً اتار دیں اور اُسے کھلی ہوا میں رکھیں۔ ناک اور منہ کو صاف کر دیں۔ نوشادر اور قلعی چونہ باہم ملاکر سنگھائیں تنفس بحال ہونے پر جب کچھ نگلنے کی قوت آجائے۔ تو مریض کو گرم گرم چائے یا دودھ پلائیں۔ مریض کے دونوں شانوں کے درمیان رائی کا پلستر لگا دینا بھی تنفس جاری ہونے میں مدد دیتا ہے۔ منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دینا بھی مفید ہے۔

(۳) کسی پُرانے کوئیں یا ایسے مکان میں جو عرصہ سے بند پڑا ہو۔ داخل ہونے سے بھی دم گھٹنے لگتا ہے۔ اسلئے اگر کبھی ایسا موقع ہو کہ کسی بند مکان میں داخل ہونے کی ضرورت ہو یا کوئیں میں اترنے کی ضرورت پڑے۔ تو اس امر کا پتہ کر لینا چاہیئے۔ کہ آیا اس میں زہریلی گیس تو نہیں ہے۔ اس بات کا پتہ لگانے کے لئے مکان کے روشندان اور دریچہ وغیرہ کھول دیں۔ اور لیمپ یا کوئی چیز جلا کر اندر داخل کریں۔ اور اسکے شعلے کو دیکھتے رہیں۔ اگر لیمپ ٹھیک نہ جلے یا بُجھ جائے۔ تو سمجھ لو کہ وہاں زہریلی گیس موجود ہے اور وہاں داخل ہونا خالی از خطرہ نہیں۔ اس لئے وہاں کی زہریلی گیس کے اخراج کا بندوبست کریں۔ اس غرض کے لئے اس مکان یا کوئیں کے اندر اَن بُجھ چونا ڈالدیں۔ اور اسپر پانی چھڑکیں۔ کیونکہ چونا بہت جلد کاربانک گیس کو جذب کر لیتا ہے۔

پھانسی لگنا — مخنوق ہونا

ہینگنگ Hanging

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض لوگ کسی بات سے تنگ آکر خودکشی کی غرض

سے چھت یا درخت وغیرہ سے رسی باندھ کر اور اس کا پھندا گلے میں ڈال کر پھانسی لے لیتے ہیں۔ یا کوئی دشمن کے ہاتھوں پھانسی پر لٹک گیا ہو۔ تو اس کا دم گھٹ جاتا ہے۔ اگر جلد مدد نہ پہنچ سکے تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

علاج۔ جب کبھی کوئی شخص پھانسی پر لٹکتا ہوا پایا جائے۔ تو اُسے فوراً اتار لینا چاہیئے۔ اس غرض کے لیئے چاقو وغیرہ سے فوراً اسکی رسی کاٹ دیں اگر فوری طور پر چاقو وغیرہ مہیا نہ ہو سکے۔ تو کسی دوسرے کی مدد پہنچنے تک پھانسی لگے ہوئے کے جسم کو ٹانگوں سے پکڑ کر اوپر کیطرف اٹھائے رکھیں تاکہ اسکے گلے کا بوجھ کم ہو جائے۔ لیکن ایسا کبھی نہ کریں کہ اسے ایسی حالت میں لٹکتا چھوڑ کر چاقو لینے چلے جائیں۔ بلکہ اسے اوپر اٹھائے رکھیں۔ اور دوسرے کسی کو مدد کے لئے پکاریں۔ حتیٰ کہ وہ پہنچ کر چاقو سے رسی کاٹ دے اسکے بعد اسکے تمام کپڑے خصوصاً گردن اور سینے کے گرد کے کپڑے فوراً ڈھیلے کر دیں اور اسکے مُنہ اور سینے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دیں۔ ہاتھ پاؤں کو خوب زور سے اوپر کی طرف ملنا اور لخلخہ یا امونیا سنگھانا بھی ضروری اور مفید ہے۔ اگر اس طرح سانس آنے لگ جائے تو بہتر ورنہ مصنوعی تنفس جاری کرائیں۔

مصنوعی تنفس جاری کرنے کا طریقہ

مصنوعی تنفس جاری کرنے کے بہت سے طریق ہیں۔ زیادہ مفید طریقوں کو یہاں بیان کیا جاتا ہے۔ لیکن تنفس جاری کرنے سے پیشتر یہ لازمی ہے۔ کہ مریض کے کپڑے اتار دیں۔ خصوصاً گردن، چھاتی اور کمر کی تمام بندشیں کھولدیں اسکے ناک منہ کو صاف کریں اور پھر تنفس جاری کرائیں۔

اگر مریض پانی میں ڈوب گیا ہو۔ تو اس کے پیٹ اور چھاتی میں جو پانی

بھر گیا ہے۔ پہلے اس کو نکالنا چاہئے۔ چنانچہ غریق کو اس طرح اوندھا لٹائیں کہ اس کا سر پاؤں کی نسبت نیچا رہے۔ اور اسکے پیٹ کے نیچے کوئی مٹی کا گھڑا یا کوئی گول برتن الٹا کر کے رکھ دیں۔ یا کپڑوں کی گٹھڑی سی بنا کر پیٹ کے نیچے رکھدیں۔ اس طرح پیٹ کا پانی فوراً خارج ہو جاتا ہے۔ جب پانی خارج ہو جائے۔ تو اُسے فوراً سیدھا کر دیں۔ اور اب سر پاؤں کی نسبت ذرا اونچا رکھیں۔ اور پھر مصنوعی تنفس جاری کرائیں۔ دیکھو تصویر۔

تصویر ۱



تصویر ۲



مریض کو چت لٹادو۔ اور اسکے کندھوں کے نیچے تکیہ رکھدو۔ اور معالج مریض کے سر کے پیچھے کی طرف گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ذرا آگے کو جھک جائے مریض کے ناک اور منہ کو صاف کر دیں۔ زبان کو باہر کھینچیں۔ اور مریض کی کلائیوں کو کہنی سے عین نیچے پکڑ کر اسکے بازوؤں کو اوپر باہر اور اپنی طرف اس طرح سے کھینچیں۔ کہ مریض کی کہنیاں زمین سے چھو کر آئیں۔ ایسا کرنے سے ہوا پھیپھڑوں کے اندر جاتی ہے۔ دیکھو تصویر ۱ پھر مریض کے مڑے ہوئے بازوؤں کو آہستہ آہستہ سامنے نیچے اور اندر کی طرف لاکر اسکی چھاتی پر گھٹنوں اور بازوؤں کو زور سے دبائیں ایسا کرنے سے ہوا پھیپھڑوں سے خارج ہوتی ہے دیکھو تصویر ۲ تنفس کو حرکت دینے کے لئے نوشادر اور چونہ ملاکر سنگھانا اور چھاتی پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے یا کپڑا پانی سے بھیگا ہوا مارنا مفید ہوتا ہے۔

سمّیات یعنی زہریں اور اُن کا علاج

تعریف۔ زہر دہ چیز ہے۔ کہ جو انسانی جسم میں داخل ہو کر مضر صحت اثرات پیدا کرکے زندگی کو خطرے میں ڈال دے یا ہلاک کردے۔ چونکہ اس قسم کے حادثات اکثر ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے اس مضمون کو تفصیل کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔

اقسام۔ زہریلی چیز منہ کے رستے، ناک کے رستے۔ جلد کے رستے جسم کے اندر داخل ہو کر اپنا مضر اثر کرتی ہے۔ مثلاً زہریلی گیس ناک کے رستے زخموں وغیرہ کے ذریعہ کوئی زہر جسم میں سرایت کر جاتی ہے۔ یا غلطی سے کوئی زہریلی چیز کھالی جائے وغیرہ۔ زہریں تین قسم کی ہوتی ہیں (۱) معدنی زہر مثلاً سم الفار (۲) نباتی زہر مثلاً افیون۔ میٹھا تیلیہ وغیرہ (۳) حیوانی زہر مثلاً

سانپ بچھو وغیرہ کا زہر۔
تاثیر کے لحاظ سے بھی زہریں تقریباً تین ہی اقسام میں تقسیم کی جاتی ہیں۔
(۱) جلانے والے زہر جیسے تیزاب وغیرہ (۲) خراش پیدا کرنے والے زہر جو کہ جسم پر لگ کر سوزش پیدا کر دیتے ہیں۔ مثلاً سم الفار، جمالگوٹہ (۳) نظام عصبی پر اثر ڈالنے والے زہر جیسے افیون، کچلہ، میٹھا تیلیہ وغیرہ۔
تاثیر اور فعل کے لحاظ سے جو اقسام بیان کی گئی ہیں۔ انکی مختصر سی خصوصیات بیان کی جاتی ہیں۔
جلانے والے زہر۔ اس قسم کی زہروں کے کھانے سے منہ، حلق اور خوراک کی نالی کے تمام طول میں سخت جلن اور درد ہوتا ہے۔ لگاتار قے اور متلی ہوتی ہے۔ جس میں اکثر خون ملا ہوا ہوتا ہے۔ منہ اور حلق کی رنگت اندر سے سفید ہو جاتی ہے۔ مسموم کا پیٹ ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ اور زندگی کے تمام فعل نہایت سُست ہو جاتے ہیں۔
خراش یا سوزش کرنیوالے زہر۔ ان کے کھانے سے تھوڑی دیر بعد سوزش کی علامات شروع ہو جاتی ہیں۔ پیاس شدت کی لگتی ہے۔ پہلے قئیں آتی ہیں۔ پھر اسہال اور بعد میں بخار کی علامات رونما ہو جاتی ہیں۔ اور پھر نبض بند ہو کر جسم سرد پڑ جاتا ہے۔ اور اسکے اوپر لیس دار ٹھنڈی رطوبت پائی جاتی ہے۔ معدہ کے مقام پر اگر دبایا جائے تو درد ہوتا ہے۔
نظام عصبی پر اثر کرنیوالی زہر۔ اس قسم کے زہر اپنی اپنی تاثیر کے لحاظ سے مختلف نتائج پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً بعض نیند آور ہیں۔ جیسے افیون بعض ہذیان پیدا کرتے ہیں۔ جیسے دھتورہ یا لفاح۔ بعض سے تشنج پیدا ہوتا ہے۔ جیسے کچلا وغیرہ۔

عام علاج ۔ مسموم اگر جلد ہی علاج کے لئے لایا جائے۔ تو اکثر حالتوں میں معدہ کو دھو کر زہر سے صاف کر دینا نہایت عمدہ علاج ہے۔ یا قے آور ادویات استعمال کریں۔ کیونکہ جب تک زہریلی چیز خوراک کی نالی یا معدہ میں پڑی ہو تو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ وہ ابھی جسم سے باہر ہے۔ اور اس سے پیشتر کہ وہ خون میں جذب ہو کر جسم کے اندر ہر رگ و ریشہ میں اپنا اثر کرے جسم سے نکل جاتی ہے۔ لیکن جلانے والے زہروں میں یہ طریق علاج اختیار کرنا مناسب نہیں۔ بلکہ مضر ہے۔ کیونکہ حلق اور خوراک کی نالی اپنی طوالت میں جل چکی ہوتی ہے۔ اور قے لانے یا معدہ کو دھونے والا آلہ استعمال کرنے سے وہ چھد جاتی یا سخت زخمی ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں ایسی ادویہ استعمال کرنی چاہئیں۔ جو ایسی زہر کے ساتھ مل کر کیمیاوی طور پر کوئی بے ضرر مرکب کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ کسی زہر کے خون میں مل جانے کے بعد بھی یہی طریق بہتر ہوگا۔ نیز ہمارے لئے یہ معلوم کرنا ضروری نہیں۔ کہ زہر کی مقدار کیا ہے۔ تاکہ اسکے فاد زہر کی مقدار کا صحیح استعمال کیا جائے۔ بلکہ مریض کی حالت خواہ کس قدر خراب یا شدید علامات خواہ کتنی ہی خطرناک کیوں نہ ہوں۔ معالج کے لئے ناامیدی کی کوئی وجہ نہیں۔ ہر ممکن طریق اور مندون علاج حالات کے ماتحت نہایت حوصلہ کے ساتھ کرنا چاہئیے۔ کیونکہ بعض اوقات ابتداً کوئی خاص افاقہ نظر نہیں آتا۔ اور معالج مایوس ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ مناسب نہیں کیونکہ تین تین چار چار گھنٹوں کے بعد مریض کی حالت اچھی ہو جاتی ہے۔

کبھی معالج ابتدائی حالت میں مریض کو دوا دے کر بہتر پاتا ہے اور علاج کے مزید تواتر کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ لیکن اس حالت میں بھی

لازم ہے۔ کہ آئندہ علامات کو بھی پورے طور سے دیکھنا ہے۔ کیونکہ بہت ممکن ہے۔ کہ زہر کی جو مقدار اندر موجود ہے۔ دوبارہ خون میں مل جائے۔ اور مہلک اثر پیدا کر دے۔

ضعف کی حالت میں اگر محرکات یعنی شراب وغیرہ کا استعمال کرنا ضروری ہو۔ تو مناسب مقدار میں دیں۔ تاکہ سکر کی علامات پیدا نہ ہونے پائیں۔ ایتھر اور سٹرکنین کی زیر جلدیا وریدی پچکاری کرنا مفید ہے۔ اور سخت ضعف کی حالت میں سیلائن سولیوشن یعنی معمولی کھانے کے نمک کو پانی میں ملا کر نیم گرم حالت میں اسکی وریدی پچکاری کرنا مفید علاج ہے (ترکیب دیکھو کتاب رہنمائے انجکشن) خاص کر ایسی حالت میں جبکہ خون زیادہ خارج ہو چکا ہو۔

مریض کی جلد سرد ہو جاتی ہے۔ گویا حرارت جسمانی کم ہو جاتی ہے۔ اسلئے حرارت کو برقرار رکھنا ضروری اور لازمی امر ہے۔ اس مطلب کے لئے گرم پانی کی بوتلیں مریض کے تلووں، رانوں اور بغلوں وغیرہ میں رکھیں۔ اور اوپر گرم کمبل وغیرہ اوڑھا دیں۔

تنفس رکنے یا بند ہونے کی حالت میں مصنوعی تنفس جاری کرائیں۔ اسکے دوران میں گرم کپڑا مریض کو اوڑھائے رکھنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ حرارت کا اخراج مسموم میں معمول سے زیادہ ہوا کرتا ہے۔ جب دیر سے مریض بیہوش پڑا ہے۔ اور کچھ کھا پی نہیں سکتا تو ضروری ہے۔ کہ غذائی حقنہ کر دیا جائے۔ مثلاً چائے۔ قہوہ وغیرہ پچکاری کے ذریعہ مقعد کے اندر داخل کرنا ضروری ہے اگر دیر سے اسے پیشاب خارج نہیں ہوا۔ تو بذریعہ کیتھیٹر پیشاب نکال دیں (دیکھو تصویر و ترکیب صفحہ ۶۴-۶۵ پر)

قے لانے والی ادویات

پہلے بتایا جا چکا ہے۔کہ جب تک زہر معدہ یا غذا کی نالی میں ہی ہو۔ اور مسموم علاج کے لئے جلد لاگیا ہو تو قے کرانا نہائیت ضروری اور مفید علاج ہے۔چنانچہ ذیل میں قے اور ادویات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) کھانے کا نمک ۳ تولہ پاؤ بھر گرم پانی میں گھول کر پلا دیں (۲) رائی کا سفوف ایک تولہ پاؤ بھر گرم پانی میں ملا کر پلائیں (۳) زنک سلفیٹ بقدر ۲ ماشہ آدھ پاؤ گرم پانی میں ملا کر پلائیں۔(۴) کاپر سلفیٹ (نیلا تھوتھا) ۳ سے ۵ رتی تک دو چھٹانک پانی میں حل کر کے پلائیں (۵) اپیکاک کیوانا ۲ ماشہ دو چھٹانک گرم پانی میں ملا کر دیں۔(۶) امونیا کارب ۲ ماشہ دو چھٹانک پانی گرم میں حل کر کے دیں (۷) اپومارفین ہائیڈ کلورائیڈ ⅛ رتی بذریعہ انجیکشن داخل کریں۔یہ آخری دوا عام طور پر ایسی حالت میں زیادہ قابل استعمال ہے۔جبکہ مریض بے ہوش ہو اور کوئی دوا کھا نہ سکتا ہو۔تو اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔یہ دوا علاوہ انجیکشن کے ویسے بھی اسی مقدار میں پانی میں گھول کر پلا دینے سے قے لاتی ہے۔لیکن بذریعہ پچکاری دینا زیادہ مفید ہے۔اگر مذکورہ بالا ادویات میں سے کوئی بھی بروقت میسر نہ آ سکے۔تو پھر بہت سا سادہ پانی گرم کر کے پلا دیں۔اور بعد میں مرغی وغیرہ کا پر حلق میں پھرائیں تاکہ قے ہو جائے۔

اس مختصر سے بیان کے بعد ہر ایک زہر کا الگ الگ بیان کیا جاتا ہے تاکہ اچھی طرح وضاحت ہو جائے۔اور سمجھنے میں آسانی ہو۔

سنکھیا۔سم الفار کا زہر (Arsenic)

سنکھیا یعنی سم الفار۔یہ نہایت شدید خراش کرنے والا زہر ہے۔اور اکثر ایک رتی کے وزن میں بھی زہریلی علامات پیدا کر دیتا ہے

عام طور پر لوگ خودکشی وغیرہ کے لئے اسے استعمال میں لاتے ہیں۔ کیونکہ اس میں کسی قسم کا ذائقہ نہیں ہوتا۔ کسی خوردنی چیز میں ملا دیا جائے۔ تو اس کا پتہ نہیں لگتا۔

علامات۔ عموماً ایک آدھ گھنٹہ کے بعد علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ مریض پر غشی طاری ہونے لگتی ہے۔ جی متلاتا ہے۔ قے آتی ہے۔ معدہ میں شدت کی جلن اور سخت پیاس لگتی ہے۔ حلق میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ شدید قے میں قدرے خون آمیز مادہ بھی خارج ہوتا ہے۔ اور اس حالت میں کھائی ہوئی غذا اور غشائے مخاطی بڑی مقدار میں نکلتی ہے۔ اور یہ قدرتی طور پر خارج ہوتی ہے۔ جسے طبیعت مدبرہ بدن زہر کے اخراج کے لئے استعمال کرتی ہے۔ پھر پیچش کے ساتھ دست آنے لگتے ہیں۔ شدید حالت میں مریض کا چہرہ پھیکا اور اترا ہوا ہوتا ہے۔ شکم کی دیواریں کھچی ہوئی اور اکثر سوجی ہوئی ہوتی ہیں۔ پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ نبض کمزور چلنے لگتی ہے۔ جسم سرد پڑ جاتا ہے۔ اور مریض بے ہوشی میں ہی انتقال کر جاتا ہے۔ اگر خوش قسمتی سے مریض جانبر بھی ہو جائے تو پھر بھی ایک عرصہ تک معدہ اور امعاء میں سوزش باقی رہتی ہے۔

علاج۔ شروع میں قے آور ادویات مثلاً زنک سلفائیڈ وغیرہ سے قے کرائیں۔ تاکہ معدہ زہر سے پاک ہو جائے۔ اپومارفین ہائیڈروکلورائیڈ کی جلدی پچکاری کریں۔ اگر کوئی چیز میسر نہ آئے تو کھانے کا نمک گرم پانی میں ملا کر مریض کو پلائیں۔ اور مرغی کا پر حلق میں پھرا کر قے کرائیں۔ اگر مریض کو خود بخود قے ہو رہی ہو تو صرف ٹھنڈا پانی بکثرت پلاتے رہیں۔ ٹھنڈا دودھ دینا بھی مفید ہے۔ کیونکہ یہ جھٹ کو زہر کو ملفوف کر لیتا ہے اور بعد میں قے کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے۔ چونے کا پانی اور میٹھا تیل (روغن کنجد)

ہموزن ملا کر دینا بھی مفید ہے۔
تخم السی کا جوشاندہ جس میں قدرے مگنیشیا ملا لیا گیا ہو دینا بہت مفید ہے۔ کیونکہ اسمیں سم الفار مل کر نہ حل ہونے والا مرکب کیمیاوی طور پر بن جاتا ہے۔ اسے سم الفار کا فاد زہر (زہر کے اثر کو دور کرنے والا) تصور کریں۔ اسی طرح ٹنکچر سٹیل بھی اس کا فاد زہر ہے۔ چنانچہ ٹنکچر سٹیل ۱½ اونس کو دو اونس پانی میں ملائیں اور سوا تولہ سوڈا بائیکارب ایک پاؤ بھر پانی میں الگ ملائیں پھر ان دونوں کو باہم ملا کر مریض کو پلائیں۔ اور حسب ضرورت دو تین بار ایسی ایک ایک خوراک دیں۔ یہ مرکب فوری طور پر سنکھیا کے زہر کو بے اثر بنا دیتا ہے۔ بعدہٗ سیر بھر دودھ میں روغن زرد یا بادام روغن ۲ چھٹانک ملا کر پلائیں۔ رفع شدت پیاس کے لئے برف چسائیں۔

نوٹ:۔ یہ یاد رکھیں کہ سم الفار کے زہر کے اخراج کے لئے قے آور ادویات میں کوئی ایسی دوا جو ترش ہو مثلاً ٹارٹار ایمیٹک وغیرہ ہرگز نہ دیں۔

پارے کا زہر Mercury

پارے کا ایک مرکب پرکلورائیڈ آف مرکری ایک بہت بڑا زہر ہے جو کیمیاوی طور پر ایک جلانے والا زہر ہے۔ اسی طرح رسکپور، دار چکنہ اور شنگرف وغیرہ مرکبات سیماب کے زہریلی مقدار میں کھا لینے سے زہریلا اثر کرتے ہیں۔

علامات:۔ مریض کو کوئی چیز کھاتے وقت منہ میں دھاتی ذائقہ محسوس ہوتا ہے۔ تالو کا پچھلا حصہ اور خوراک کی نالی اسقدر سکڑ جاتے ہیں۔ کہ کسی دوا کا دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ منہ اور حلق میں سفیدی سی پائی جاتی ہے۔ گلا گھٹتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ معدہ میں درد اور قے و اسہال آتے ہیں۔ جس میں خون اور بلغم کی آمیزش ہوتی ہے۔ مریض کا چہرہ خون کے اجتماع سے بھرا بھرا سا

ہوتا ہے۔ بعض حالتوں میں نیند اور متحیر سا ہوتا ہے۔ پارہ سرعت کے ساتھ حل ہو کر تمام دوران خون میں مل جاتا ہے۔ اور گردہ میں پہنچ کر خاص عمل کرتا ہے جس سے پیشاب بننا بند ہو جاتا ہے۔ اگر پارہ کا مریض جانبر ہونے لگے۔ تو اسکے منہ سے تھوک بکثرت خارج ہونے لگتا ہے۔

علاج۔ اس کا علاج سم الفار کے علاج سے مختلف ہے۔ اسکے اثر کو زائل کرنے کے لئے ایک بہترین فاد زہر ہے۔ جسے بہت جلد دے دینا نہ چاہئے۔ اور اسکے استعمال سے قبل قے لانے کی ہرگز کوشش نہ کریں۔ پارہ کا فاد زہر انڈے کی زردی اور سفیدی کو باہم ملانے سے بنتا ہے۔ اور یہ کیمیاوی طور پر پارہ کے ہر ایک مرکب کو کسی دوسرے مرکب میں تبدیل کر دیتا ہے۔ جو کہ مقابلتاً زہریلا نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی جلد حل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آٹھ دس انڈوں کی زردی اور سفیدی کو باہم خوب اچھی طرح پھینٹ کر مریض کو پلا دیں اور پھر تھوڑی دیر بعد قے آور ادویات دے کر معدہ کو صاف کر دیں یا سائفن ٹیوب سے معدہ کو دھو ڈالیں۔ فاد زہر دینے سے قبل ہرگز قے نہ کرائیں۔

پیٹ کے درد اور اسہال کو روکنے کے لئے ایک رتی تک افیون پانی میں حل کر کے پلا دیں۔ پھر بعد از اں بار بار پلاتے رہیں۔ ضعف کی حالت میں طاقت کے لئے سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۱۰ سے ۲۰ قطرہ یا جوارش مفرح ۳ سے ۶ ماشہ کھلائیں۔ اگر کسی موقع پر انڈے نہ مل سکیں۔ تو اس صورت میں آٹا گندم کی پانی میں پتلی سی لئی بنا کر پلا دینا بھی وہی اثر رکھتا ہے۔

پارہ کے زہر میں اگر تھوک کی گلٹیاں اپنے فعل میں تیز ہو جائیں اور تھوک بکثرت پیدا کرنے لگ جائیں۔ تو مریض یقیناً جانبر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ طبیعت مدبر بدن پارہ کے زہر کو تھوک کے ذریعہ خارج کرنا شروع کر دیتی ہے۔ اسلئے اگر ہم

اسکی مدد کے لئے خود بھی ایسا طریق اختیار کریں۔ کہ تھوک بکثرت پیدا ہونے لگے۔ تو یہ نہایت مفید ہوگا۔ اس غرض کے لئے ذیل کی ادویات استعمال کی جاسکتی ہے۔

(۱) ڈائیلوٹ نائٹرک ایسڈ کے دو تین قطرے پانی میں ملا کر دن میں دو تین بار دیں۔ اور اسی کے غرغرے کرائیں۔ (۲) پھٹکری ۶ ماشہ کو آدھ پاؤ پانی میں حل کر کے قدرے شہد سے میٹھا کر لیں اور غرغرے کرائیں۔ مریض کو گرم رکھیں اور مقویات کا استعمال کرائیں۔ جیسے جوارش مفرح وغیرہ

(۱) جب پارہ کے پرانے زہر میں مریض کو پھوڑے پھنسیاں پیدا ہوں۔ تو دوا کبریت عـ۶ (ہومیوپیتھک ہیپرسلفر) بہترین دوا ہے۔

(۲) اگر پارہ کے زہر سے کوئی حصہ جسم مفلوج ہو جائے۔ تو دارا فی عـ۶ (نکس وامیکا) مفید دوا ہے۔

سیسہ کا زہر

اس قسم کا زہر ایسے مزدوروں اور پیشہ وروں کو آہستہ آہستہ سرایت کر جاتا ہے۔ جو اپنے پیشہ میں اسے کام میں لاتے ہیں۔ مثلاً رنگساز۔ سیسہ کی کانوں میں کام کرنے والے مزدور۔ بعض اشیاء خوردنی جو سیسہ کے برتن میں تیار کی جائیں

علامات۔ قے۔ شدت کی پیاس۔ دائمی قبض۔ کبھی کبھی پیٹ درد عروق کا سکڑ جانا اور سردی سی محسوس ہوتے رہنا۔ اور خون میں سرخی کا کم ہو جانا۔ زہر کی زیادتی میں گلا خشک ہو جاتا ہے۔ سر چکراتا ہے۔ کبھی تشنج ہونے لگتا ہے۔ آخر مریض کمزور ہو کر بیہوش ہو جاتا ہے۔ ابتدا میں فالج مقامی ہوتا ہے۔ اور بعد مریض لنجا ہو جاتا ہے۔ اسکی زہر کی خاص علامت

یہ ہے۔ کہ مسوڑھوں کے گرد سیاہی مائل نیلگوں دھاریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور سوجے ہوئے معلوم ہوتے ہیں

علاج ۔ ان مریضوں میں جو خاص مقدار میں سیسہ کھا جانے سے بیمار ہوئے ہوں۔ گن دھک، سوڈیم اور مگنیشیا سلفاس بہت مفید ہے۔ پوٹاشیم ایوڈائڈ بھی بہتر دوا ہے۔ کیونکہ اس کے استعمال سے دھات ایوڈائڈ کی شکل میں پیشاب، کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے۔ اگر مریض کو بے خوابی لاحق ہو۔ تو پوٹاسیم برومائیڈ مفید ہوگی۔ مگنیشیا سلفاس زہر سیسہ سے مل کر ایک ایسا مرکب بن جاتا ہے۔ جو حل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے یہ مفید دوا ہے۔

پیٹ درد کی حالت میں اوپیم۔ الومینم۔ پلاٹینم۔ بلاڈونا یا سلفیورک ایسڈ وغیرہ بالمثل طریق پر ان کا استعمال مفید ہے۔ عام طور پر ان کا نمبر ۶ استعمال کریں۔ کمزوری اور کمی بھوک کی حالت میں اوراقی ۲ع یا ۳ع دنکس وامیکا) بہتر دوا ہے۔

شدت کی حالت میں زنک سلفاس سے قے کرانا بہت مفید ہے۔ کیونکہ قے لانے کے ساتھ سیسہ کے زہر کو بھی زائل کر دیتا ہے۔

Copper تانبے کا زہر

اس دھات کی زہر اکثر اس طرح سرایت کر جاتی ہے۔ کہ کبھی تانبہ کے برتن میں جس کی قلعی اتر گئی ہو اس میں کوئی کھانا پکایا جائے۔ عام طور پر ترش اشیاء یا چربی وغیرہ سے یہ دھات حل ہو کر کھانے میں مل جاتی ہے اور کھانے میں نقصان پہنچاتی ہے۔ اسطرح غلطی سے نیلا تھوتھا۔ زنگار وغیرہ کھا جانے سے زہریلی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگرچہ یہ دونوں مرکب بہت بڑے زہر ہیں۔ لیکن بذاتِ خود قے آور ہونے کے باعث اتنا شدید

نقصان نہیں پہنچاتے۔

علامات:۔ عام طور پر اس میں سنکھیا اور پارہ کی سی علامات رونما ہوتی ہیں۔ لیکن اسکی علامات مخصوصہ مثلاً سر درد۔ نیلگوں سبز مادے کی قے انتڑیوں میں کاٹنے کی سی درد۔ ٹانگوں اور رانوں میں درد۔ اور اکثر یرقان ہوجاتا ہے جو اس زہر کی خاص علامت ہے۔

علاج۔ اس کا فاذ زہر انڈے کی سفیدی اور زردی ملانے سے بنتا ہے۔ اور اس کے استعمال سے یہ دھات نہ حل ہونے والے مرکب میں تبدیل ہو جاتی ہے جو بالکل بے ضرر ہوتی ہے۔ اسکے بعد قے آور ادویات دے کر معدہ کو صاف کر دیں۔ اور پھر بعد از اشیاء مثل اسپی کا فیسا ندہ آش جو وغیرہ دیں۔ درد پیٹ کی حالت میں ارتی افیون پانی میں حل کر کے پلائیں۔

Phosphorus فاسفورس

چونکہ فاسفورس اور چربی کو باہم ملا کر کرم کش دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اکثر گھروں میں استعمال ہوتا ہے۔ اسلیئے ممکن ہے۔ کبھی غلطی سے کھالیا جائے یا دیا سلائی کی تیلیوں کے بنانے والے فاسفورس کے بخارات سے مریض ہو جاتے ہیں۔ اور اس سے اکثر ہڈیوں کے امراض لاحق ہوتے ہیں۔ بعض اوقات بچے دیا سلائی کی تیلیاں منہ میں ڈال لیتے ہیں جس سے مضر اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔

علامات:۔ فاسفورس ایک خراش پیدا کرنے والا زہر ہے۔ اور اسکی تکلیف دہ علامات جلد ظاہر ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ شدت کی پیاس لگتی ہے۔ اور قے آتی ہے۔ معدہ میں جلن ہوتی ہے۔ جو مادہ قے سے خارج ہوتا ہے۔ اس میں لہسن کی سی بو آتی ہے۔ اور اگر اندھیرے میں رکھا جائے تو اس میں روشنی

سی معلوم دیتی ہے۔ کچھ عرصہ بعد درد تمام جسم میں پھیل جاتا ہے۔

علاج۔ جہاں تک ہو سکے مریض کو جلد قے کرائیں۔ کوئی مسہل دیں۔ لیکن تیل کی قسم کا نہ ہو۔ کیونکہ تیل میں فاسفورس جلد حل ہو کر نقصان عظیم کا باعث ہو جاتا ہے اسلئے یاد رکھیں۔ کہ اس زہر میں تیل کا استعمال ہرگز نہ کریں کلورو فارم۔ کروٹیلس ہومیوپیتھک (بالمثل) طریق پر استعمال کرنا مفید ہے

تیزاب کی زہر Acids

اکثر معدنی تیزاب، گندھک، شورہ اور نمک وغیرہ کے کھاجانے سے نقصان ہو جاتا ہے۔ ان کی علامات یہ ہیں:۔

علامات:۔ عام طور پر جب غلطی سے تیزاب پینے کی کوشش کی جائے تو یہ بے اختیار حلق سے باہر نکلنے لگتا ہے۔ لیکن اسکے نکل جانے کی صورت میں بھی حلق وغیرہ میں سوزش ہو جانے سے مریض کو سخت اذیت پہنچتی ہے اسکا دم گھٹنے لگتا ہے۔ اور بعض اوقات خوراک کی نالی کا اوپر کا حصہ جل جاتا ہے۔ اور اندمال ہو جانے پر اس کا منہ تنگ ہو جاتا ہے۔ اور خوراک نگلنے میں دقت ہوتی ہے۔

جب تیزاب معدہ میں چلا جائے۔ تو سخت جلن اور درد ہوتا ہے۔ قے کے ساتھ گہری رنگت کا خون خارج ہوتا ہے۔ جس میں غشاء مخاطی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور یہ تیزاب کی جلانے والی تاثیر کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ مریض کمزور اور نڈھال ہو جاتا ہے۔

تمام تیزاب اپنے اندر ایک خاص زہریلی تاثیر بھی رکھتے ہیں۔ جو ان کے لگاتار تھوڑی مقدار میں استعمال کرنے سے بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ شورے کے تیزاب میں ہونٹوں کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے۔ لیکن گندھک کے تیزاب

میں ہونٹوں کی رنگت بھوری اور دانتوں پر سیاہ دھاری پیدا ہو جائے گی لیکن اگر منہ کی اندرونی جھلی کو دیکھیں تو وہ ہر حالت میں سفید شکن کھائی ہوئی ہوگی۔ اور اکثر جگہ سے علیحدہ ہوئی ہوئی نظر آئے گی۔

علاج۔ تیزاب کے زہروں میں قے کرانا یا سٹامک ٹیوب سے معدہ کو دھونا جائز نہیں۔ کیونکہ تیزاب کے اثر سے اندرونی لعابدار جھلی پہلے گل چکی ہے۔ اور وہ چھد جائے گی۔ اسلئے اس سے پرہیز کریں۔ مندرجہ ذیل ادویات میں سے جو بآسانی مل سکیں استعمال کریں۔

(۱) چونہ ایک تولہ ایک سیر پانی میں ملا کر پلائیں۔ یا کھڑیا مٹی۔ دیوار کا پلستر سوڈا بائیکارب۔ سجی۔ دیسی صابن۔ لکڑی کے کوئلے کی راکھ۔ ان میں سے جو بھی مل سکے۔ دو تولہ کی مقدار میں پانی میں ملا کر پلائیں اور اسکے بعد روغن بادام یا روغن کنجد وغیرہ روغنیات دو چھٹانک ایک گلاس پانی میں ملا کر پلائیں۔ رفع درد کے لئے ایک رتی افیون کھلائیں۔ مریض کی طاقت بحال رکھنے کے لئے غذائی حقنہ سے پرورش کریں۔ اس غرض کے لئے ماء اللحم مفید چیز ہے۔

Axalic acid ایگزیلک ایسڈ

یہ نہایت تیز اثر والا زہر ہے۔ چونکہ یہ مگنیشیا سلفاس سے ملتا جلتا ہے جسے عام طور پر لوگ رنگ کٹ یعنی کپڑوں وغیرہ سے رنگ کے داغ دور کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اور عام گھروں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے کبھی غلطی سے مگنیشیا سلفاس کی بجائے اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ذائقہ میں ان دونوں کا خاص فرق ہے۔ یعنی مگنیشیا کی اگر قلمیں زبان پر رکھیں تو ذائقہ کڑوا۔ لیکن ایگزیلک ایسڈ کی قلمیں کڑوی اور منفی ذائقہ رکھتی ہیں۔

علامات - لگاتار خراش، جلن اور درد۔ گہرے سبز مواد کی قے، نبض کمزور یا بالکل ساقط ہوتی ہے۔ جلد ٹھنڈی اور چپچپی ہوتی ہے۔ ہاتھ کی انگلیاں کے سرے بالکل بے حس۔ سخت بے چینی اور کبھی تشنج واقع ہوتا ہے۔ اور مریض مر جاتا ہے۔

علاج - اس تیزاب کے کھا جانے کے فوراً بعد شدّت سے قے شروع ہو جائے تو اکثر حصہ نکل جاتا ہے۔ اس کا فادزہر وہی ہے جو دوسرے تیزابوں کے بیان میں بتایا گیا ہے۔

تمام تیزابی زہروں میں پانی کا زیادہ استعمال یعنی پلانا منع ہے کیونکہ اس طرح زہر حل ہو کر جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔

کاربالک ایسڈ Carbolic acid

عام طور پر یہ تیزاب غلطی سے پی جانے یا بڑے زخموں پر بار بار لگانے سے جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ کیونکہ یہ دافع تعفن فائدہ کے لئے اکثر استعمال ہوتا ہے۔ اس تیزاب کا خاص اثر گردوں پر ہے۔ اور اسکی خراش سے گردوں میں اجتماع الدم اور سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔

علامات - منہ، حلق، معدہ میں جلن ہوتی ہے۔ جلد کی رنگت گہری نیلگوں ہو جاتی ہے۔ پاخانہ کی رنگت سیاہی مائل بھوری۔ پیشاب گہرا سیاہ مٹیالا سا ہوتا ہے۔ قے نہیں آتی حرارت بدن کم ہو جاتی ہے۔ دل کا فعل اکثر معطل ہو جاتا ہے۔

اگر کبھی اس تیزاب کو جلد پر لگائیں۔ تو اس کی رنگت سفید ہو جاتی ہے بعد میں خشک اور رنگت سرخ جس پر ہاتھ لگانے سے درد ہوتا ہے بعدہٗ جلد میں زخم بن جاتا ہے۔

علاج - اگر یہ تیزاب جلد کے بیرونی حصہ پر لگ جائے - تو اسپر سوڈا بائیکارب ہموزن پانی میں گھول کر لگائیں - اگر صرف منہ کے اندر ہی اس کا اثر ہو تو یہی محلول یعنی سوڈا بائیکارب ڈالا لگانا کافی ہے - لیکن کسی نے کھالیا ہو تو سٹامک ٹیوب سے معدہ کو دھودیں - تیل، انڈے کی سفیدی - دودھ استعمال کریں - کمزوری کی حالت میں اذاراقی مدبر (کچلہ) ارتی کے وزن سے کھلائیں یا کھانے کا نمک پانی میں حل کر کے بذریعہ مقعد پچکاری کریں - مگنیشیا سلفاس ۲ تولہ پانی میں حل کر کے پلانا بھی مفید ہے - لیکن پہلے معدہ کو دھوینا ضروری ہے -

انٹی پائیرین Antipyrin

انٹی فبرین - فےنس ٹین - انٹی پائیرین وغیرہ ایسی ادویہ ہیں - جو عام طور پر تیز بخاروں، اعصابی دردوں وغیرہ امراض میں استعمال کی جاتی ہیں - جب ان کو زیادہ مقدار میں استعمال کر لیا جائے - تو زہریلا اثر پیدا کر دیتی ہیں -

علامات - شدت کے ساتھ پسینہ آتا ہے جس سے جسم تربتر ہو جاتا ہے - قے آتی ہے - چہرہ کی رنگت نیلی پڑ جاتی ہے - بعض اوقات خسرہ کی مانند سُرخ دانے نکل آتے ہیں - نبض کمزور اور بے قاعدہ ہوتی ہے - مریض بےحد کمزور ہو جاتا ہے -

علاج - مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں - اور محرکات کا استعمال کریں - مثلاً جوارش مفرح ۳ ماشہ - مفرح یاقوتی ۳ ماشہ - سفوف بہمی ارتی جب مقوی ایک سے دو عدد تک - سفوف ذیحتال ۲ ایک رتی وغیرہ میں سے کوئی ایک دوا دن میں دو بار دیں - سپرٹ امونیا ایرومیٹک بھی مفید ہے - اور برانڈی وسکی بھی مفید ہے -

افیون اور اس کے مرکبات

Opium

افیون اور اسکے مرکبات مثلاً کلوروڈین۔ کمفوروڈین۔ کوڈین ڈورس پوڈر لاڈے نین۔ ڈائیونین وغیرہ کے زہریلی مقداریں کھا لینے سے نقصان ہوتا ہے لیکن قبل اسکے کہ افیون کی زہر کے اثرات کا ذکر کیا جائے۔ اسکے ساتھ ملتی جلتی امراض مثلاً سکتہ یا ادویہ کی تخصیص بیان کرنا ضروری ہے۔

افیون کا زہر

(۱) مریض عموماً نوجوان ہوتا ہے

(۲) اگر کھانا کھانے کے ساتھ استعمال کی جائے۔ تو علامات تقریباً نصف گھنٹہ بعد پیدا ہوتی ہیں

(۳) علامات بتدریج ظاہر ہوتی ہیں

(۴) مریض کو ذرا جگایا اور بیدار کیا جا سکتا ہے

(۵) مریض زرد رنگ اور چہرہ اترا ہوا چہرہ پر نیلگوں داغ۔ آنکھوں کی پتلیاں سکڑی ہوئیں

(۶) سانس گہرا لیکن بے آواز

(۷) نبض کمزور

(۸) سات آٹھ گھنٹہ کے اندر اندر موت واقع ہو جاتی ہے۔

سکتہ

(۱) اُدھیڑ عمر کا عموماً خوب کھانے پینے والا

(۲) غذا پُرشکمی سے کھانیکے بعد پیدا ہوتا ہے

(۳) علامات کا اظہار فوری طور پر ہوتا ہے

(۴) باوجود کوشش کے بیدار نہیں کیا جا سکتا

(۵) چہرہ پر اجتماع الدم کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

پتلیاں زیادہ پھیلی ہوئی نہیں ہوتیں بشرطیکہ دماغ کے زیریں حصہ میں جریانِ خون نہ ہو رہا ہو۔

(۶) سانس خراٹے دار

(۷) نبض سست بھری ہوئی

(۸) بہت جلد موت واقع ہوتی ہے۔

افیون اور شراب کی بے ہوشی میں تمیز کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ مسموم اور مخمور کا پتہ اسکے تنفس سے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ سانس سے شراب یا افیون

کی بُو آ جاتی ہے۔ بعض اوقات گردوں کے امراض میں پیشاب کی زہر سرایت کر جانے سے بھی ایسی بے ہوشی لاحق ہو جاتی ہے۔ لیکن اس صورت میں مریض کی آنکھوں کے پپوٹوں پر ورم پایا جائے گا۔

افیون یا اس کے مرکبات غلطی سے یا زیادہ مقدار میں کھا جانے سے زہریلی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ عام طور پر جوان آدمی کے لئے افیون ۴ یا ۶ رتی اور مارفیا (جوہر افیون) ۱ رتی کی مقدار میں مہلک ہو جاتا ہے۔ لیکن بچوں میں بہت کم مقدار میں بھی مہلک ہے۔ مثلاً ٹنکچر اوپیم (محلول افیون) جس کی پندرہ بوند میں آدھی رتی افیون ہوتی ہے۔ سات دن کی عمر کے بچہ کے لئے ایک دو قطرے اور سال کی عمر کے بچے کے لئے پانچ چھ قطرے مہلک ہو سکتے ہیں۔ ہمارے ملک میں اکثر بچوں کو مائیں سلانے کی غرض سے افیون دے دیا کرتی ہیں۔ جو نہایت خطرناک بات ہے۔ اکثر بچے اس جہالت کے باعث ہلاک ہو جاتے ہیں

علامات۔ مریض چُپ چاپ بستر پر پڑا ہوتا ہے۔ آنکھیں بند۔ پتلیاں سکڑی ہوئیں۔ چہرہ زرد اور ڈراؤنا۔ جسم پر بہت زیادہ پسینہ۔ اور گہری نیند سویا ہوا ہوتا ہے۔ تنفس بتدریج کم ہوتا جاتا ہے۔ تشنج ہوتا ہے۔ اس زہر میں دست اور قے شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں۔

شروع میں ہی مریض کے متعلق زہر کی تشخیص کر لینا ضروری ہے۔ کیونکہ کچھ عرصہ بعد دماغ کے اندر اجتماع خون ہو جانے سے سانس خراٹے دار سکتہ کی مانند ہو جاتا ہے۔ اسلئے پھر تمیز کرنا مشکل ہو گا۔

علاج۔ سب سے پہلے مریض کو مقی ادویات سے قے کرائیں یا سٹامک ٹیوب سے معدہ کو دھو دیں۔ چونکہ افیون کے اثر سے نظام عصبی پر آخری درجہ میں مفلوج کرنے والا اثر ہوتا ہے۔ اس لئے قے آور ادویات، مرکز کو تحریک نہیں

نہ سکتیں۔ اسوجہ سے سٹامک ٹیوب سے معدہ کو دھونا ہی درست ہے۔ چنانچہ دونوں جبڑوں کو کھول کر درمیان ایک گدی سی رکھ دیں۔ اور زبان کو پیچھے کی طرف دبائیں۔ تاکہ ہوا کی نالی پر کا ڈھکنا اسکے اوپر آجائے۔ پھر ایک نرم نالی صاف کر کے گھی سے تر کر کے خوراک کی نالی میں سے گذاریں۔ اور معدہ میں تقریباً ایک پائنٹ پانی ڈال کر خارج کریں۔ اور یہ عمل اسوقت تک جاری رکھیں۔ کہ جب صاف پانی واپس آنے لگ جائے۔ جب معدہ سے افیون خارج ہو جائے۔ تو بعد میں ترش اشیاء کھلانا جیسے سرکہ یا لیموں چبانا بیہوشی کو جلدی دور کر دیتا ہے

تریاق فادزہر۔ افیون یا اسکے مرکبات کے زہر کو بے اثر بنانے کے لئے اسکا فادزہر پوٹاسیم پرمنگنیٹ ہے۔ چنانچہ ٹنکچر اوپیم ایک اونس یا ایک ماشہ افیون کے زہر کو ۲ گرین یا ۳ رتی پوٹاسیم پرمنگنیٹ بے اثر کر سکتی ہے۔ اگر افیون وغیرہ کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ کس مقدار میں کھائی گئی ہے۔ تو ۸ سے دس گرین تک مذکورہ بالا فادزہر ایک پاؤ پانی میں حل کر کے پلا دیں۔ اور نصف گھنٹہ بعد اسی کے ہلکے محلول (۲½ گرین فی پائنٹ پانی میں) سے معدہ کو دو تین بار دھو ڈالیں

افیون کے زہر میں مریض کو ہر ممکن طریق پر جگائے رکھنے کی کوشش کریں اسے ہرگز سونے نہ دیں۔ سر اور چہرہ پر سرد پانی ڈالیں۔ لیکن تلوؤں، رانوں بغلوں میں گرم پانی کی بوتلیں رکھ کر گرم کریں۔

سفوف لفاجی ۱۰۔ بقدر چھ رتی کھلانا بھی فائدہ مند ہے۔ کیونکہ یہ بھی افیون اور اسکے مرکبات کا فادزہر اور تریاق ہے۔ اور فوری طور پر اسکے زہر کو بے اثر کر دیتا ہے۔ پس ایسی تین خوراک آدھ آدھ گھنٹہ کے وقفہ سے دیں۔ اذاراقی مدبر بھی بہترین دوا ہے۔

چونکہ افیون کے زہر کا اثر تنفس پر خاص طور سے ہوتا ہے۔ اسلئے تنفس کو

باقاعدہ کرنے کی کوشش کریں۔ بلکہ ضرورت ہو۔ تو مصنوعی تنفس جاری کریں۔ کیونکہ مسموم اسطرح بیدار رہتا ہے۔ گرم قہوہ پلاتے رہنا بھی مفید ہے۔

دھتورہ کا زہر (Stramonium) سٹیرمونیم

عام طور پر ہمارے ملک میں دھتورہ کی زہر خورانی کی اکثر وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اسکے بیج ایک ماشہ کی مقدار میں ہلاک اثر رکھتے ہیں۔

علامات:۔ حلق خشک، چہرہ سُرخ، سر میں چکر۔ آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی آواز بیٹھ جاتی ہے۔ کوئی چیز نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد حواس معطل ہو کر بے ہوشی ہو جاتی ہے۔

علاج۔ معدہ کو سٹامک ٹیوب سے دھو ڈالیں یا مقی ادویات سے قے کرائیں۔ مگنیشیا یا کسٹرائل کا جلاب دینا بھی مفید ہے۔ پائیلو کارپین کی جلدی پچکاری کرنا اسکا فادزہر ہے۔ روغن زرد (گھی) پلانا بھی مفید ہے۔

روغن جمالگوٹہ کا زہر (Croton Oil) کروٹن آئل

عام طور پر اکثر طبیب جلاب وغیرہ کے لئے اسے استعمال کرتے ہیں۔ اگر غلطی سے زیادہ دیا جائے تو زہریلی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

علامات۔ معدہ میں سخت درد ہوتا ہے۔ پتلے پتلے دست اور قے آتی ہے اکثر اس میں خون کی دھاریاں بھی آتی ہیں۔ چہرہ زرد اور کھچا ہوا۔ نبض کمزور خفیف پسینہ کی کثرت، پیشاب کی کمی اسکی خاص علامات ہیں۔

علاج۔ معدہ کو پمپ سے دھو ڈالیں۔ چنانچہ دودھ یا روغن بادام آدھ پاؤ پانی میں ملا کر اس سے معدہ کو دھو دیں۔ انڈوں کی سفیدی پھینٹ کر پلائیں۔ رفع درد کے لئے ایک رتی افیون کھلا دیں۔ بعدہٗ لعاب دار اشیاء کا استعمال کریں۔

کچلہ کا زہر (Nux Vomica) نکس وامیکا

یہ بھی ایک شدید زہر ہے جو دو ماشہ کی مقدار میں مہلک ہے اور اس کا جوہر (سٹرکنین) دو چاول سے ایک رتی تک ہلاک کر دیتا ہے۔

علامات۔ مسموم کو تھوڑے عرصہ کے بعد تشنج کے دورے ہونے لگتے ہیں۔ منہ کا ذائقہ سخت کڑوا ہوتا ہے۔ دم گھٹتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ بے چینی بدرجہ کمال ہوتی ہے۔ دماغی طاقتیں معطل ہو جاتی ہیں۔ مسموم کا چہرہ سُرخ اور اعضا میں تناوٹ ہوتی ہے۔ آنکھیں روشن ہوتی ہیں اور ٹکٹکی بندھ جاتی ہے۔ قوت بصارت اور قوت سماعت تیز ہو جاتی ہے مسموم کو بے ہوشی لاحق نہیں ہوتی۔ بالآخر عضلات تنفس مفلوج ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے

علاج۔ تشنج واقع ہونے سے قبل اگر معلوم ہو جائے۔ کہ مسموم کو کچلہ دیا گیا ہے۔ تو فوراً قے آور ادویات دے کر معدہ کو صاف کر دیں۔ گرم گرم دودھ بکثرت پلائیں۔ قے لانے کے لئے اپومارفین ہائیڈروکلورائیڈ $\frac{1}{10}$ گرین کی جلدی پچکاری کرنا نہایت مفید ہے۔ یا ٹنکچر ایوڈین ۳۰ بوند پانی میں ملا کر پلائیں۔ اور فوراً بعد قے آور ادویات دے کر قے کرا دیں۔ یا سٹامک ٹیوب سے معدہ کو دھو ڈالیں پوٹاسیم برومائیڈ بقدر دو ڈرام پانی میں حل کر کے پلانا بھی مفید ہے۔ اگر ضرورت ہو تو آدھ آدھ گھنٹہ بعد ایسی دو خوراک اور دیں۔

زہر کھمب (Mushroom)

عام طور پر یہ موسم برسات میں بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ اور لوگ سالن کے طور پر پکا کر کھاتے ہیں۔ سفید رنگ کی کھُمب اچھی ہوتی ہے۔ اور دیگر کسی رنگ کی کھُمب زہریلا اثر رکھتی ہے۔

علامات۔ اگر کھانا کھانے کے بعد تکلیف شروع ہو جائے۔ تو سمجھ

لینا چاہیئے۔ کہ کھمب کی وجہ سے ہی ہے۔ مثلاً پیٹ میں درد، قے اسہال وغیرہ اور یہ علامات کھانے کے فوراً بعد پیدا ہو جاتی ہیں۔ کبھی کبھی ان علامات کے ماتحت مسموم بے ہوش ہو جاتا ہے۔ یا ہیضہ کی سی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

علاج۔ سفے اور ادویات سے قے کرادیں۔ اور معدہ کو بالکل خالی کر دیں اگر زہریلا مادہ معدہ سے نکل کر انتڑیوں میں چلا گیا ہو۔ تو مسہلات کا استعمال کریں یا حقنہ کر دیں تاکہ زہریلا مادہ انتڑیوں سے نکل جائے۔ اور بطور تریاق سفوف لفاحی دو رتی کی مقدار سے نصف گھنٹہ کے بعد دو تین خوراک دیں۔ رفع درد کے لئے مقام شکم پر گرم ٹکور کریں۔ اور محرکات کا استعمال کریں۔ قہوہ یا برانڈی پلائیں

کلورل ہائیڈریٹ (Chloral Hydrate)

اس دوا کے استعمال سے اکثر مہلک وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ کیونکہ یہ عام استعمال کی دوا ہے۔ اور بڑی بڑی خوراکیں دی جاتی ہیں۔ جن کا خاص اثر دماغ پر ہوتا ہے۔ پھر عضلات پر اور پھر تنفس اور دل پر خاص اثر ہوتا ہے۔ لیکن جب دل پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ تب مہلک ہو جاتی ہے۔

علامات۔ بیہوشی، تنفس کی رکاوٹ، نبض کی کمزوری۔ دل اگرچہ باقاعدہ چلتا ہے۔ لیکن رفتار تیز اور طاقت کم۔ مریض ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ معدہ کے مقام پر اسکو ناقابل برداشت ڈوبتا ہوا احساس ہوتا ہے۔ پیاس سخت لگتی ہے۔ اور عضلاتی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔

علاج۔ کچلہ یا اسکا جوہر سٹرکنیا اسکا فاد زہر ہے۔ ایک رتی کچلہ مدبر کھلائیں یا ۱/۶۰ گرین سٹرکنین کی جلدی پچکاری کریں۔ مریض کو کھلی ہوا میں رکھیں۔ اور تیز قہوہ پلائیں۔

بلاڈونا کا زہر (Billadonna) علاج

یہ دوا دیسی طب اور ڈاکٹری میں بکثرت مستعمل ہے۔ اس کا سفوف ٹنکچر ست اور اس کا جوہر ایٹروپین وغیرہ کھانے اور اکثر مرہموں میں استعمال ہوتے ہیں۔ کبھی اس کی بڑی مقدار کھلا دینے سے زہریلی علامات پیدا ہو جاتی ہیں

علامات۔ منہ اور حلق خشک ہو جاتے ہیں۔ آنکھ کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ نظر میں فتور آجاتا ہے۔ چہرہ سرخ اور سخت ہذیان ہوتا ہے۔ سر میں چکر اور تشنج کے دورے، شدید پیاس لگتی ہے۔ پیشاب پیدا ہوتا رک جاتا ہے۔ تنفس سست اور گہرا ہوتا ہے۔

علاج۔ سب سے پہلے قے آور ادویات سے یا سٹامک ٹیوب سے معدہ کو صاف کریں۔ افیون اس کا خاص تریاق ہے۔ ½ رتی افیون کھلا دیں۔ یا ٹنکچر اوپیم ۱۵ قطرہ ہر گھنٹہ بعد دو تین خوراک دیں۔ اور مریض کی پتلیوں کو دیکھتے رہیں۔ کیونکہ اس سے پتلیاں سکڑنی شروع ہو جاتی ہیں۔ پائیلوکارپین نائٹریٹ بھی اس کا تریاق ہے۔ چنانچہ ⅓ گرین کی جلدی پچکاری کر دیں قے کرانے کے بعد مقویات و محرکات کا استعمال کریں۔

مٹی کے تیل کا زہر

کیروسین آئل   پٹرولیم   پیرافین

کیروسین آئل معمولی مٹی کا تیل ہے۔ اور پٹرولیم یہ بڑھیا مٹی کا تیل ہے۔ اور یہ بطور دوا بھی استعمال ہوتا ہے۔ پیرافین یہ پٹرولیم سے حاصل ہوتی ہے۔ ان میں سے کسی کو کھا لینے سے زہریلی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

علامات۔ منہ، حلق، معدہ میں سوزش اور درد ہوتا ہے۔ قیئیں آتی ہیں جس میں تیل اور اسکی بو پائی جاتی ہے۔ چہرہ زرد متفکر ہوتا ہے۔ نبض بیقاعدہ اور کمزور چلتی ہے۔ تنفس گہرا ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ بے ہوشی بھی لاحق ہو جاتی ہے۔

علاج۔ پمپ یا قے آور ادویات سے معدہ کو خالی کر دیں۔ پھر محرکات کا استعمال کریں۔ سٹرکنیا کی جلدی پچکاری کریں یا ½ سے ایک رتی تک کچلہ مدبر دو تین بار دیں جسم پر مالش کریں۔

بیش یا میٹھا تیلیہ کا زہر (aconite) اکونائٹ

یہ زہر اکثر ادویات میں قابل استعمال ہے۔ اور کثرت فوائد کے لحاظ عام استعمال کی جاتی ہے۔ لیکن کبھی غلطی سے زہریلی مقدار میں کھا لینے سے نقصان بھی پہنچا دیتی ہے۔ نیز یہ سخت قسم کا جلد اثر کرنے والا زہر ہے۔

علامات۔ اسکے کھائے جانے کے تھوڑے عرصہ بعد منہ اور حلق میں سنسناہٹ و جھنجھناہٹ سی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بعد میں یہ علامات تمام جسم میں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ اس کا خاص اثر اعصاب پر ہوتا ہے۔ چنانچہ حسی اعصاب کے فعل کو معطل کر دیتا ہے۔ حلق میں تناوٹ اور سانس میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ دم جلدی جلدی آنے لگتا ہے۔ جی متلاتا اور قے آتی ہے۔ نظر دھندلی اور پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ جلد نیلگوں اور اطراف سرد پڑ جاتے ہیں۔

علاج۔ قے آور ادویات سے یا پمپ سے معدہ کو دھو ڈالیں۔ یاد رہے کہ تمام قسم کی نباتی زہروں میں معدہ کو دھو کر صاف کر لینا مقدم سمجھیں۔ بعد میں سفوف ڈیجیٹال ۲ ماشہ نصف چھٹانک پانی میں ملا کر فوراً پلا دیں اگر ضرورت ہو تو پندرہ پندرہ منٹ بعد ایک دو خوراک اور دے دیں محرکات

مثل سپرٹ امونیا ایرومیٹک۔ جوارش مفرح، مفرح یاقوتی وغیرہ دیں۔ بیرونی طور مقام قلب پر رائی کا لیپ کر دیں۔ ایک رتی کی مقدار میں ایک دو خوراک کچلہ استعمال کرنا بھی مفید ہے۔

ڈیجیٹلس (Digitalis)

یہ ایک عام استعمال ہونے والی دوا ہے۔ تقویت قلب کے لئے خاص مفید ہے۔ لیکن دیر تک استعمال یا کبھی بڑی خوراکوں میں دیئے جانے سے زہریلی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

علامات۔ غشی۔ نبض بے قاعدہ۔ کمزور اور سست۔ قے۔ متلی سر درد۔ اور از حد ضعف۔ قے میں سبز مادہ کا اخراج۔ پیشاب کی پیدائش بند ہو جاتی ہے۔

علاج۔ فوراً قے کرا دیں۔ اور مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں۔ قے لانے کے لئے ایپومارفین $\frac{1}{10}$ گرین اور سٹرکنین $\frac{1}{30}$ کی جلدی پچکاری بہت مفید ہے۔ اور رفع ضعف کے لئے محرکات دیں تیز قہوہ پلائیں۔

تمباکو (Tobacco)

یہ ایک عام چیز ہے جو قریباً تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ اور یہ بھی زہر کی قسم سے ہے۔

علامات۔ اسکے کھانے کے فوراً بعد جی متلاتا ہے۔ نظر دھندلی ہو جاتی ہے۔ جلد سرد پڑ جاتی ہے۔ سرد پسینہ آتا ہے۔ غشی ہونے لگتی ہے۔ اور دم گھٹتا ہے۔ دل کا فعل دھڑکن کے ساتھ معطل ہونے لگتا ہے بعض اوقات تشنج ہونے لگتا ہے۔

علاج۔ تیز قہوہ اور برانڈی پلائیں۔ لیکن پہلے رائی کا سفوف کھلا کر

قے کرالیں۔ گرم دودھ پلانا بھی مفید ہے۔ ناک میں روغن بادام ڈالنا فائدہ مند ہے

کاربن مانو اوکسائڈ Corbon Monoxide

کاربن ڈایا اوکسائڈ Corbon Dioxide

اگر کسی جگہ کوئلوں کا ڈھیر جل رہا ہو۔ تو یہ دونوں گیسیں اس جلنے کے فعل سے پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ سبز سا شعلہ جو کہ ڈھیر کی چوٹی پر نکل رہا ہو۔ وہ گویا کاربن مانو اوکسائیڈ جل رہی ہے۔ اور یہ گیس نہایت خطرناک ہے کیونکہ خون کے آکسیجن جذب کرنے والے سرخ دانوں کے ساتھ مل کر یہ ایک ایسا مرکب بناتی ہے۔ کہ وہ دوبارہ کیمیاوی طور پر لوٹ نہیں سکتا۔ اسلئے خون کے سرخ دانوں سے اکسیجن جذب کرنے کی طاقت مفقود ہو جاتی ہے۔ اسلئے جب آکسیجن جذب ہو کر جسم میں نہیں جا سکتی تو مسموم دم گھٹ کر مر جاتا ہے۔ یہ ہوا اکثر پرانے کنوؤں میں بھی ہوتی ہے۔ اسلئے ہمارے ملک میں مشہور ہے۔ کہ فلاں جگہ یا کنوئیں میں جن رہتے ہیں اور لوگوں کو چمٹ جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ یہی گیس ہے۔ جب کبھی کوئی آدمی اس گیس سے مر جاتا ہے۔ تو اس کے جسم پر لمبے نیلگوں سے نشان پائے جاتے ہیں۔

کاربن ڈایا اوکسائیڈ جلنے کے فعل سے پیدا ہوتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جو لوگ رات کو سردی کے موسم میں کوئلے وغیرہ دہکا کر دروازے بند کر کے سو جاتے ہیں۔ ان پر اس گیس کا مضر اثر ہو کر اکثر ہلاکت تک پہنچا دیتا ہے۔ نیز یہ گیس چونے والی جگہوں یا بھٹوں میں عام پیدا ہوتی ہے۔

علامات۔ سر درد، بھاری پن اور چکر۔ کانوں میں سائیں سائیں کی آوازیں۔ نبض تیز، سانس تیز۔ پتلیاں پھیلی ہوئی۔ جسم سرد اور اکثر تشنج ہو کر

موت واقع ہو جاتی ہے۔

علاج۔ مسموم کو کھلی ہوا میں لے جائیں۔ تنفس اگر بند ہو تو مصنوعی تنفس جاری کرائیں۔ سینے اور چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دیں۔ آکسیجن سنگھائیں۔ محرکات کا استعمال کریں۔ جسم کو گرمی پہنچائیں۔

کافور کا زہر (Camphor)

کافور کے زہر سے مسموم کو اعضائے انہضام کی تکلیف یا اسہال۔ قے یا درد نہیں ہوتا۔ لیکن تنفس سے کافور کی بو آتی ہے۔ سر چکراتا ہے۔ غشی لاحق ہوتی ہے گہری نیند غالب ہوتی ہے۔ جلد ٹھنڈی اور اسپر لیسدار رطوبت پائی جاتی ہے۔ سانس مشکل سے آتا ہے۔

علاج:۔ پہلے مریض کو قے آور ادویات دیکر قے کرائیں یا بہت سا پانی پلا کر تیز مسہل دیں۔ ضعف و کمزوری کو دور کرنے کے لئے جوارش مفرح یا سپرٹ امونیا ایرومیٹک دیں نیز قہوہ بکثرت پلائیں۔ دل کی رفتار کی تیزی کو کم کرنے کے لئے سفوف بلشی ۲ ۔ ادھ گھنٹہ کے وقفہ سے دو تین خوراک دیں۔

کھاری قسم کی ادویات کا زہر

چنانچہ کاسٹک سوڈا۔ کاسٹک پوٹاس وغیرہ کھاری چیزیں ہیں۔ عام طور پر کاسٹک سوڈا صابون بنانے کے لئے گھروں میں استعمال ہوتا ہے۔ کبھی غلطی سے کوئی بچہ کھالے۔ تو اس میں اسکی زہریلی علامات رونما ہو جاتی ہیں۔

علامات:۔ جلانے والے اور خراش پیدا کرنے والے تیزابوں کی سی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ مثلاً منہ پیٹ، حلق میں شدید جلن کا احساس اور درد ہوتا ہے۔ درد اور پیچش سے دست آتے ہیں۔ جسم سرد پڑ جاتا ہے۔ تھوک میں خون آتا ہے۔

علاج:۔ اس قسم کے زہروں میں جیساکہ تیزاب کے بارہ میں لکھا گیا ہے قے کرانا یا سٹامک ٹیوب سے معدہ کو دھونا جائز نہیں۔ کیونکہ اس طرح اندرونی غشاء مخاطی کے چھل جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس میں سب سے بہتر علاج ترش اشیاء کا دینا ہے۔ جن کے ساتھ مل کر یہ کھاری چیزیں بے ضرر نمکوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ سرکہ کو پانی میں ملا کر بار بار پلائیں۔ لیموں کا رس پانی میں ملا کر دیں۔ املی کا گودا پانی میں حل کر کے پلائیں۔ اس طرح کی دیگر ترش اشیاء مفید ہیں۔ جب یہ یقین ہو جائے کہ کھاری چیزیں ترشی سے مل کر بے ضرر نمکوں میں تبدیل ہو گئی ہیں۔ تو بعد میں دودھ بار بار پلائیں۔ روغن بادام یا روغن زیتون قدرے گرم پانی میں ملا کر دیں۔ ضعف اور کمزوری کے لئے محرکات کا استعمال کریں۔

ایوڈین کا زہر

پوٹاسیم ایوڈائیڈ۔ ایڈوفارم، ٹنکچر آیوڈین عام استعمال کی چیزیں ہیں۔ غلطی سے کھا جانے پر مندرجہ ذیل زہریلی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

علامات:۔ حلق اور معدہ میں جلن اور درد ہوتا ہے۔ قے اور دست آتے ہیں۔ شدت کی پیاس لگتی ہے۔ سر گھومتا ہے۔ کبھی تشنج ہو کر مریض بیہوش ہو جاتا ہے۔

علاج۔ قے آور ادویات سے قے کرائیں یا سٹامک ٹیوب سے معدہ کو دھو ڈالیں۔ نشاستہ یا میدہ یا گیہوں کا آٹا ٹھنڈے پانی میں گھول کر پلائیں۔ رفع درد کے لئے افیون ۲ یا ۳ چاول یا سفوف برش کافوری ۴ رتی تک کھلائیں۔

اگر پوٹاسیم ایوڈائیڈ کی ایک دم تازہ مقدار کھالی گئی ہو۔ تو تھوڑی دیر

کے بعد آنکھوں اور ناک سے پانی بہنا شروع ہوجاتا ہے۔ تھوک بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ شدید زکام کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ حلق اور مسوڑھوں میں سوزش ہوتی ہے۔ اس صورت میں سوڈا بائیکارب ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ تک اور سفوف سمی ۱/۲ ایک رتی باہم ملاکر دو تین خوراک دن میں دیں۔

زہریلے جانوروں کا کاٹنا اور اُن کا علاج

عام طور پر زہریلے جانور جیسے سانپ بچھو وغیرہ کے کاٹنے کا صدمہ پہنچ جاتا ہے اسلئے ان کا الگ الگ بیان کر دینا بھی ضروری ہے۔

سانپ کاٹنا۔ ہندوستان کے اکثر علاقوں میں اکثر زہریلے سانپ انسانوں کو ڈس کر نقصان پہنچاتے رہتے ہیں۔ سانپ جس قدر چھوٹا، چمکتا ہوا خوشنما رنگ کا ہو۔ اتنا ہی سخت زہریلا ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں بے شمار زہریلی قسم کے سانپ پائے جاتے ہیں۔ اسقدر زہریلے بھی ہوتے ہیں کہ ادھر کاٹا ادھر موت کے علامات ظاہر ہوئے۔ تمام حالتوں میں مندرجہ ذیل طریق سے سانپ ڈسے کا علاج کریں۔

علامات۔ کاٹے ہوئے مقام پر پہلے جلن ہوتی ہے۔ تھوڑی دیر بعد نشتر لگنے جیسا درد ہوتا ہے۔ پھر مقام ماؤف بے حس اور نیلا متورم ہوجاتا ہے کاٹنے کے چند منٹ بعد زہر جسم میں سرائیت کر جانے سے سر درد ہونے لگتا ہے بے چینی سی ہوتی ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ اور اکثر پر بے ہوشی طاری ہوجاتی ہے۔ اور تمام جسم کے اختیاری عضلات میں استرخاء واقع ہوجاتا ہے۔ اگر سانپ سخت زہریلا ہو تو کاٹے ہوئے مقام پر سخت اور متواتر درد ہوتا ہے اور وہاں سے سیاہ رنگ کا خون رستا ہے۔ جسم کے مختلف مقامات سے جریان خون ہوتا ہے۔ اکثر کے ناک سے خون جاری ہوجاتا ہے۔ جلد کے نیچے مختلف مقامات پہ خون کے دھبے پڑجاتے ہیں۔ کبھی خونی پیشاب اور خونی اسہال

آنے لگتے ہیں۔

علاج۔ سب سے مقدم بات یہ ہے۔ کہ دورانِ خون کو مقامی طور پر روک کر زہر کو بدن میں پھیلنے نہ دیا جائے۔ چنانچہ زخم کے نزدیک قلب کی طرف رسی سے ایک مضبوط بند لگائیں۔ اور ایک دوسرا بند اسکے ذرا اوپر لگا دیں۔ اور بعد میں کاٹے ہوئے مقام پر چاقو یا نشتر سے تھوڑا سا شگاف دے دیں تاکہ زہریلا خون خارج ہو جائے۔ اور اگر میسّر آسکے تو وہاں سینگی لگوا دیں۔

(۲) کوئی دوسرا آدمی زخم کو اپنے منہ سے چوس لے۔ اگر مریض خود ایسا کر سکے تو فوراً اسی وقت چوس کر تھوکتا جائے۔ ایسا کرنے سے کوئی ڈر کی بات نہیں ہاں یہ احتیاط ضرور رہے کہ چوسنے والے کے منہ میں کوئی زخم نہ ہو۔ زخم کو چوس کر تھوکتا جائے۔ چوس چکنے کے بعد پانی میں قدرے شراب ملا کر کلیاں کر کے منہ کو صاف کر لے۔

(۳) سانپ کاٹے مریض کو خوب دل کھول کر شراب پلائیں۔ حتیٰ کہ نشے کی علامات پیدا ہو جائیں۔ یہ یقینی بات ہے۔ کہ اگر سانپ کاٹے مریض کو شراب سے نشہ پیدا ہو جائے۔ تو پھر زہر کا اثر ہرگز نہیں ہوتا۔ اسلئے اسقدر کثرت سے شراب پلائیں۔ کہ خوب نشہ ہو جائے۔ وسکی شراب سانپ کے زہر کے لئے خاص طور پر مفید مانی گئی ہے۔

(۴) کاٹے ہوئے مقام پر کاربالک ایسڈ اسقدر اچھی طرح لگائیں۔ کہ کوئی حصہ خالی نہ رہے۔ تیز مقی ادویات سے قے کرائیں۔ اور بعد میں محرکات کا استعمال کریں۔

(۵) امونیا کی وریدی پچکاری کرنا سانپ کاٹے کا خاص علاج ہے۔

(۶) ماؤف جگہ پر زخم کو ذرا کھول کر اسمیں پوٹاسیم پرمنگنیٹ ایک دو ماشہ

بھر دینا نہائت مفید ہے۔

(۷) سانپ کے زہر کا تریاق اور میرا ذاتی تجربہ۔ یہ ایک ایسا عجیب و غریب نسخہ ہے۔ کہ سانپوں والے علاقوں میں اس کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے۔ نسخہ یہ ہے۔ زہر مہرہ خطائی ایک تولہ روح کیوڑہ خالص ۵ تولہ دونوں کو ایک اچھے نہ گھسنے والے کھرل میں سحق بلیغ کریں۔ حتیٰ کہ بالکل خشک سفوف تیار ہو جائے۔ بس تیار ہے۔ یہی تریاق ہے۔ بوقت ضرورت ۴ رتی سے ۱ ماشہ تک مریض کو کھلا دیں۔ دن میں دو خوراک دے سکتے ہیں۔ ایک ہی دن میں زہر کا اثر جاتا رہے گا۔ اگر مریض بے ہوش ہو گیا ہو تو اسے پانی میں حل کر کے اس کے حلق میں نیچے اتار دیں۔ اسکے اندر جانے کے تھوڑی ہی دیر بعد مریض ہوش میں آجاتا ہے۔

(۸) اگر مریض کچھ دیر کے بعد علاج کے لئے لایا جائے۔ جبکہ زہر تمام بدن میں سرایت کر چکا ہو۔ تو بھی مذکورہ بالا تریاق فوری اثر دکھاتا ہے۔ اگر یہ میسر نہ آسکے تو اصولی طور پر یہ یاد رکھیں۔ کہ ایسی ادویہ استعمال کرائیں جو قے یا اسہال یا پسینہ لانے والی ہوں۔ قے اور اسہال اتنے زیادہ فائدہ مند نہیں جس قدر کہ پسینہ لانا مفید ہے۔ کیونکہ اسطرح زہر براہِ پسینہ خارج ہو جاتا ہے اور دوسرے کسی اعضاء کو اذیت نہیں پہنچتی۔ جدوار یعنی نربسی بقدر ۲ ماشہ عرق کیوڑہ میں گھس کر دو تین بار دینا بھی مفید ہے۔

(۹) بندق ہندی (ریٹھہ) کا سفوف بقدر ایک ماشہ پانی میں گھس کر تین چار بار دیں۔

جب مریض بالکل کمزور اور نڈھال ہو رہا ہو۔ تو سفوف سمی نمبر ۱ یا نمبر ۲ نہایت مفید ہے۔ اور یہ سانپ کے زہر کو بھی دور کر دیتا ہے۔ علاج بالمثل کے طریق پر ہو گا۔

عقرب یعنی بچھو کا ڈنگ :۔ بچھو کے ڈنگ مارنے سے مقام نیش پر سخت درد ہوتا ہے۔ جس کا اثر تمام جسم پر نمایاں ہوتا ہے۔ مقام نیش پر فوراً روغن شفا لگا دیں۔ اور مقام ڈنگ سے ذرا اوپر رسی سے ایک بند لگا دیں۔ فوراً ہی آرام ہو گا۔

(۲) یوکلپس آئیل لگا دینا بھی مفید ہے (۳) سرکہ تند میں قدرے نمک ملا کر لگا دیں (۴) صرف افیون کا ہلکا لیپ کریں (۵) دیا سلائی کا مصالحہ پانی میں حل کر کے لگا دیں (۶) آب پیاز بھی بہتر دوا ہے۔ مرہم اعجاز بہت مفید چیز ہے۔

بھڑ یا شہد کی مکھی کا کاٹنا :۔ سب سے پہلے مقام نیش کو دبا کر یا نشتر سے قدرے خون نکال دیں۔ تاکہ ڈنگ نکل جائے۔ (۲) روغن شفا یوکلپٹس آئیل۔ آب پیاز۔ افیون کوئی ایک چیز لگا دینا مفید ہے۔

نوٹ :۔ تمام قسم کے زہریلے جانوروں کے (سوائے سانپ) ڈنگ مارنے کا بہترین اور مشترکہ علاج مندرجہ ذیل ادویات ہیں :۔

روغن شفا۔ یوکلپٹس آئیل۔ سفوف نشادر۔ مرہم اعجاز۔ آب پیاز میں سے کوئی ایک دوا جو میسر آسکے لگائیں۔

چند ضروری ہدایات

اس جگہ چند ضروری ہدایات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جن کا جاننا ایک کامیاب معالج کے لئے ازحد ضروری ہے۔

(۱) صدمہ زدہ مریض کو نہائیت آرام سے کھلی آب و ہوا میں لٹائے رکھیں اور تقویت کے لئے غذائیں نہائت لطیف، زود ہضم لیکن مقوی ہوں۔ مریض کی زیادتی پیاس کے لئے ٹھنڈا پانی پلانا نہایت مفید ہے۔

(۲) اکثر ماؤف جگہ کو سرد کرنے کے لئے لگاتار پانی گرایا جاتا ہے۔ اس ترکیب سے سوزش وغیرہ کا فعل رک جاتا ہے۔ لیکن یہ عمل کافی دیر تک کرنا ضروری ہے کیونکہ اگر تھوڑی دیر سردی پہنچانے کے بعد پانی گرانا بند کر دیا جائے۔ تو اُلٹا اثر ظاہر ہوگا۔ ردِعمل تیزی سے پیدا ہو کر شدید سوزش کا موجب ہوگا۔ اسلئے خاطرخواہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے متواتر اور لگاتار پانی ڈالنا چاہئے۔ اس غرض کے لئے ایک ٹین کا پیپا لے کر اسکے نیچے ایک سوراخ کر کے اس میں ربڑ کی نالی لگا دیں۔ اور پیپا مذکور کو ٹھنڈے پانی سے (اس میں برف ڈال کر ٹھنڈا کر لیں) بھر کر کسی اونچی جگہ پر رکھ دیں۔ اور جائے ماؤف پر ایک موٹے کپڑے کی دو تین تہیں کر کے رکھیں۔ اور ربڑ کی نالی سے اسپر پانی گراتے رہیں۔ کسی جگہ کے مرجھا جانے یا کچلا جانے کی صورت میں بھی ٹھنڈے پانی کی پٹی لگا کر فائدہ حاصل کریں۔ دیگر قسم کے تمام علاج سے ٹھنڈے پانی کی پٹی کا استعمال بے حد مفید ہے۔ جن لوگوں نے پانی کی پٹی کو کبھی استعمال کیا

ہے وہ خوب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ یہ کس قدر مفید طریق علاج ہے۔

(۳) عام طور پر زخموں وغیرہ کو درست کرنے کے لئے مرہم استعمال میں لائی جاتی ہے جس کا مطلب صرف یہی ہوتا ہے۔ کہ زخم خراب نہ ہونے پائے۔ اور زخم سے پٹی کو اٹھا لینا آسان ہو۔ لیکن صرف ٹھنڈے پانی کی پٹی لگانا مرہم وغیرہ سے بھی زیادہ مؤثر اور مفید علاج ہے۔ لیکن یہ علاج صدمہ کی ابتدائی حالت میں مفید ہے

(۴) بعض اوقات جب چوٹ زدہ مقام پر ورم ہو لیکن باہر زخم نہ ہو۔ تو اس صورت میں مقامی طور پر گرم ٹکور کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے نرم فلالین کے ٹکڑے کی دو تین تہیں کر کے اُبلتے ہوئے پانی میں بھگو کر ٹکور کریں۔ لیکن اگر مقام ماؤف پر ورم کے علاوہ زخم بھی ہو تو اُبلتے ہوئے پانی میں قدرے پوٹاسیم پرمنگنیٹ ملا لینا زیادہ مفید ہوتا ہے۔

ذیل میں چند مفید مرہموں کے نسخے لکھے جاتے ہیں جو کہ زخموں کے اندمال کیلئے بہترین ثابت ہوئی ہیں

مرہم اکسیر یہ مرہم ہر قسم کے زخموں کو بہت جلد مندمل کر دیتی ہے۔ نسخہ یہ ہے۔ بال زناں۔ سندھو۔ مردہ سنگ۔ رال سفید نیلا تھوتھا۔ اجوائن دیسی۔ سینگ بکرا مسوف۔ نمک شیشہ۔ ہلدی۔ برگ نیم۔ مرچ سُرخ پیاز۔ رتن جوت۔ گوگل ہر ایک ۶ ماشہ۔ روغن سرسوں ۱۰ تولہ سوائے تیل کے تمام ادویات کو باریک کر کے یک جان کریں۔ تیل مذکور کو کڑاہی میں ڈال کر آگ پر چڑھائیں جب خوب گرم ہو جائے تمام اشیاء شامل کر کے آگ پر ہی گھوٹیں (آدھ گھنٹہ تک) پھر نیچے اتار کر خوب اچھی طرح گھوٹیں۔ کہ مانند مرہم بن جائے۔ بس تیار ہے۔ ہر قسم کے گندے زخموں پر حسب دستور لگائیں۔ یہ مرہم ورموں کو بھی تحلیل کرنے میں بے مثل ہے۔

۲

اسکے استعمال کرنے سے خواہ کیسا خراب زخم ہو جلد مندمل ہونے لگتا ہے۔ نسخہ یہ ہے۔ گیرو۔ سنگ جراح ہر یک ایک تولہ دونوں کو باریک کر کے کوزہ گلی میں گل حکمت کر کے پانچ سیر اپلوں کی آگ دیں۔ ٹھنڈا ہونے پر نکال کر مکھن ۸ تولہ صد آب شستہ میں ملا کر مرہم بنا لیں۔ اور حسب قاعدہ استعمال کریں۔

۳

ایوڈوفارم ۱ تولہ۔ بورک ایسڈ ۸ تولہ دونوں کو باہم ملا لیں اور محفوظ رکھیں گندے زخموں پر اس کا تھوڑا دینے سے زخم جلد مندمل ہو جاتے ہیں۔

۴

بسمتھ کارب تولہ۔ یوکلپٹس آئل ۲ تولہ۔ ویزلین سفید ۸ تولہ سب کو باہم ملا لیں مرہم تیار ہے۔ یہ مرہم جلے ہوئے مقام پر لگانے سے بہت جلد جلن، سوزش وغیرہ کو دور کرتی ہے۔ اور اگر زخم پڑ گئے ہوں۔ تو جلد اچھے ہو جاتے ہیں۔

۵

آلو آئل۔ لائم واٹر ہموزن ملا کر مرہم تیار کریں۔ جلے ہوئے مقام پر لگانے سے فائدہ دیتی ہے۔

۶

چربی سوپ ایسڈ ۶ ماشہ، کاپر سلف ۳ ماشہ۔ ایڈوفارم ۳ ماشہ۔ کیلومل ۶ ماشہ کاربالک ایسڈ ۶ ماشہ۔ ویزلین سفید ۲ چھٹانک۔ سب کو باہم ملا لیں۔ ہر قسم کے زخموں پھوڑے پھنسیوں کو مفید ہے۔

۷

زنک اوکسائیڈ تولہ۔ ٹنکچر کمپونڈ رکمپونڈ ۳ ماشہ ویزلین سادہ ۵ تولہ سب کو

باہم ملالیں۔ نہایت اعلیٰ مرہم تیار ہے۔ تمام قسم کے زخموں کو مفید ہے۔

۸

ایسڈ بورک ۵ تولہ۔ زنک اوکسائیڈ ۵ تولہ۔ یوکلپٹس آئیل ۶ ماشہ۔ ویزلین ۶ چھٹانک سب اشیاء کو باہم خوب کھرل کرلیں۔ یہ ... جلے ہوئے مقام جلن دار زخموں وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

مرکبات

ذیل میں چند خاص مقوی مرکبات کے نسخہ جات دیئے جاتے ہیں جنہیں کتاب ہذا میں اکثر حالتوں میں استعمال کرنے کی ہدائیت کی گئی ہے۔

سفوف مفرّح۔ یہ سفوف تقویت قلب کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور بہترین چیز ہے۔ فوری طور پر اپنا اثر کرتا ہے۔ نسخہ یہ ہے:۔

طباشیر کبود، کشنیز، صندل سفید، دانہ الائچی خورد۔ زہر مہرہ خطائی۔ کہربا۔ ہر یک ۵ تولہ۔ نارجیل دریائی ۳ تولہ۔ کشتہ عقیق ۲ تولہ۔ کشتہ مرجان ۱ تولہ۔ ورق نقرہ ۳ ماشہ سب کو ہاون دستہ میں خوب کوٹ کر باریک سفوف مثل غبار کرلیں مقدار خوراک ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک۔

جوارش مفرّح۔ یہ مرکب بھی تقویت قلب میں مفید ہے۔ ایسی حالت میں جبکہ غش تک نوبت پہنچ جائے یا مریض بے حد نڈھال ہو رہا ہو علاوہ قلب کے تمام اعضاء رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔ نسخہ یہ ہے۔ زنجبیل تولہ۔ سازج ہندی ۶ ماشہ۔ دارچینی ۶ ماشہ۔ قرنفل تولہ۔ خولنجان ۶ ماشہ۔ سنبل الطیب ۶ ماشہ۔ جوزبوا ۶ ماشہ درونج عقربی ۲ تولہ ورق طلاء ۳ رتی۔ ورق نقرہ ۱ ماشہ۔ مشک خالص ۳ رتی تمام ادویہ کو باریک کرکے سہ چند شہد میں ملاکر معجون تیار کرلیں۔ مقدار خوراک ۲ ماشہ سے چار ماشہ تک۔

مفرح یاقوتی ۔ یہ مرکب بھی تقویت کے لئے بے مثل تحفہ ہے تمام اعضاء رئیسہ کو فوری طور پر تقویت پہنچانے میں استعمال ہوتا ہے۔ نسخہ یہ ہے یاقوت خالص مدبر ۱ تولہ ۔ سفوف مفرح ۵ تولہ ۔ جوارش مفرح ۱۰ تولہ سفوف بہمنین ۲ تولہ مشک خالص ۳ ماشہ، مربہ سیب ۱۰ تولہ ۔ مربہ بہی ۱۰ تولہ ۔ ترکیب تیاری ۔ پہلے مربہ جات کو خوب اچھی طرح سے کونڈا ڈنڈا میں گھوٹیں ۔ پھر باقی اشیاء شامل کر کے یک جان کر لیں ۔ مقدار خوراک ۲ ماشہ

بہترین طبی کتب

رہنمائے انجکشن ۔ یہ کتاب انجکشن یعنی دوا بذریعہ ٹیکہ بدن میں داخل کر کے فائدہ حاصل کرنے کا طریقہ سکھانے میں بہترین استاد کا کام دیتی ہے ۔ اور نہایت آسان اردو میں لکھی گئی ہے ۔ معمولی لکھا پڑھا انسان اس کے مطالعہ سے پورا انجکشن اکسپرٹ بن سکتا ہے ۔ قیمت صرف ۱۲/ ار

مکشوفات طب جدید ۔ اس بہترین کتاب میں طب جدید کے منتخب کردہ تمام مرکبات جنہیں سالہا سال سے بارہا تجربہ کر کے جسقدر تجربات کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے ۔ اور دواخانہ طب جدید میں تیار کئے جاتے ہیں ۔ من وعن صحیح ترکیب ساخت و طریق استعمال درج کئے گئے ہیں ۔ حقیقی طور پر یہ کتاب فارماکوپیا طب جدید ہے ۔ قیمت صرف ۱۲/ عا

حرز جان جلد اول ودوم ۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے ۔ پہلے حصہ میں حضرت موجد طب جدید (مرحوم) اور دیگر اطباء کرام کے بہترین علمی مضامین درج ہیں

دوسرے حصہ میں حضرت موجد طب جدید اور دیگر اطباء کے بہترین مجربات درج ہیں۔ کتاب ہر ایک مطب میں رہنے کے قابل ہے۔ قیمت ۸؍

حرزِ جان جلد سوم۔ یہ کتاب مجربات کی ایک ایسی جامع کتاب ہے۔ کہ جس کے مقابلہ کی کتاب اب تک شائع نہیں ہوئی۔ بڑے بڑے مشہور و معروف اطباء کے صدہا مجربات بلا بخل درج کئے گئے ہیں۔ جو پہلے کسی کتاب میں درج نہیں قیمت ۱۲؍

ذوق شباب۔ یہ کتاب مرد عورت کے جنسی تعلقات کی معلومات کا ایک بہت بڑا خزانہ ہے۔ اسکے علاوہ ضعف باہ کے اسباب و علاج پر محققانہ بحث کی گئی ہے۔ اور علاج میں بہترین نادر نسخہ جات کا انکشاف کیا گیا ہے قیمت مجلد سنہری ۸؍

ڈاکٹری فارماکوپیا۔ یہ کتاب ڈاکٹری مجربات کا مجموعہ ہے۔ نیز اس میں پنجاب کے ہسپتالوں کا فارماکوپیا درج ہے۔ یہ کتاب ہر ایک طبیب کے قابل مطالعہ ہے۔ قیمت صرف ۸؍

رہنمائے بائیوکیمک:۔ بائیوکیمک طریقہ علاج جو کہ ہومیو پیتھی کی ایک شاخ تصور کیجاتی ہے۔ اور اس میں صرف ۱۲ عدد ادویات سے تمام امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ اسپر ہماری کتاب بہترین رہنما کا کام دیتی ہے۔ کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ پہلے حصہ میں تمام ادویات کی ترکیب تیاری اور ادویات کو تمام امراض میں استعمال کرنے کا طریقہ لکھا گیا ہے۔ دوسرے حصہ میں تمام امراض کا الگ الگ بیان کر کے ان ادویہ کا استعمال کرنا بتایا ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍

ملنے کا پتہ

کتب خانہ طب جدید، امین ملز روڈ لاہور

فہرست مضامین

باہتمام عالیجناب سراج الاطباء حکیم مختار احمد صاحب پرنٹر و پبلشر تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپا کر
دفتر طب جدید میو روڈ لاہور سے شائع کیا۔

مردانہ ضعف کا علاج از روئے طب جدید

چار اکسیریں!

ہمارا یہ طریقہ علاج مردانہ علاج میں نہایت کامیاب ہو رہا ہے کیونکہ ان چار اکسیری ادویات سے تمام قسم کی مردانہ امراض دور ہو جاتی ہیں۔ اور ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ پہلے دو ہفتہ میں **محلول لفاح** استعمال کرایا جاتا ہے جس سے بڑھی ہوئی حس دور ہو جاتی ہے۔ قبض، کمزوری معدہ رفع ہو کر بھوک خوب لگتی ہے کیلوس عمدہ بننے سے خون اعلےٰ پیدا ہوتا ہے۔ مرض جریان احتلام رفع ہو جاتا ہے اسکے بعد **مرواریدی** استعمال کیجاتی ہے جو اعضاء منویہ اور اعصاب پر خاص مقوی اثر کرتی ہے۔ مادہ منویہ بکثرت پیدا ہوتا ہے اور اعصاب میں حرکت کرنیکی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر حب **طلائی** اندرونی طور پر اور **طلاء جدید** کی بیرونی طور پر مالش کرائی جاتی ہے جس سے صالح خون خاص اعضاء کی طرف خوب اچھی طرح دورہ کرنے لگتا ہے اور کافی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور عضو خاص کے تمام قسم کے نقائص مثل لاغری کجی سیاہی وغیرہ سب دور ہو کر مردوں کی طرح قوی اور تندرست ہو جاتا ہے۔

چار اکسیری دوائیں { (۱) محلول لفاح قیمت دو روپے (۲) مرواریدی قیمت تین روپے (۳) حب طلائی قیمت عہ/ (۴) طلاء جدید قیمت عہ/ }

ملنے کا پتہ

دواخانہ طب جدید میو روڈ لاہور